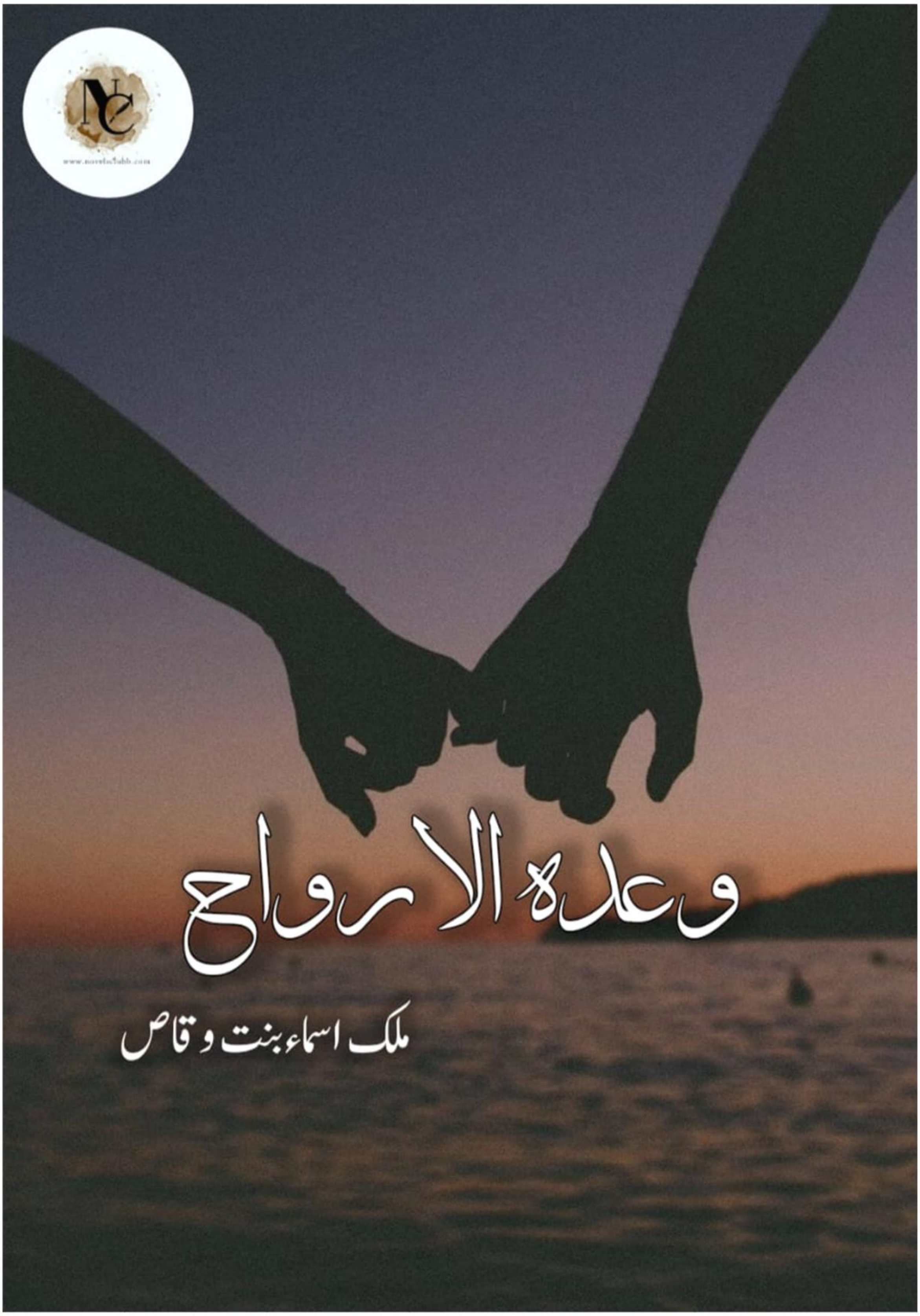
وعدہ الارواح
ملک اسماء بنت وقاص

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وعدہ الارواح

از

ملک اسماء بنت وقاص

[The oath of spirits]

www.novelsclubb.com

- (soil)مٹی
- (wind)ہوا
- (Water)پانی
- (Fire)آگ

" پوری کائنات ان چار ستونوں پر کھڑی ہے۔"

پہلی سانس کے ساتھ ہر ایک کے سینے میں وہی ہوا پھونکی جاتی ہے۔

آخری سانس کے ساتھ وہی مٹی، ہر چیز کو ڈھانپتی ہے۔

تم نے صبح کی ہوا کے درمیان کو دو بیج بوئے۔۔

اور تم نے ان کی جڑوں کو پھلنے پھولنے کو وہی پانی دیا۔

اور پھلتے پھولتے، وہ اسی ہوا میں سانس لیتے ہیں۔

لیکن ان میں سے ایک لال کنیر (زہریلی بوٹی) بن گیا۔

اور دوسرا گلاب بن گیا۔

لال کنیر اور گلاب دونوں اس سرزمین پر رہتے ہیں

لیکن لال کنیر اپنا زہر چھوڑتا ہے، تو باغ کے مالک نے اس کو کاٹ دینا ہے،

اگر اس نے آگ لگائی، تو ان زمینوں میں اسے بجھانے کے لئے لاتعداد پانی بھی موجود ہے۔

اور اس کی راکھ اڑانے کو ہوا بھی۔

www.novelsclubb.com

(Dililer)

یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک بڑا حادثہ یا ٹروما آپ کو بدل دے، کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی قیامتیں آتی ہیں اور یہ چھوٹی قیامتیں بڑے حادثات سے زیادہ زبردست جھٹکا ہوتی ہیں۔

"Paris"

5:00

وہ صبح تہجد کے بعد اب روزہ رکھ رہی تھی 6:00 بج چکے تھے اب اس نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر قرآن کھول لیا اپنی منزل کو دہرایا پھر جہاں سے وہ قرآن پڑھ رہی تھی وہاں سے کھولا، ختم ہونے کے بعد وہ جانے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ آج بھی اس نے سیاہ نقاب اور سیاہ اسکارف کے ساتھ اپنا سیاہ عبایہ اور اپنا پسندیدہ لمبا سیاہ سرمئی کوٹ پہن رکھا تھا۔

وہ اب اس حسین شہر کے ایک ٹرین اسٹیشن سے باہر نکل کر قدم پر قدم بڑھائے آگے کو جا رہی تھی وہ 20 سال کی روئی کی طرح سفید اور خوبصورت ہیزلنٹ آنکھوں والی (brown and green mix eyes) ایک معصوم لڑکی لگ رہی تھی

وہ عام لڑکیوں کی طرح نازک سی پتلی دوبلی نہیں تھی۔ وہ صحت مند تھی، نہ بہت موٹی نہ بہت کمزور۔ لیکن وہ واقع۔۔۔ وہ مختلف تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوا اس کے کالے اسکارف کو اڑا رہی تھی اور وہ جھیل کے بالکل سامنے تھی اور خاموشی۔۔خاموشی کو کیڑوں، کبوتروں کی آوازوں نے توڑا کیونکہ اس کے سوا تمہیں یہاں کوئی نہیں ملتا اور شاید وہ۔۔وہ بھی اس وقت اس خاموشی کا حصہ تھی مگر وہ اس خوبصورت لیکن ویران جگہ گہری سوچ میں کھڑی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اس جھیل کے درد کو کوئی کیوں نہیں سمجھ سکتا جو خاموش تھی لیکن حقیقت میں چیخ رہی تھی۔اس کی جو شیلی لہریں کسی سمندری طوفان سے زیادہ شدید معلوم ہوتی تھیں، جو درد میں چیخ رہی تھیں لیکن کیوں؟؟؟؟ وہ تنہا لڑکی بس یہی سوچ رہی تھی۔ لیکن کیا اس پانی کو بھی وہی افسوس، درد، اور تشویش ہے جو اس کو ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"Islamabad"

خولہ خولہ۔۔۔خولہ کوئی چلا رہا تھا۔آج ان کے گھر میں یقیناً کوئی فنکشن تھا اور وہ اپنی پسندیدہ چیز آئینے کے سامنے تھی۔

خولہ عام طور پر بغیر کسی چیز کے ہی خوبصورت تھی لیکن آج اس سرخ لباس میں وہ سنہرے بھورے لمبے اور گھنگریالے بالوں والی گڑیا لگ رہی تھی۔

اس کی ملی جلی رنگین آنکھیں گہرے سمندر کی طرح لگ رہی تھیں۔

سرخ گھٹنوں تک آتے بغیر آستینوں کے لباس سے جھلکتا اس کا دودھ سا سفید جسم کسی چاندنی کی مانند معلوم ہوتا تھا۔

وہ حقیقاتن ایک چاندی کا مجسمہ معلوم ہو رہی تھی۔

آواز مسلسل آ رہی تھی

"خولہ جلدی کرو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" مگر خولہ اپنے نام کی ایک ہی تھی۔اس کا نام خولہ جلال تھا لیکن سوائے اس کی ماں کے، وہ بھی۔جب وہ غصے میں ہوتیں تو اس کا نام پکارتیں ورنہ اس کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اس کا نام اس کو خولہ کے نام سے نہیں جانتا تھا۔سکول کے کاغذات میں لکھا خولہ کسی کو نہیں معلوم تھا۔وہ ہر ایک کے لیے کیٹ

(Kate)

تھی اور یہ ہی اس کی واحد شناخت بن چکی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب سورج کی ٹھنڈی کرنیں اس مجسمہ کو چھو رہی تھیں اور وہ برف کا مجسمہ سونے کے مجسمہ میں ڈھل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگر سب کو معلوم نہ ہوتا کہ کیٹ 9 برس کی ہے تو شاید اس کی حرکتوں کو اس کے گھر والے سنجیدہ لیتے۔

مگر اب جو ہونے والا تھا شاید اس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔

" ماشاءاللہ ماشاءاللہ ہماری بلی تو گڑیا لگ رہی ہے۔۔"

آپ کیٹ کو سب آنٹیاں بلی سمجھ لیتی تھیں مگر خولہ کے علاوہ ہر نام اس کو پسند تھا۔ نجانے کیوں خولہ نام اس کو بُرا لگتا تھا۔

کیٹ وہ تھی جس کو اس کی بے جا تعریفوں نے غرور میں ڈالا تھا۔ اس کی دوستیں اس کے ہی جیسی تھیں مگر خوبصورت کیٹ ہی تھی۔

"چلو آؤ میرے ساتھ ۔"

"If you don't beat them in this dance and music competition I never talk to you."

www.novelsclubb.com

یہ الیشا تھی جس کی بہن کی شادی میں آج ان لوگوں نے شرکت کی تھی۔

اور وہ چاہتی تھی کہ کیٹ گائے اور ڈانس کرے۔

اور ایسا ہی ہوا کیٹ جو بہت دنوں سے ڈانس پریکٹس کر رہی تھی آج پورے ارادے سے آئی تھی۔

اب اس نے گانا شروع کیا۔ اگر بات معمولی سے ڈانس کی ہوتی تو ٹھیک تھی۔ مگر جو کیٹ اور اس کی دوستوں نے پلان کیا تھا وہ ناقابل برداشت تھ

اس کے گھر والے اب جاہ چکے تھے اور،

4 دن کے اس فنکشن میں کیٹ نے کے ساتھ کے فارم ہاؤس کی یہاں ہی رکنا تھا۔ ہی میں رہنا تھا۔ اب سعیدہ بیگم کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ کبھی اپنی 9 سالہ بچی کو اس سے 6 برس بڑی دوست کے گھر نہ چھوڑتی لیکن کیٹ نے بڑی آسانی سے یہ کام اپنی تائی سے کرایا۔ رزوانہ آنٹی تائی کی کزن تھیں اور امیر۔ تائی تو کیا۔ پورا خاندان ہی ان کی سنتا تھا۔ تو رزوانہ آنٹی کے اسرار نے تائی کو امی کو منانے پے مجبور کر دیا۔ سعیدہ بیگم کو اندازہ تھا کے وہ کیٹ کو غلط جگہ چھوڑ کر جا رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

"وقت"

www.novelsclubb.com

کیا نہیں دیکھا تم نے
لمحوں کو گزرتے
پلوں کو بیتے
کیا نہیں دیکھا فرعون
کو ڈوبتے

کیا نہیں دیکھا قارون

کو دھنستے

کیا تم روم کو بھول گئے

کیا تم نے قدیم یونان

بھلا دیا

اور مصر۔۔۔۔

"نہیں" لالالا

تم نہیں سمجھ سکے

وہ کون ہے جو تاریخ

کو زندہ رکھے ہوئے ہے

یہ وہی ہے جس نے وقت

کو تاریخ کو ساتھ لے چلنے

کا حکم دے رکھا ہے

اور پھر بھی تم اور میں

اس حاکم کو کیا بھولا نہیں

بیٹھے۔

وقت اگر ستم ڈھاتا ہے

www.novelsclubb.com

تو مرہم بھی لگاتا ہے

اگر درد نہ ہوتا تو مرہم

کی کوئی قیمت نہ ہوتی

اب تم وقت کے اور اس کے

بنانے والے کے بارے میں

اچھے سے سوچو۔۔

☆☆☆☆☆

وہ اب ایک ایسی جگہ تھی جو دنیا نہیں ہو سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

رات کے 12 بج رہے تھے کیٹ اور اس کی دوستوں نے کافی نازیبا لباس پہن رکھے تھے کیٹ چوٹی تھی لیکن اس پے بھی وہ لباس بے حد بیہودہ لگ رہا تھا۔۔۔آب دولھن اور دولھا کے ساتھ ان کے دوست اور جوان لڑکے، لڑکیوں کی اکثریت موجود تھی، جو شادی کی تقریب کو

(night club)

www.novelsclubb.com

میں تبدیل کر چکے تھے۔اب کیٹ اور اس کی دوستوں کا الیشا کے دوستوں کے ساتھ ڈانس وہاں موجود ہر آنکھ اور کیمرے میں محفوظ ہو رہا تھا۔اب کے وہ کافی تھک گئی تھی تو پانی پینے

اوپر والے کچن میں آ گیئے۔الیشا کا فارم ہاؤس کافی بڑا تھا۔مگر اس کی فیملی یہاں بہت کم آتی تھی اور چونکہ اوپر کے کمرے استعمال ہوتے تھے تو کچن بھی اوپر والا ہی سیٹ تھا ۔اب کیٹ نے سوچا چلو اوپر چل کر کپڑے بھی تبدیل کر لوں۔وہ اب پانی کا گلاس رکھ رہی تھی جب اس مردانہ آواز نے اس کو چونکایا۔۔۔

Hi dear......

کیا ہو رہا ہے۔

وہ مسکرای۔۔۔۔۔۔کچھ تھا اس کی مسکراہٹ میں،درد،طنز۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے کمرے میں آ گئی،پھر جب کپڑے تبدیل کر کے باتھ سے باہر نکلنے تو عردل کو وہاں دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔

کیٹ کے ماتھے پر بل پڑ گیے۔۔

وہ عردل کو یہاں اکسپکٹ نہیں کر رہی تھی۔

اب کے وہ بولی تو لہجہ کڑک تھا۔

عردل بھائی آپ کیا کر رہے ہیں میرے کمرے میں، کوئی کام ہے؟

اہ نہیں۔۔ڈیئر۔۔

جواب نہایت ہی آرام سے دیا گیا۔

تو پھر آپ جا سکتے ہیں۔۔۔

جواب کھڑاک سے آیا تھا۔

وہ جیسی بھی تھی مگر جانتی تھی کہ کون کیسا ہے۔

اور عردل کو تو ہر کوئی ہی جانتا تھا

آخر وہ اس فیملی کا اہم ترین شخص تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ الیشا کا کزن تھا بڑے تایا کا اکلوتا بیٹا۔۔۔

لگتا ہے تمہیں میرا یہاں آنا پسند نہیں آیا۔۔۔

بلکل آپ کا یہاں آنا۔۔۔وہ اس سے آگے کچھ بول ہی نہ سکی عردل نے ایک جھٹکے سے کیٹ کو بیڈ پے پھینکا۔وہ سکتہ میں تھی پر وہ ایک دم اٹھی اور تارڑ کھ۔۔۔ایک تماچا

عردل کے منہ پے دے مارا وہ بہادر تھی یا نہیں لیکن دیکھنہ ضرور چاہتی تھی۔آج بھی وہ یہی کرنے کی کوشش کر کر رہی تھی۔مگر۔۔۔اس کا جسم کامپ رہا تھا۔وہ اس کو ہٹا کر مڑی ہی تھی کہ عردل نے اس کے نرم بالوں کو اپنے ظالم ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے اس کو اپنی طرف کھینچا۔

چھو۔۔۔ڑں، چھوڑیں۔۔۔مجھے،وہ چلا رہی تھی۔لیکن بھیک نہیں مانگ رہی تھی۔۔۔

اس نے یہ سیکھا ہی نہیں تھا۔

یہ پہلی بار نہیں تھی وہ دو سالوں سے اس شخص کے ہاتھوں ہراساں ہو رہی تھی۔

آج سے پہلے کبھی آواز نہیں نکلی،اور جب نکلی تو گانوں کے شور نے اس کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔

www.novelsclubb.com

پچھلے چھ ماہ سے اس موقع کا انتظار کر رہا ہوں،اور تم کہ رہی ہو میں تمہیں چھوڑ دوں ۔او نہیں کیٹ ڈیئر۔۔

آپ بھول گئے کہ آج بھی میرے پاس وہ موجود ہے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ایک قہقہہ ہوا میں بلند ہوا۔

اور ایک یو۔ایس۔بی اس کے ہاتھ میں لہراتی نظر آئی۔

کچھ تھا جو چھن سے ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی مگر۔

کیٹ کی آنکھوں میں آنسو اب بے قرار ہو رہے تھے باہر آنے کو۔

وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔

اب میں تم سے پچھلے چھ ماہ کا بدلہ لوں گا۔

ایک غصے سے بھری آواز اس کے کان میں پڑی۔

مگر وہ خولہ تھی کیٹ نہیں چاہے وہ مانے نہ مانے۔

اور خولہ خاص تھی کوئی مانے نہ مانے۔۔۔۔

کیٹ نے پھر وہی طنزیہ مسکراہٹ دی، جو اس نے کچن میں دی تھی۔۔۔ عردل سمجھ نا سکا اور اس کی نظر کا تعاقب کرنے لگا۔۔۔۔او تو اصل ثبوت وہ والی ہے۔۔۔

وہ تیزی سے پلٹا اور ایک دم اس کو اپنے سر میں ایک زبردست درد اٹھتا محسوس ہوا اور وہ جھٹک سے زمین پر گرا۔

کیٹ نے اس کے سر پر

(chess horse)

شطرنج کا گھوڑا مارا تھا۔ جو بیڈ کے ساتھ خوبصورتی کے لیے پڑا تھا۔

اس نے عردل کے ہاتھ میں پکڑی یو اس بی اٹھائی۔ اس نے صرف عردل کو بھٹکایا تھا۔ اس نے یا کسی اور نے۔۔

کیٹ نے اس بات کو نہیں سوچا کہ دوسری یو ایس بی کس کی تھی۔ تھی بھی یا نہیں۔۔۔

وہ اپنا منہ صاف کرتی بے دردی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔

آخر وہ دس سال کی ہونے والی تھی اور اس شخص نے کیٹ کا جینا محال کر رکھا تھا۔۔

اہ اہ یہ—شطرنج کا گھوڑا

کیٹ کی اس شطرنجی زندگی کی باست پر اس کا واحد ہتھیار یہ سیاہ گھوڑا ہی تھا۔ یا اسکے روپ میں کوئی اور۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

بھلا دنیا ایسی ہو سکتی ہے، کیا میں مر چکی ہوں۔۔۔ سرخ گلاب! یہ بہت خوبصورت ہیں۔۔ وہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

کیٹ نیچے آگئی تھی تیز جھپکتی رنگین روشنیاں اس کی آنکھوں کو چندیا رہی تھیں۔وہ روئی تھی لیکن اب اس کی آنکھیں سفید تھیں اس دس سالہ لڑکی کی آنکھوں میں انٹارکٹیکا کی ظالم برف تھی۔۔۔الیشا نے اسے ہاتھ میں ایک گلاس تھمایا تھا۔۔۔اور کچھ کہہ رہی تھی۔۔مگر وہ نہیں سن رہی تھی۔۔شاید اس وقت وہ اس کو ویسے بھی نا سن پاتی۔۔۔

اس نے ایک کے بعد دوسرا گلاس پیا اور کیٹ نے اس وقت یہ کیا جب اس نے عردل کو وہاں آتے دیکھا،اس کی تکلیف دینے والی نظریں کیٹ کو زخمی کر دینے کو کافی تھیں

۔

اور وہ گلاس اس وقت کیٹ کو ان زخموں کا مرہم معلوم ہو رہا تھا،زندگی میں پہلی بار اس نے کسی پے ہاتھ اٹھایا اور وہ بھی اپنے دفاع میں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

چیخنے کی بہت سی آوازیں تھیں،بہت اندھیرا تھا۔یہ جگہ کوئی جنگل تھا کوئی سنسان بیاباں،وہ خون آلود پاؤں کے ساتھ بھاگ رہی تھی،اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا،جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا،ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بھیڑیوں نے اس کے لباس کو نوچ نوچ کے پھاڑ دیا ہو۔۔اور وہ اوندھے منہ بھگ رہی تھی راستہ ختم ہو گیا اور وہ۔وہ دھڑام سے نیچے گری۔۔۔۔۔

کیٹ ایک دم آٹھ کے بیٹھی وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔

اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔

(thanks God)

کیٹ تم نے توڈارا ہی دیا۔

کیا ہوا تھا مجھے۔۔۔۔

کیٹ شل دماغ کے ساتھ اس سے پوچھ رہی تھی۔

الیشا اب کچھ جھجکتے ہوئے بولی۔وہ۔۔

You drank too much tonight.

کیا کہا تم نے؟؟؟

الیشا وہ ایپل جوس نہیں تھا؟؟؟؟

الیشا اگرامی۔۔۔

اہ کم اون کیٹ اول تو کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے اور دوسری بات تم نے کوئی آنوکھا کام نہیں کیا،اٹس نرمال۔۔

الیشا نے کیٹ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

کیٹ خاموش ہو گئے تھی مگر کچھ تھا جو آج بدل گیا تھا۔

کیٹ ہم صرف اس لئے پریشان تھے کیونکہ تم دس سال کی عمر میں تین گلاس شامپاین کے۔یار میں تو حیران ہوں جب میں نے پہلی دفعہ ڈرنک کی تھی تو میں نے بہت الٹیاں کیں پھر اچھی لگی،اور پھر عادت بن گئی۔

مجھے بھی۔۔۔۔

کیٹ نے خود کو یہ کہتے ہوئے سنا۔۔

اس نے دس سال کی عمر میں پہلی بار شراب نوشی کی،اس نے اس عمر میں گناہوں کا راستہ اختیار کیا جس میں بچے معصوم سی غلطیاں کیا کرتے ہیں۔۔

وہ خولہ تھی اور یہ راستہ کیٹ نے چنا تھا۔۔۔

o آج اس نے اپنی شناخت کھودی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Paris "la baguette"

پیرس خوشبوؤں کا شہر ہے، مگر بیگیت سب سے مشہور ہے۔بیگیت اس لمبی روٹی یاڈبل روٹی کو کہتے ہیں جو پورے فرانس میں سب سے شوق سے کھائی جاتی ہے۔قدیم یونانی

(baculum زبان سے نکلا باکولم،)

(bacchio اور طالوی زبان میں بدلہ باچیو)

(bacchetto اور پھر بدلہ باچیتو)

اور اٹھارویں صدی میں لفظ بیگیت بن گیا۔

www.novelsclubb.com

لوگ پیرس کو خوشبوؤں کا شہر کہتے ہیں۔ مگر اسراء اس کو بیگیتوں کا شہر کہتی تھی۔

اسراء اور طاہر بابا ازیز کے ساتھ رہتے تھے۔

ان کی ماں مرنے سے پہلے ان کو ان کے بابا کو سونپ گئی تھی۔

اسراء واپس آچکی تھی، تمام بے زبان دردوں کو سن کر وہ پارک سے پانی کا غم ساتھ لیے گھر آگئی تھی۔

اب وہ دکان میں داخل ہوئی۔

ویسے تو آج طاہر گھر پر ہے مگر مجال ہے کہ بابا ازیز آرام کر لیں۔

یہ کب سے اسراء سلام دینا بھول گئی۔

لہجہ میں وہی مٹھاس لئے بابا ازیز نے کہا۔

اسلام علیکم بابا۔۔وہ گڑ بڑا کر بولی۔

وعلیکم السلام وہ اسراء کو دیکھ کر مسکرائے۔۔

کس کو سنا آج۔۔۔

www.novelsclubb.com

سوال مختصر تھا مگر وہ سمجھتی تھی۔

پا۔پانی کو سنا۔بابا۔۔آج

وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی مگر منہ سے یہ ہی نکلا۔۔

وہ یوں بولی تو بابا نے حیرت سے پوچھا۔۔بچے سب ٹھیک ہے۔

وہ اب بھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔خاموشی کے ساتھ۔۔

(ٹھیک ہو)۔۔۔"ساواء "اسراء کزم۔۔(بیٹی)

جی۔

میں بس سوچ رہی تھی کہ جب آپ اور طاہر ترکی جا رہے ہیں تو میں کیفے کو دیکھ لوں گی۔

دو ہفتوں کی ہی تو بات ہے۔۔۔

نہیں کزم تم اپنا کام کرو گی۔

پر بابا پھر پیغام کون سنے گا۔

اسراء پیغام سنے کو ہی جا رہا ہوں۔۔

"D'accord"

دے کاء(جیسے آپ چاہیں)۔۔

اسراء نے گھڑی دیکھی اور اس کیفے میں پھلی خوشبو کو آنکھیں بند کر کے ناک سے اندر کھینچا۔7:30

www.novelsclubb.com

گرما گرم بیگیت بیک ہو چکی تھی۔

اسراء بیگیت لا کر ریک میں لگا دو۔۔ بابا نے اسراء کو آواز لگائی۔۔

اچھا بابا۔۔۔

یہ کرنے کے بعد اسراء اوپر تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

اب میں چلتی ہوں۔۔ بابا۔

اوپر سے اترتے اس نے کہا۔۔

ان کے پاس کیفے کے اوپر دو اپارٹمنٹ تھے۔۔۔

اسراء۔۔

وہ آواز پہ پہلے مسکرائی پھر پلٹی۔

یہ طاہر تھا۔

آپی۔۔

کیا تم یہ کر سکتی ہو؟؟؟

طاہر جانتے ہو میں یہ کر سکتی ہوں پھر بھی پوچھ رہے ہو۔

ہاں۔۔۔جواب نہایت چھوٹا تھا۔۔

طاہر کیا تم کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔

نہیں اسراء تمہارے اور میرے بیچ سب سے مضبوط رشتا بھروسہ کا ہی تو ہے۔۔۔

تو پھر آپی۔۔۔۔تم بھی تو کر رہے ہو۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔مگر تم ابھی چھوٹی ہو اور۔۔

تو تم مجھے کمزور سمجھتے ہو۔۔۔

اس نے بات کاٹی۔۔۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔تم بہن سے زیادہ۔۔بہت زیادہ ہو میرے لیے۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرای۔۔۔میرے پاس میری زندگی کی سب سے بڑی تاقتیں موجود ہیں۔میرے پاس تم ہو، بابا ازیز ہیں۔۔

اور وہ۔۔

اسراء نے پلکیں اٹھا کر طاہر کو دیکھا اور۔۔۔چند لمحوں کے لیے وہ خاموش ہوئی۔۔۔

میں چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے۔۔وہ اپنی ہی بات پے جیسے شرمندہ سی ہوئی۔

وہ کچھ کہہ ہی نا سکی۔۔۔ایک سایا اس کے چہرے سے گزر

اسراء اس کو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔فی الحل نہیں۔

اسراء سے کبھی کسی نے اس کی بات نہیں کی کیونکہ ہر کوئی سمجھتا تھا کہ اسراء سب بھول گئی ہے۔

طاہر حیران ہوا تھا، مگر پھر اسے لگا شاید وہ آدم صالح کی بات کر رہی تھی اور اس کے سامنے آدم کا نام نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

اور وہ مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

زندگی اور موت۔

محبت کو دیکھو کہ؛

یہ محبت میں پڑنے والے کے

ساتھ کیسے الجھتی ہے؛

روح کو دیکھو کہ یہ

زمین کے ساتھ کیسے

گھل مل کر اسے

نئ زندگی بخشتی ہے؛

تم اس میں کیوں مصروف ہو

یا اس کے اچھے یا برے میں؛

www.novelsclubb.com

اس بات پر توجہ کرو کہ

چیزیں کیسے گھل مل جاتی ہیں؛

سب کے بارے میں کیوں بات کرتے ہیں

معلوم اور نامعلوم دیکھیں کہ نامعلوم

کیسے معلوم میں ضم ہو جاتا ہے؛

کیوں اس زندگی اور

اگلی زندگی کے بارے میں

الگ الگ سوچیں جبکہ

پہلا آخری سے پیدا ہوتا ہے۔

اپنے دل اور زبان کو دیکھو۔

ایک محسوس ہوتا ہے لیکن

گونگا بہرا ہوتا ہے؛

دوسرا الفاظ اور اشاروں میں بولتا ہے۔

www.novelsclubb.com

پانی اور آگ کو دیکھو؛

زمین اور ہوا؛

دشمن اور دوست ایک ساتھ؛

بھیڑیا اور بھیڑ؛

شیر اور ہرن؛

بہت دور پھر بھی ایک ساتھ۔

اس کی وحدیت کو دیکھو

موسم بہار اور موسم سرما؛،

تمہیں بھی میرے دوستوں سے ملنا چاہیے

جیسے زمین اور آسمان

مل گئے ہیں میرے اور تمہارے لیے

گنے کی طرح بن جائو؛

میٹھا لیکن خاموش؛

www.novelsclubb.com

کوڑے الفاظوں کے ساتھ گھل مل نہ جائو

میرا محبوب بڑھتا ہے؛

بالکل میرے اپنے دل سے

اور کتنا متحد ہونا ہے

چلو پیارے؛

چلو ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں

اس سے پہلے کہ

تم یا میں مزید نہ رہیں؛

آئینہ سچ بتاتا ہے

اپنے تلخ چہرے کو دیکھو

روشن کرو اور پھینک دو

اپنی تلخ مسکراہٹ کو؛

ایک سخی دوست

www.novelsclubb.com

اپنے دوست کے لئے جان دیتا ہے۔

چلو اوپر اٹھتے ہیں؛

اس حیوانی رویے سے

اور سب کے ساتھ مہربان ہوتے ہیں؛

نفرت دوستیوں کو سیاہ کر دیتی ہے

کیوں نہ دل سے بغض نکال دیا جائے۔

میں پرندوں کا شکار کرنے والا باز ہوں

میں نے اپنی جان دینے سے پہلے ہی

بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنا لفظ ادا کیا

اور خدا سے دعا کی؛

اس سے پہلے کہ میرا لفظ ٹوٹے

میری کمر ہی ٹوٹ جائے۔

(جلال ودیں رومی)

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

"Islamabad "

وہ خون آلود پاؤں کے ساتھ بھاگ رہی تھی،اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا،جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا،ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بھیڑیوں نے اس کے لباس کو نوچ نوچ کے پھاڑ دیا ہو۔۔۔۔اور وہ اوندھے منہ بھاگ رہی تھی راستہ ختم ہو گیا اور وہ۔۔۔وہ دھڑام سے نیچے گری۔اور نیچے آگ تھی مگر وہ آگ کے اندر نہیں تھی،یوں معلوم ہوتا تھا م رکھا ہے۔مگر کیٹ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیاñ جیسے ایک غائبانہ ہاتھ ہے جس نے اس کو تھا اور نہیں وہ چلائی۔۔۔

کیٹ کیا ہوا کیوں چلا رہی ہو۔۔

ماں ماں۔۔۔وہ اٹھی۔۔۔مجھے بچالیں میں۔۔

ایک دم وہ خاموش ہو گئی ماں کیا کہ رہی تھیں۔۔۔

کیٹ کیا کچھ ہوا ہے؟؟؟

www.novelsclubb.com

کیٹ کو شادی سے آئے ہوئے ہفتہ گزر گیا تھا،سب نارمل رہا سوائے اس کے۔وہ ولیمے کی شام ماں کے ساتھ واپس آ گئی۔

عردل اور اس کا سامنا نہیں ہوا شاید وہ آیا ہی نہیں۔

مگر تین دن کیٹ نے مشکل سے گزارے،اس دن اس نے ڈرنک غلطی سے کی مگر اب وہ الیشا کے ہاتھوں مجبور ہو رہی تھی لیکن وہ ضدی تھی، کیٹ نے اس کی بات نہیں مانی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ماں کو بتا دیں گے۔۔

اور پھر اس کی ماں اس کے باپ کی طرح اس کو چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔

بس وہ یہ نہیں چاہتی تھی۔

خولہ۔۔اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کچھ ہوا ہے۔۔۔

آواز میں غصہ تھا۔۔

میرا نام کیٹ ہے میں خولہ نہیں ہوں۔۔۔وہ چلائی تھی اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

سعیدہ بیگم نے اس کو رونے دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ماں کوئی میرا دوست نہیں ہے سب لوگ مجھے استعمال کرتے ہیں وہ مجھے اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

کس نے۔۔۔کس نے استعمال کیا کیٹ؟؟

الیشا وہ میری دوست دیکھتی ہے مگر ہے نہیں، ماں وہ مجھے اپنی کزن بتا کر اپنے بوائے فرینڈز کو امپریس کرتی ہے۔اور مجھے اپنے جیسا بنانا چاہتی ہے۔۔یہ جھوٹ تھا مگر وہ سچ نہیں بتا سکتی تھی،اور جھوٹ وہ دوسرا بڑا مرض تھا جو کیٹ کو لاحق تھا۔۔۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟؟؟

کیٹ کو اس سوال کی توقع نہیں تھی۔۔

ان کے بھائیوں نے ان کو کنویں میں پھینک دیا تھا۔۔

وہ بھائی تھے تکلیف زیادہ شدید تھی۔۔ماں نے پوچھا۔

ان نے صبر کیا۔کیٹ پھر سے بولی جیسے سبق دہرا رہی ہو۔

ہمیں بھی اس وقت وہی کرنا ہے۔۔۔

ایک وقت آئے گا تمہیں سچا دوست مل جائے گا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

وہ دو روپوں کے ساتھ بڑی ہوئی، یا شاید تین، یا پھر بہت سوں کے ساتھ۔

وہ کس پل کیا ہے وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔

وہ بہت ذہین تھی، بچپن سے ہی اس کو تمام انبیاء کرام کے قصے یاد تھے۔

وہ انتہائی گنہگار تھی مگر مشرک نہ تھی۔وہ مسلمان تھی بس ابھی وہ مومن نہ تھی۔

مصیبت کے وقت اگر کوئی اس کو نظر آتا تو وہ اللہ تھا،اب تم اس کو خود غرضی سمجھو یا کچھ اور وہ ایسی ہی تھی کسی کی سمجھ میں نہ آنے والی۔

دل ہوتا تو نماز پڑھتی اور ایسا کم ہی ہوتا،اور نہ ہوتا تو جھوٹ بولتی،اور ایسا اکثر ہوتا۔

وہ اللہ کے ڈر سے تھوڑی نا نماز ادا کرتی وہ تو ماں کے ڈر سے پڑھ لیتی۔

قرآن بھی جلد ختم کر دیا،اس کی زبان پر جلدی رواں ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆

تین سال پہلے وہ دوسری جماعت میں تھی ساتھ سال کی عمر میں جب سعیدہ بیگم نے اس کو پڑھائی کے ساتھ قرآن بھی حفظ کرانا شروع کرا دیا،وہ سکول میں ہی خفظ کر رہی تھی،مگر یہ وہ سال تھا جب قرآن کیٹ سے روٹھ گیا،اور وہ مصحف کے پڑھانے والوں سے،وہ قرآن یاد کرتی مگر اس کی ٹیچر کبھی خوش نہیں ہوتیں۔سب کے سامنے مار کھانے سے اس کی عزت کیا رہ جاتی ہو گی۔۔۔اس سال کیٹ کو اس کے ایک معمولی جھوٹ پے اس کی بڑی جماعت کی کزن کی تمام کلاس کے سامنے کیر کٹر لیس کہا گیا،اور وہ اس لفظ کا مطلب تک نہیں جانتی تھی،البتہ سعیدہ بیگم نے ٹیچر کو کافی جھڑکا، اگر کوئی مسئلہ تھا تو وہ ان سے بات کر لیتیں۔

وہ ہمیشہ کہتی تھیں کہ بچوں کی بھی "سیلف رسپکٹ "عزت نفس ہوتی ہے۔اس لیے وہ کیٹ کو اکیلے میں مارتی تھیں۔

مگر کبھی خود بھی وہ یہ بات بھول جاتی تھی،ان کی غلطی نہیں تھی کیٹ کی حرکتیں ہی ایسی تھیں اور جھوٹ سے ان کو نفرت تھی۔

خیر کیٹ نے اس کو بھی اپنے پیچھے پھینکھ دیا،وہ ایسی ہی تھی وہ تکلیف کو زیادہ دیر نہیں شوچتی تھی، پیچھے رہ جانے والی چیزوں پر آنسو نہیں بہاتی تھی،البتہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ پیچھے پھینکے جانے والی ہر بات اس کے اندر کو کسی دیمھک کی طرح کھا رہی تھیں ۔کیٹ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ بہت جلد اس لفظ سے آشنا ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

پٹش پٹش۔۔۔زوردار تھپڑ اور کیٹ زمین پر

اہ نہیں۔۔تم کیا سمجھی میرے گھر کی مالکن بن جاٶ گی۔

ہاہاہا۔۔تم نوکرانی ہو شہزادی میں ہوں۔

ہاہاہا۔۔۔ایک قہقہہ اس کی سوتیلی بہن نے لگایا۔

او نہیں نہیں یہ حقیقت نہیں ہے، کیٹ صرف کھیل رہی ہے

اب یہ مت کہنا وہ پاگل ہے، وہ ایسے ہی کھیلتی ہے آئینہ کے سامنے۔۔۔آئینہ اس کا واحد دوست تھا اور آج تک ہے کیوں کہ وہ اس کو اس کی اوقات یاد دلاتا ہے۔ مگر تب وہ صرف اس سے باتیں کرتی تھی جو لڑکی اس کا عکس تھی، اس کی ایک کزن تھی انائس مگر وہ اس کی بلکل بھی اچھی دوست نہیں تھی، اسے اصل میں بچے اچھے لگتے تھے مگر وہ نہیں جو اس کی ماں کو اس سے دور کر دیں۔۔ماں کا سارا وقت تایا اور تائی کے بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنے میں گزرتا۔۔پانچ سال کی تھی کیٹ جب اس کے باپ کی گمشدگی کا پتا چلا، سب پریشان تھے مگر وہ خاموش تھی، کسی نے غور ہی نہیں کیا، یہ ہی تو مسئلہ تھا وہ کسی کے لیے کچھ نہ تھی، ماں کو بہت تکلیفیں دیکھنی پڑیں، مگر اکثر ان کی تکلیفوں کا وبال کیٹ پر آتا، اور پھر ماں روتیں، کاش کہ وہ آئینہ کے سوا کسی انسان کو بتا سکتی کے کتنا درد ہوتا ہے، کسی کو وہ یاد ہی نا تھی، اور ایک بار پھر آج اس کو شدیت سے باپ یاد آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

میرے بابا ہوتے تو عردل بھائی مجھے کبھی تنگ نہ کرتے اور نہ ہی کوئی اور وہ یہ سب چھت پے اپنے اللہ کو بتا رہی

تھی میں کرزڈ ہوں میری زندگی میں آنے والا ہر مرد یا تو بے ایمان ہوتا ہے یا مجھے چھوڑ جاتا ہے یا پھر اسے میری قدر ہی نہیں ہوتی۔۔اللہ۔۔وہ رو رہی تھی۔۔

سب کہتے ہیں میں بابا کو مس نہیں کرتی!۔۔

آپ بتائیں،ایک بچہ جس کو کینڈی کا ٹیسٹ ہی معلوم نہ ہو

اس نے کبھی کھائی ہی نہ ہو اور پھر وہ اس کو کبھی نہ ملے۔

یا پھر ایک بچہ جو ماں کی گود سے اس میٹھاس کو محسوس کرتا ہو،اس کا عادی ہو،اور اچانک اس سے وہ کینڈی چھین لی جائے۔۔

کون تکلیف میں ہوگا،جو اس کا آدی ہوگا۔۔

میں بھی تکلیف میں ہوں۔۔وہ تو دیکھتے ہی نہیں۔۔۔

وہ اپنی عمر سے بڑی بات کہ گئی تھی۔۔

O Allah !I miss those days of my life.....

اللہ میں ان دونوں کو یاد کرتی ہوں جب بابا میرے ساتھ تھے،میں چاہتی ہوں وہ واپس آجائیں۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے لیے ہم یہاں رکتے ہیں اور چلتے ہیں آج سے پانچ سال قبل۔۔۔

عارف جلال الدین ایک خفیہ ایجنٹ تھے وہ شادی کے چھ سال گھر آتے جاتے رہے۔وہ پاکستان ہوتے یا نہیں کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔مگر وہ گھر بہت کم آتے زیادہ تر خولہ اپنے باپ سے فون پر ہی بات کرتی رہی۔چھبیس سالہ جلال شادی کے چھے برس بعد کچھ عرصے کے لیے ترکی چلے گئے اب وہ وہاں تعینات تھے شاید۔وہ گھر والوں سے رابطہ میں تھے لیکن ایک دن آچانک گھر کسی کی کال آئی اور اس کال کو پانچ سالہ کیٹ نے اٹھایا اور اس نے ایک مرد کو سنا جوان کو ایک لاش کی شناخت کے لیے بلا رہا تھا، کیٹ نے فون رکھا اور ماں کو بتایا، اور ماں تو جیسے دل برداشتہ ہو گیں، وہ سب ہسپتال گیے چیزیں دیکھیں وہ اس کے باپ کی تھیں مگر وہ لاش اس کے باپ کی نہیں تھی، وہ ہر ایک کو نہیں کہہ سکتی تھی کوئی یقین نہ کرتا، سب رو رہے تھے مگر پھر بھی اس نے سب کو یقین دلانا چاہا کہ یہ میرا باب نہیں ہے، سب نے اس کو کہا کے صدمے کی وجہ سے بول رہی ہو گی۔

وہ اپنی پھوپھی کے پاس گئی جو ہسپتال کے ایک کونے میں عین مردہ خانے کے سامنے کھڑی گھر پر فون کر کے انتظامات مکمل کرنے کا کہہ رہی تھیں اور سب کو اپنے بھائی کے مرنے کی خبر دے رہی تھیں۔

پھوپھو وہ میرے بابا نہیں ہیں، وہ میرے بابا نہیں ہیں۔

وہ چلا چلا کر کہنے لگی تھی، تڑاخ۔۔ایک تھپڑ اس کے سفید گال کو سرخ کر گیا۔۔

نظر نہیں آ رہا میں فون پے بات کر رہی ہوں، بس کر دو کھا گئی ہو میرے بھائی کو ابھی بھی سکون نہیں ملا، اب ڈرامہ کر رہی ہو۔۔بے شرم، تم پیدا ہوئی تھی تو اس نے یہ ایجنسی جوائن کی تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ثناء شبیر، اپنا سارا زہر کیٹ کے اندر اتار کر چلی گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اور وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بنا آواز کے دیور کے ساتھ بیٹھی رو رہی تھی۔

کوئی تھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا نام ہے تمہارا؟؟

وہ آواز پر چونکی۔۔۔

اور بے دردی سے آنسو صاف کیے۔۔۔

آپ کون؟؟؟ کیٹ نے الٹا اس سے ہی سوال کیا۔۔۔

وہ لڑکا تھا جو لگبگ دس یا گیارہ سال کا لگتا تھا

اس نے اپنا ہاتھ کیٹ کی جانب بڑھایا۔۔۔

کیٹ نے ہاتھ تھما اور وہ اس کو مردہ خانے میں لیے گیا۔۔۔

یہ آرضی مردہ خانا تھا یہاں اس کو لاتے ہیں جس کو اس کے گھر والے لینے آتے ہیں۔

تم کو کیوں لگتا ہے کہ یہ تمہارے بابا نہیں ہیں؟؟؟

سوال اس لڑکے نے کیا تھا۔

یہ میرے ہی بابا ہیں۔

www.novelsclubb.com

درد اور مایوسی سے بھرا جواب آیا تھا۔۔۔

یعنی تم جھوٹ بول رہی تھی۔

نہیں میں۔۔۔اب کیا فائدہ کوئی میرا یقین نہیں کرے گا۔۔

مجھے یقین ہے۔۔

کیوں۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی؛؛؛

کچھ لمحوں کے لیے وہ صرف اس کی آنکھیں دیکھتا رہا، وہ تھی ہی اتنی خوبصورت، مگر وہ سوچ رہا تھا راز کو کیسے راز بھی رہنے دیا جائے اور آشکار بھی کر دیا جائے۔۔

اب کے وہ بولا تو بے خد تکلیف سے بولا۔۔کیوں کہ یہ میرا باپ ہے۔۔

کیٹ یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔

مگر یہ راز ہے کیا تمہیں راز رکھنے آتے ہیں۔۔۔

کیٹ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور اس کے کان میں بولی

'اگر تم راز کو کھود و اپنے دل کے قبرستان میں، تو ڈرنا۔ نہیں مگر کسی کو راز مت بتانا، دل کا قبرستان گہرا ہے مگر بند ہے وہ راز لوٹا دے گا۔ لیکن زبان اس کے الٹ ہے، وہ گہری نہیں ہے اور کھولی ہے اور وہ راز کو کبھی تمہیں نہیں لوٹائے گی۔

بابا کہتے تھے اگر تم راز پاؤ کسی کا تو اس کو دل میں دفن کر دینا۔۔۔مگر زبان پر مت لانا۔۔۔

کیٹ پیچھے ہٹ گئی، اور وہ مسکرایا

اور تمہیں کیسے پتا کہ یہ۔۔ کیٹ نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

جب سب میرے بابا کی چیزوں کو دیکھ کر پہچان رہے تھے اس وقت میں یہاں آئی اور میں نے دیکھا کہ وہ جلے ہوئے ہیں مگر میں ان کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی اور آنکھیں بند کی پھر میں نے دیکھا کہ وہ میرے بابا جیسے ہیں اور ایک باغ ہے میں ان سے بابا کا پوچھتی ہوں اور وہ اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔میں بابا کے پاس جاتی ہوں اور ان کے اوپر سر رکھ کر لیٹتی ہوں۔اچانک میری آنک کھلی اور میں پیچھے ہوئی،یہ اشارہ تھا،اور بابا اور ان میں بہت فرق تھا،ان کے پاس سے میرے بابا جیسی خوشبو بھی نہیں آرہی۔

اور میں۔وہ خاموش ہوئی کوئی آرہا تھا، کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

اور وہ پلٹی۔۔۔آپ یہاں کیا کررہی ہیں۔۔۔وہ ڈاکٹر تھا۔

آپ کے گھر والے اپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

کیٹ حیران ہوئی وہ کہاں تھا۔

وہ کون تھا۔۔

تھا بھی یا نہیں؟؟؟

☆☆☆☆☆☆☆

پیرس"

آدم صالح

وہ مسکرایا، وہ اس آواز کو ہر لمحہ سنا چاہتا تھا، مگر ایسا شاید ہی ممکن ہو۔

وہ پلٹا۔۔

اسراء خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے عجیب لگا اگر وہ کوئی پیغام لائی تھی تو اتنی دور کیوں کھڑی تھی۔

اسراء وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ خاموش رہی۔۔

کیا تم کوئی پیغام لائی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہ بولی۔۔

آدم صالح کے ماتھے پر شکنیں پڑنے لگی۔۔

وہ بولا تو آواز میں پریشانی تھی۔

تم ٹھیک ہو اسراء۔

بابا، طاہر سب ٹھیک ہیں۔۔

اسراء کی آنکھیں بلکل خشک تھیں۔۔

کسی بھی جذبہ سے عاری۔

وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

اسر۔۔۔

خاموشی۔۔اسراء نے کھٹک سے جواب دیا۔کچھ دیر وہاں خاموشی چھا گئی۔

اسراء اپنا کام کر کے سیدھی قرارگاہ آئی تھی، یہ ایک سنسان علاقے میں تھی، اس ہیڈ قوا ٹر میں بہت سے غازی تھے اور بہت سے شہید مدفن تھے۔۔

اور یہاں موجود ہر انسان باباازیز کے یا

"محمد خضر جہان صالک"

www.novelsclubb.com

کے ماتحت کام کرتا تھا۔

"اس کے نام کا مطلب تھا: وہ سارے جہان کا خضر جو روحانی رہ کے پیروکاروں میں سے ہو۔

اس کی ماں نے اسے خضر جہان کا نام دیا کیوں کہ وہ معجزہ تھا اللہ کا،اور۔اور سبرینہ صالک چاہتیں تھیں کہ ان کا بیٹا،ساری دنیا کا سوچے صرف اپنی تکلیف پہ مت روئے بلکہ اللہ کی مخلوق سے محبت کرے۔

آدم صالح شاید اس کا سوتیلا بھائی تھا۔۔انہیں میں سے ایک مگر کچھ مختلف،وہ ان کی مدد کرتا مگر اسراء خاص تھی اس کے لیے۔

اس کے گلے میں زنجیریں،لاکٹ،ہاتھ میں بریسلٹس اور کانوں میں بالیاں،اور پھٹی پینٹ گلے کے کھولے بٹن وہ بیس سالا نوجوان لگتا تھا مگر تھا نہیں۔۔۔

اور اس کا یہ گیٹ اپ اس کے کردار میں شامل تھا اسے یہ سب نہیں کرنا تھا وہ کھلے عام کر جنگ کرنا چاہتا تھا،وہ ان لوگوں کے بیچ کسی صورت نہیں رہنا چاہتا تھا جن نے کتنے ہی مظلوموں کی زندگیاں تباہ کی،وہ اس مالک سے دور کسی اچھی جگہ جانا چاہتا تھا اور شاید ایسا ممکن نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس قرار گاہ کا ہر شہید اپنا نام پیچھے چھوڑ جاتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ مر چکا ہے،یہاں ہر شخص کے پاس کم از کم دو شناختیں ہوتیں ہیں۔کوئی انسان ان کو نہیں پہچان سکتا تھا سوائے خضر اور بابا کے وہ کب کون ہیں کوئی نہیں جانتا۔ہر وظیفہ کے بعد ان کا ایک نیا روپ ہوتا

ایک سول تھا: کیا تم نے وعدہ کیا؟؟؟

ہاں میں نے کیا وعدہ جب میں اس کے سامنے تھا۔

تمہاری منزل کیا ہے؟؟؟

جس سے میں نے وعدہ کیا۔۔

یہ وہ چابی تھی جس سے ان غازیوں کی زبان کھولی جاتی، یعنی ایک کوڈ۔۔

طاہر، باباازیز، مہمت، فرشتہ، آدم صالح، خضر اور اسراء کے علاوہ چند ایک لوگ تھے جو ایسے بھی مل لیتے کیونکہ ان کو خبر ہوتی۔۔۔

آدم صالح جانتا تھا کہ اسراء کون ہے۔۔۔

مگر اسراء آدم صالح کو بس آدم صالح کو اسی روپ میں جانتی تھی، اسے لگتا تھا کہ وہ اصل میں ڈیسنٹ اور ہنڈسم ہوگا اور یہ اس کا دوسرا روپ ہے۔

شاید ایسا ہی ہو، شاید ایسا نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

واللہ ہی، مجھے آپ کی یہ پینٹنگز بلکل بھی اچھی نہیں لگتیں۔۔وہ دونوں آدم کے آفس میں تھے۔

اسراء میں جن کے لیے بناتا ہوں ان کو پسند ہیں۔

وہ اتنا دھیمہ بولا کہ جیسے ایک بچہ سے بات کر رہا ہو۔۔

اچھا مگر یہاں لگانی ضروری ہیں۔

تم ان کو چھوڑو یہ بتاؤ کے خاموشی کا کیا مطلب تھا۔

آدم صالح اس وقت ایک ڈارک پینٹر تھا۔

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو مشہور شیطانی تنظیموں جسے الومینٹی، فریمیسنز وغیرہ کو خوش کرنے کے لیے بے حد بیہودہ،اور شیطانی پینٹنگز بناتے ہیں۔

مگر آدم کے آفس میں لگی پینٹنگز ایسی نہیں تھیں وہ کچھ کلاسئکل تھیں، مگر اسراء کو پسند نہیں تھی، وہ خود بھی پینٹنگ کرتی مگر، صرف قدرت کے منظر وہ نیچر کو پینٹ کرتی تھی یا پھر کیلی گرافی کرتی۔

www.novelsclubb.com

آج میں نے پانی کو سنا۔

او۔۔۔میں جانتا ہوں۔

واللہ ہی غلطی سے منہ سے نکل گیا۔۔ورنہ سب سے پہلے میں آپ کو ہی بتاتی ہوں۔۔۔

اسراء آدم کی دوست نہیں تھی۔ یہاں لڑکا لڑکی بغیر نکاح کے پارٹنرز بھی نہیں بنتے تھے۔۔۔ وہ اللہ کے لیے جیتے اور کام کرتے، ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ غلط کام کرتے۔۔۔

مگر اسراء کے ایکسیڈنٹ کے بعد وہ آدم صالح ہی تھا جو اس کے بدلاؤ کا سبب بنا، وہ اسراء کی کہانی کا ایک اہم باب تھا وہ سب جانتا تھا، ہر سوال کا جواب دیتا سوائے خضر جہان صالک کے۔۔ اسراء نے کبھی کسی سے خضر کے بارے میں نہیں پوچھا۔۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے مگر آدم صالح سے بھی نہیں پوچھا۔۔ یعنی وہ خوش تھی ایسے ہی۔ آدم کو اس کے علاوہ اور کیا چاہیے تھا۔

وہ جو محسوس کرتی اسے بتاتی اور پھر وہ اس کے مطابق اس کو جواب دیتا۔

مگر اسراء کبھی اس کے سامنے پردے کے بغیر نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ سیاہ عبایہ میں تھی۔

بابا ازیز نے اس کو بتایا تھا کہ اسراء آج کچھ کھوئی کھوئی سی ہے اور پانی کا کہہ کر رک گئی۔

چلو اسراء اب بتا بھی دو۔ آدم نے کہا۔

میں نے آج خاموشی کا زخم محسوس کیا،اس خاموش پانی کا جو چلا چلا کے اپنے درد کی داستان سناتا ہے۔پتہ ہے آدم صالح وہاں اور بھی لوگ تھے،میں بھی ہمیشہ وہاں جاتی ہوں پر آج ہی کیوں۔۔۔اور میں ہی کیوں۔۔۔سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے بہت ہی کم لوگ تھے مگر دور دور۔۔

لگتا تھا میں اکیلی ہوں اس پانی کو سننے والی۔

وہ سانس لینے کو رکی،تو آدم صالح نے کہا۔۔

کیا درد ہے پانی کو اسراء۔

وہ۔۔۔پانی جاندار نہیں ہے مگر وہ ہمیں سنتا ہے۔

ہم جیسا چاہتے ہیں اس کو بنا سکتے ہیں،بس جو ہم کہتے ہیں وہ وہی کرتا ہے۔

میں نے کہا کہ کیا تمہیں اپنے درد کو اپنے ہی اندر دفنانے کی تکلیف ہے جو تمہیں بظاہر اتنا ٹھنڈا اور اندر سے آگ بناتا ہے۔۔۔۔

تو آدم صالح اس پانی کی لہریں جو جوش کھانے لگیں یوں معلوم ہوتا جیسے وہ میری بات سے راضی ہوئی ہوں۔

www.novelsclubb.com

آدم کیا آپ کو معلوم ہے ہر چیز اپنی اصل سے جدائی کی وجہ سے روتی ہے، جیسے مولانا رومی بانسری کا غم سناتے ہیں۔

سمندر موت ہے اور زندگی بھی۔ایک طرف موسی کو راستہ دیتا ہے تو دوسری طرف فرعون کو ڈوبوتا ہے۔۔۔

مگر ایک قطرہ کیا ہے نہ تو وہ کبھی کسی کی جان بچاتا ہے اور نہ لیتا ہے۔۔۔ ہم سب کو ایسا کیوں لگتا ہے جبکہ ایک قطرہ سمندر کا اصل ہے۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اسراء انسان ہر چھوٹی چیز کو کمتر سمجھتا ہے، جبکہ وہ خود بھی چھوٹا ہے مگر اشرف المخلوقات ہے۔۔۔ جیسے وہ خود مایوس ہو جاتا ہے جبکہ اللہ نے مومن پہ مایوسی خرام کی ہے اسی طرح وہ دوسری چیزوں کو بھی مایوسی سے دیکھتا ہے۔ جبکہ اس کے سمیت ہر چیز قیمتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک قطرہ انسان کو بچا بھی سکتا ہے اور مار بھی سکتا ہے۔

زہر بھی پانی ہے اور اس کا تریاک بھی۔

رہی بات اور لوگوں کی وہ اللہ کو نہیں جانتے تو اللہ کی تخلیق کو کیسے سمجھیں گے۔وہ تو ترس کھانے کے قابل ہیں۔۔۔

کیا تمہیں یورپ کی لڑکیوں پر ترس نہیں آتا، کتنا کمپلیکس ہے انہیں، احساس کمتری ان کو اپنا جسم دیکھانے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔اور ایسا اب بہت سے اسلامی ممالک میں بھی ہو رہا ہے۔

اللہ سبحان و تعالیٰ سورہ ملک آیت 19 میں فرماتے ہیں:

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ ۛؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ بَصِيۡرٌ

کیا یہ لوگ اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو پر پھیلائے اور سکیڑتے نہیں دیکھتے؟ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔

اب دیکھو اس دنیا میں نشانیاں ہی نشانیاں ہیں مگر اللہ کی نشانیاں ہر کوئی سمجھتا تو کوئی کافر اس دنیا میں نہ رہتا۔

اللہ تعالیٰ نے چوائس انسان کے ہاتھ میں رکھی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

(سورہ ملک آیت 30)

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ

"اِن سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنوؤں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اِس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لادے گا؟

اسراء پانی کو یہ دکھ ہے کہ وہ چہ کے بھی اپنے مالک کا پیغام اپنے پینے والوں کو نہیں دے سکتا۔

وہ جان تو دے دیتا ہے حکم الٰہی سے مگر خود وہ بے جان ہے۔

یہ وعدہ انسانوں سے لیا گیا مگر انسان نے کیا کیا

کَلَّا لَـمَّا یَقۡضِ مَاۤ اَمَرَہٗ۔

ہر گز نہیں، اِس نے وہ فرض ادا نہیں کیا جس کا اللہ نے اِسے حکم دیا تھا۔۔

یہ اللہ تعالیٰ سورہ 'عباسہ آیت 23 میں ہمیں بتا رہے ہیں۔۔

کیا ہمیں یہ سوال خود سے نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ کہ کیا ہم فرض یا وعدہ نباہ رہے ہیں۔۔

آپ بہت اچھی باتیں کرتے ہیں۔۔ جزاک اللہ۔۔۔ اب میں گھر چلتی ہوں۔۔۔ بہت دیر ہو گئی۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا۔۔۔دروازہ بند ہو گیا۔۔۔وہ

چاہتا تھا وہ نہ جائے۔۔۔پھر نظر کھڑکی پر پڑی۔۔

اور ایک دم کسی احساس کے تحت وہ اٹھا۔

اسراء اپنا بیگ سر پر رکھے ہوئے تھی مگر بارش شدید تھی اس کا اندازہ اس کو باہر آکر ہوا

۔اب کیا کرے۔۔

وہ اسی کشمکش میں تھی کہ بارش کا راستہ رک گیا وہ پلٹی۔

آدم صالح میں نے کچھ سوچا ہے۔۔

آدم کو چھتری لیے دیکھ کر وہ بے اختیار بولی۔

مگر آدم صالح نے اس کی بات کاٹی اور بولا۔

www.novelsclubb.com

تم بہت اچھی ہو۔اسراء۔۔

یاربی۔۔یاربی۔۔۔

اسراء نے چھتری اس کے ہاتھ سے چھینی اور آگے بڑھنے لگی۔۔

مگر پھر مڑی۔۔آدم صالح دو ہفتے۔۔

ہم دو ہفتوں کے لیے کوورک کر سکتے ہیں۔۔۔

وہ سوال تھا یا حکم وہ سمجھ ہی نہ سکا۔۔

کس بارے میں۔۔آدم نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

کل بتاؤں گی۔

پراسراء۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔مگر وہ نہیں کہہ سکا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

Islamabad

عقب میں چلانے کی آوازیں،جانوروں کی مختلف آوازیں۔۔

وہ کمرے میں تھی۔۔۔کچھ آدمی اوران کے ہاتھوں میں خون آلود کلہاڑیاں۔۔۔۔وہ کمرے کی طرف آرہے تھے۔کیٹ اپنے منہ کو اپنے ہاتھوں سے بھینچ رہی تھی،تاکہ اس کی چیخیں نہ نکلیں۔۔۔ڈڑ۔ڈڑ۔ڈڑ۔۔دروازہ بجا۔۔۔وہ پچھلے دروازے کی آور لپکی۔۔وہ بند تھا۔۔لیکن اس نے کھول لیا۔۔۔وہ دروازہ قبرستان میں کیسے آگیا۔وہ بھاگی۔اور ایک خالی قبر میں جا گری۔اور خون کے قطرے اس کے گال پر گرے۔جو موم جیسے گرم تھے۔۔۔اس نے اوپر دیکھا۔۔۔وہ آدمی اس کے اوپر مٹی ڈال رہے

تھے۔۔۔وہ چلانا چاہتی تھی مگر آواز بند تھی۔۔۔اسے سانس نہیں آ رہا تھا وہ لینا چاہتی تھی مگر وہ نہیں لے پا رہی تھی۔۔

کیٹ کیا تم ٹھیک ہو ماں اسے جگا رہی تھیں۔۔

ماں میرا سانس۔۔۔مجھے سانس نہیں آ رہا ماں۔۔

کیٹ تم بلکل ٹھیک ہو اپنی آنکھیں کھلو۔

نہیں ماں ماں وہ مجھے مار دیں گے، نہیں وہ چلائی ماں نے ایک تھپڑ مارا۔ کیٹ نے آنکھیں کھول دیں۔۔ماں۔۔۔وہ

ماں نے بغیر کچھ کہے دوائی کی بوتل اس کے سامنے کی کیٹ یہ بوٹل کل تک فول تھی ۔۔۔

ماں میں نے نہیں پی۔

www.novelsclubb.com

جھوٹ !!

نہیں تو۔۔۔۔وہ اتنی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتی تھی کہ اگلے شخص کا جی چاہتا کے اپنا سر دیوار سے دے مارے۔

تم کل رات سے سو رہی ہو اور آج رات میں اٹھی ہو۔۔

تم چوبیس گھنٹوں سے بیہوش ہو۔

ہم تمھارے داد کے گھر رہتے ہیں اور تم مجھے روسو کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔۔

کیٹ تم کیا ہو۔۔تم صابن، شیمپو، ڈیٹول حد تکہ ہر چیز اپنے ناکام تجربوں کی نظر کر دیتی ہو۔۔

تمہارا باپ مر چکا ہے۔اور اس کی پنشن میں گزارا نہیں ہو سکتا اگر تمہارے دادا ہمیں سپورٹ نہ کریں۔۔۔

بے شرم ہو تم۔۔

وہ چلی گئیں۔۔۔آپی کیوں کرتی ہو ماں کو پریشان۔۔

اپنا منہ بند کروانائس اور کس نے ماں کو بتایا کہ میں نے دوائی پی ہے۔

ان نے خود دیکھی وہ بچی نہیں ہیں۔۔۔

وہ منہ بنا کر چلی گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

پریزنٹ مس

ہر طرف یہ ہی آوازیں گونج رہی تھیں۔

کیٹ کلاس میں بیٹھی تھی۔اس کا نام پکارتی

ٹیچر قریب آگئی تھی۔

ٹھا ٹھا۔۔۔ ٹیچر نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر زور سے مارے۔۔

کل کہاں تھیں آپ۔۔

میری تبیت۔۔ ٹھیک ہے اب بہانے مت بنائو۔۔۔

اپنی کلاس پر توجہ مرکوز کرو ویسے بھی تمہاری توجہ کہیں اور ہی ہے۔۔

دو بجے وہ گھر واپس آگئی۔۔۔ کھانا کھایا اور چھت پر آگئی۔۔۔ مگر آج وہ صرف اللہ کو پکارنے آئی تھی۔۔

آج رات اس نے تیرہ سال کا ہو جانا تھا۔۔۔

پچھلے تین سالوں میں زندگی یکسر، تبدیل ہو گئی تھی خواب سچ ہو گئے تھے، اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹ گیا تھا۔ جانتے ہیں جب ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ کیٹ کی طرح اپنا ہاتھ اللہ کی رحمت سے مایوسی کے ساتھ چھوڑا لیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔

اللہ ہمیں اپنا آپ بھولا دیتا ہے۔۔ آج سب ختم ہو گیا ہے۔ کیٹ تھک گئی ہے تین سالوں سے خود پر ظلم کرتے کرتے اب وہ تھک گئی ہے۔۔ پچھلے تین سالوں میں اس

نے کبھی شکایت نہیں کی اپنے اللہ سے۔۔۔یہ آخری صرتح تھا اللہ سے جڑے رہنے کا۔وہ بھی تین سالوں میں ختم ہو گیا۔۔۔

وہ زندگی کی دوڑ میں بہت آگے نکل گئی۔۔۔۔

اللہ کا ساتھ چھوٹنے کا مطلب ہے، کہ ہماری زندگی کی قضاء

آگئی ہے اور جانتے ہو، کچھ لوگ لوٹ آتے ہیں، اور کچھ

اسی قسم کی زندگی میں بھٹکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے تو رزق نہیں چھینتا بلکہ انسان کو خود سے دور لے جاتا ہے۔۔کیا تم سے سانس لیا جارہا ہے۔۔۔۔یہ سوچ کر کے اللہ دور چلا گیا۔۔میں سانس نہیں لے پاتی اللہ سب ختم۔۔سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔۔

اللہ میں آپ کو مس کرتی ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

میں تین سالوں سے بھٹک رہی ہوں۔میں نے مصحف کو بہت کم دیکھا۔۔۔وہ بھی مجھ سے روٹھ گیا،

میں نے سکون کے لیے سب کیا۔۔خلال کو خرام سے ملادیا مگر اللہ سکون۔۔۔کیا وہ ہوتا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک بار مجھے واپس اچھا ہونے دیں میں ان گناہوں کی زنجیروں سے آزاد ہونا چاہتی ہوں۔۔

اللہ مجھے معاف کر دیں۔"

وہ کہتی ہوئی سجدے میں چلی گئی۔

مگر وہ ابھی بھی کیٹ تھی۔ابھی صرف اس نے ان گناہوں کو چھوڑا تھا جن کو اس کے رب نے پردہ میں رکھا تھا۔۔

ابھی تو امتحان شروع ہوا تھا۔

وہ ایک ایک سیڑھی پر قدم رکھنے والی لڑکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفاہمت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے۔۔

عدیم ہاشمی

www.novelsclubb.com

مفاہمت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے؛

میں سر بکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے؛

زباں نے جسم کا کچھ زہر تو اگل ڈالا

بہت سکون ملا تلخیٔ نوا سے مجھے

رچا ہوا ہے بدن میں ابھی سرور گناہ؛

ابھی تو خوف نہیں آئے گا سزا سے مجھے؛

میں خاک سے ہوں مجھے خاک جذب کرلے گی

اگرچہ سانس ملے عمر بھر ہوا سے مجھے

غذا اسی میں مری میں اسی زمیں کی غذا

صدا پھر آتی ہے کیوں پردۂ خلا سے مجھے؛

میں جی رہا ہوں ابھی اے زمین آدم خور

ابھی تو دیکھ نہ تو اتنی اشتہا سے مجھے؛

بکھر چکا ہوں میں اب مجھ کو مجتمع کرلے

تو اب سمیٹ بھی اپنی کسی صدا سے مجھے

میں مر رہا ہوں پھر آئے صدائے کن فیکوں؛

www.novelsclubb.com

بنایا جائے مٹا کے پھر ابتدا سے مجھے

میں سر بہ سجدہ ہوں اے شمر آ مجھ کو قتل بھی کر

رہائی دے بھی اب اس عہد کربلا سے مجھے

میں کچھ نہیں ہوں تو پھر کیوں مجھے بنایا گیا؛

یہ پوچھنے کی اجازت تو ہو خدا سے مجھے؛

میں ریزہ ریزہ بدن کا اٹھا رہا ہوں عدیم آ

وہ توڑ ہی تو گیا اپنی التجا سے مجھے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

قطر، دوحہ۔۔۔

دو دن، دو دن ہیں کمال تمہارے پاس، پرسوں، مجھے یہ لڑکی چاہیے۔۔۔

پر۔وہ۔کمال ہکلاتے ہوئے اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

دو دن میں اڑتالیس گھنٹے ہوتے ہیں کمال میوت، اگر وہ مجھے نہیں ملی تو تمہیں فارغ کرنے میں مجھے اڑتالیس سیکنڈز بھی نہیں لگے گیں۔

وہ قطر کے دارالحکومت دوحہ، کے مشہور "بلوٹاور" کے عین وسط میں مقید وسیع وار یز پانچ منزلہ عمارت کے دوسرے مرحلہ کے کنفرانس ہال میں موجود تھے۔

اور ہاں مسٹر کمال میوت اگر اس لڑکی کا ایک بال بھی بیکا

ہوا تو تم اپنی ناکارہ ہڈیوں کے ساتھ واپس جاؤ گے۔۔

وہ سلیمان تھا، وہ صرف ہاتھوں سے بات کرنے کا قائل تھا۔۔

وہ بے حد مغرور اور، کم گو لگتا۔ دیکھنے میں آسا ہی تھا۔

مغرور ہونا بھی چاہیے آخر کار وہ فرانس کے ایک بہترین اور مشہور بزنس مین، کا اکلوتا بیٹا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

پیرس۔۔۔۔

بابا کیا بیگیت تیار ہو گئی ہے؟؟

آج ہفتہ تھا اسراء گھر تھی تو خود کیفے میں کام کر رہی تھی۔ وہ ایک مشہور کیفے تھا۔ ایک تو وہ خلال تھا اور دوسرا اس کیفے کے ساتھ بیکری بھی تھی۔ آپ اس کو ایک گرینڈ

www.novelsclubb.com

ہوٹل بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔کیوں کہ اس ہوٹل میں کھانا بھی تھا۔چونکہ اسراء کو کیفے والا حصہ پسند تھا۔۔اس لیے وہاں سے کیفے کہتی تھی۔۔

دسمبر شروع ہو چکا تھا ٹھنڈ تھی کہ مت پوچھو۔

بہت رش تھا۔۔۔ہر شخص گہما گہمی میں مصروف تھا بنا خبر کہ انقریب موت سب لے جائے گی۔۔

وہ اس زندگی کی ڈور میں مصروف لوگوں کو دیکھتی تو دکھ ہوتا کہ کاش ان کو موت سمجھ آجائے۔۔۔

مگر آدم صالح کی بات نے اس کو جھنجھوڑا تھا۔

خیر آج کیٹ نے خود کیک بیک کیا۔۔۔

اور اس کے ہاتھ میں بہت اچھا ذائقہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بابا نے کہا تھا

اسراء آج کچھ خاص مہمان آرہے ہیں تم کیک بنانا اور چائے کا بندوبست بھی دیکھ لینا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔بابا

وہ نہیں جانتی تھی کہ مہمان کون ہے۔

اور اس کو جاننا بھی نہیں تھا۔

ایسے مہمان آتے رہتے ہیں۔

آخر وہ دوسری اہم قرار گاہ تھی۔۔۔

اسراء ناک کیک کے قریب لے جاتے ہوئے سانس اندر کو کھینچ کر اس کی خوشبو سونگھتے ہوئے بولی۔۔ بابا، چاکلیٹ فورسٹ یا کوکی اینڈ کریم۔۔۔

وہ کیک کی کریم کا فلیور پوچھ رہی تھی۔۔۔

کیک تو پہلے ہی اس نے چاکلیٹ فلیور میں بنایا تھا۔

دونوں ہی اس کے پسندیدہ تھے۔

اسراء جو تمہیں اچھا لگے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آواز پہ مسکرائی۔۔۔ بابا کے بجائے طاہر نے جواب دیا۔

مگر میں ان دونوں میں سے کسی ایک کو نہیں چن سکتی۔۔۔

کیوں۔۔۔ہاں کسی ایک کو چنو گئی تو دوسرے کے ساتھ زیادتی ہو جائے گئی۔۔

وہ اپنے ہی سوال کا جواب دے کر جیسے محفوظ ہوا۔۔

اسراء نے معصومانہ منہ بناتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

ایسا کرو دونوں لگا دو۔

ہاں یہ سہی ہے۔

آبی۔۔۔۔وہ جا رہا تھا بابا نے اس کو بلایا تھا، کہ اسراء نے اسے پکارا۔

ہاں بولو۔۔۔

وہ آدم صالح کی کوئی کال تو نہیں آئی۔

نہیں کیوں۔۔

وہ آج ان کو ملنا تھا پر

ان کا نمبر بھی بند ہے۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں۔۔تم جانتی تو ہو اس کو ایسا ہی ہے۔۔۔

اس کو کب کیا کام ہوتا ہے کوئی نہیں جانتا۔۔

ٹھیک ہے۔۔اسراء کا جواب بہت ہی پھیکا تھا۔۔

وہ ایسا ہی کرتا تھا کب کہاں ہو کوئی نہیں جانتا۔۔

مگر ایسا کبھی نہیں ہوا، کہ اسراء ملنے کا کہے اور وہ غائب ہو جائے۔

پر ٹھیک ہے آ جائے گا ابھی کل جانا ہے بابا کو۔ میں ویسے بھی یہ کام اس کے بغیر بھی کر سکتی ہوں۔۔

اس نے سر جھٹکا۔۔

اسراء چیزیں سیٹ کر دو، وہ لوگ آنے والے ہوں گے۔

طاہر اس کو کہتا اوپر چلا گیا۔

وہ ایک خوبصورت کیک تھا، جس کی دو منزلیں تھیں۔

اور اس نے اوپر والے حصہ کو کوکی اینڈ کریم کا سیٹ اپ دیا، اور نیچے چاکلیٹ فورسٹ۔۔۔

وہ اب کیک اٹھا کر نیچے جا رہی تھی۔۔

یہ اس ہوٹل کی پہلی منزل تھی اور۔ مین ہال بھی یہی تھا۔۔۔

گراونڈ فلور خاص مہمانوں کے لیے تھا، اور بیسمنٹ، راز۔۔

ہال کے دروازے کے ساتھ ہی نیچے سیڑھیاں اور لیفٹ

www.novelsclubb.com

تھی۔۔۔۔

وہ لیفٹ تک ابھی پہنچی ہی تھی کے یک دم دروازہ کھولا۔۔

کالے سوٹ میں ملبوس دو بوڈی گارڈز داخل ہوئے۔۔۔اور نہ آ ہو دیکھا نہ تاؤ ۔۔۔اور راستہ خالی کرانے لگے۔۔اور چونکہ لوگ بہت تھے، تو ایک گارڈ پیچھے کی طرف لپکا اور کیک اسراء کے ہاتھ چھوٹ گیا۔۔

اور یہ سب صرف مائکرو۔سیکنڈز میں ہوا۔

اب راستہ تو صاف ہو گیا۔

مگر اسراء کے دل کو تو جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔

یہ کیا کیا آپ نے۔

اس کے گال سرخ ہو گئے تھے۔۔ضبط کی انتہا تھی۔۔

pardonاور گارڈ بولا تو یہ:

سوری مگر آپ کو دیکھ کر چلنا چاہئے۔

اس نے فرانسیسی میں کہا۔

اور پہلا لفظ جو اسراء کے منہ سے نکلا گارڈ کے اس جملہ کے بعد وہ تھا: یا صبر

وہ اب اس کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔

مگر اس نے صرف یہ کہا کہ آپ کو تمیز ہونی چاہیے۔۔

انسانیت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔۔ چلیں کیک غلطی سے گرا مگر یہ لوگ بھی آپ کی طرح یہاں۔

جھٹ سے اس گرڈ نے اسراء کو کلائی سے پکڑا اور بولا۔۔۔

پہلی بات ہمراہ باس ان لوگوں جیسا نہیں ہے، اور دوسری۔۔۔

میرا بازو چھوڑیں۔۔۔ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں میرا بازو چھوڑیں۔۔

اور پٹخ۔ وہ ایسا زبردست تھپڑ تھا کے گارڈ اندر آتے مراد ہشام پاشا کے قدموں میں جا گرا۔۔ وہ ترک تھپڑ جیسا زوردار تھا جو انسان کے چودہ تپک روشن کر دیتا ہے۔۔۔

وہ۔۔۔ ہو۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔

آپ جو کوئی بھی ہیں کم از کم اپنے گرڈز کو ان کی لیمیٹس بتائیں۔۔۔

کیا کیا اس نے؟؟؟

مراد ہاشم پاشا کا چہرہ سپاٹ تھا۔ آنکھیں جذبات سے خالی تھیں۔۔ وہ سنتالیس سال کے ادھڑ عمر، مگر چست انسان معلوم ہوتے تھے۔۔

سر ہم آپ کے لیے راستہ صاف کروا رہے تھے۔۔ اور سٹیو سے غفلت ہو گئی اور یہ۔

بس خاموش۔۔۔۔

اس کو لو اور سب باہر جائو۔۔

اسراء نے پہلی دفعہ مراد ہاشم کی آنکھوں میں دیکھا۔ اور وہ ساکن سی دیکھتی جاری تھی۔۔۔۔

اس کو یوں گھورتے دیکھ کر مراد ہاشم خاموش ہو گئے۔۔

اسراء کیا ہوا۔۔ طاہر اوپر سے اترتے ہوئے بولتا ا رہا تھا۔

میں کچھ کام میں مصروف تھا۔ اس کو اپنی بہن کی محنت زمین پر پڑی نظر آ رہی تھی۔۔۔

اب مراد ہشام کی آنکھوں میں تشویش تھی مگر صرف چند لمحوں لے لیے۔۔۔۔

پاشا آپ اگئے۔۔ طاہر نے منہ اس کی طرف پھرتے ہوئے کہا۔

بابا نماز ادا کر کے آتے ہیں۔۔۔

اسراء تم نے پہچانا نہیں۔

نہیں۔۔کیک گر گیا۔۔۔میں باقی چیزیں دیکھ لیتی ہوں۔۔

وہ لوٹ کر کچن میں آ گئی۔۔۔اب وہ کپڑے تبدیل کر کے نکل رہی تھی جب اس کو اپنی آنکھ میں آنسو نظر آیا جو اس کے رخسار سے پھسلتا ہوا گر گیا۔۔۔وہ جب بھی کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتی تو سر میں زبردست درد اٹھتا تھا۔وہ ایک کیک کے لیے نہیں روئی۔۔وہ کمزور نہیں تھی۔۔ مگر گرڈ کا اس کی کلائی کو پکڑنا اس کو برا لگا۔

وہ اوپر آ گئی۔کمرے میں سورج کی مدھم روشنی تھی۔اسراء نے عصر ادا کی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی، کہ اچانک اس کا فون بجا۔۔۔

ایک انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔۔کون بات کر رہا ہے۔۔۔

میں آد۔۔۔م۔۔۔آدم بول رہا ہوں۔۔۔

آدم کہاں تھے آپ۔آج ہم نے ملنا تھا۔۔میں پریشان ہو گئی تھی۔آپ کا نمبر بھی بند تھا۔۔

آپ کو نہیں پتہ کہ آج کیا ہوا۔۔۔

فون کا سپیکر کھلا تھا اور آدم اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا۔ جس کے ماتھے پر شکنیں تھیں اور آنکھیں سرخ۔ ہاتھ اتنی زور سے بند کر رکھا تھا کے بازو کی رگیں واضح ہو رہی تھیں۔۔۔ اور ساتھ ہی اسراء خاموش ہو گئی۔

ایک منٹ آپ آدم۔۔ صالح نہیں ہیں۔۔۔

اس نے صالح پے زور دے کر بولا۔

آپ کی آواز۔۔

کون ہیں آپ۔۔

سامنے بیٹھے شخص نے فون اس کے ہاتھ سے کھینچا۔

وہ جو کوئی بھی ہے اسراء خانم۔۔ کیا تم اتنی بڑی حماقت کر سکتی ہو۔۔

آد۔۔۔ م صا۔۔ لح، اس نے توڑ توڑ کر اس کا نام لیا۔۔۔

میں وہ۔۔۔ اسراء کیا ایسے تم ہر ایک پر یقین کر لو گی۔۔۔

آدم نے اسراء کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔

ائی ایم سوری آدم۔۔۔۔

میں تم سے آکر بات کاروں گا۔۔۔۔

ابھی یہ جان لو آج یا کل گھر سے مت نکلنا۔دودن اسراء میری بات کو غور سے سنو۔۔۔دودن۔

سمجھ گئی۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔اسراء نے سرسری سا جواب دے کر فون رکھ دیا۔۔آج سے پہلے آدم صالح کو ایسے لہجہ میں بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

آج کا تو دن میرے امتحانات کا ہے۔۔۔ماشاءاللہ

اسراء گھر سے آج یا کل مت نکلنا۔

میں تو اس کی ہی مانوں گی۔۔۔

وہ اس کی نقل اتارتی ہوئی بولی۔۔

www.novelsclubb.com

اب کے وہ فون رکھ کر پھر لیٹ گئی۔۔۔

پھر سے فون بجا۔۔۔

آدم میں نے غور سے سن لیا۔۔۔

وہ تھکے تھکے انداز میں بولی۔۔۔

اسلام علیکم اسراء کیسی ہو،میں فرشتے ہوں؟؟

اوو علیکم السلام فرشتے۔۔۔۔ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔

یہ کون سا نمبر ہے۔

وہ تم تو جانتی ہو ہم اس کو کہتے ہیں۔۔۔"وظیفہ"

اہ۔ہ۔ہ۔ہ فرشتے۔۔اسراء ہنس دی۔۔۔

کل آو گی؟

کہاں؟

بھول گئی،کل مسٹر اینڈریانی نے ایک فنی اور ثقافتی میلے کا اہتمام کیا ہے نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں مگر۔۔۔

اسراء سب ٹھیک ہے۔۔

ہاں بس آدم صالح نے آج اور کل باہر جانے سے منع کیا ہے۔۔۔۔

اچھا آدم نے کہا ہے تو کوئی وجہ ہو گی۔۔۔

فرشتے اسراء کی سب سے بہترین دوست تھی، وہ آدم صالح کی طرح اس کی کہانی کا اہم کردار تھی۔۔ کیونکہ وہ سب آپس میں رازوں کے محرم تھے۔

لیکن میں آئوں گی۔۔

کیوں۔۔ فرشتے حیران ہوئی۔۔ وہ آدم کی بات نہیں ٹالتی تھی۔۔

کیونکہ وہ میرے اوپر حکم چلا رہا ہے۔

اس کا اور میرا کوئی رشتہ نہیں ہے۔

میں کسی مرد کو خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔

فرشتے فون رکھ کر دل کھول کر ہنسی۔

وہ فون بند کر کے اٹھی اور مغرب کی نماز کے لیے وضو کرنے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

دوحہ۔۔

بیل جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

مگر پھر فون اٹھالیا گیا۔۔

ہاں بولو کمال۔۔

وہ سر کام ہو جائے گا۔۔۔

کام کے بعد فون کرنا۔۔وہ اسی کاٹ دار لہجہ میں بولا۔۔۔

میں آج پہنچ جائوں گا۔۔

ٹھک سے فون بند ہو گیا۔

تم سوچ بھی نہیں سکتی کے پندرہ سال کتنی لمبی مدت ہے۔

میں نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔۔

جب، جہاں، جیسے تم ملی میں نے ہر منظر کو قید کر لیا۔

www.novelsclubb.com

جب بھی تم سامنے آتی ہو میں ہر چیز بھول جاتا ہوں۔۔

اور میں نہیں چاہتا ایسا ہو۔کیونکہ اگر میرا صبر محبت میں بدلا تو بہت سی جانیں تباہ ہوں گی۔۔ سلیمان کا خلق تک کوڑا ہو گیا تھا۔۔وہ اس کی تصویریں دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا۔۔۔ مگر وہ سگریٹ پی نہیں رہا تھا۔۔ وہ سولگ رہا

تھا۔ سگرٹ یا وہ۔۔ وہ نہیں جانتا تھا۔ اور اس کی راکھ ایشٹرے میں گر

رہی تھی۔

وہ سگریٹ نوشی نہیں کرتا تھا۔۔۔

سلیمان بس اس کی تصویر کو دیکھے جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

کیٹ سجدہ سے اٹھی تھی۔ اور سامنے نظر آنے والے اونچے نیچے پہاڑوں کو دیکھنے لگی۔

آنسو خشک ہو چکے تھے۔۔

کیٹ۔۔۔ وہ اس نسوانی آواز پر پلٹی۔۔

اور درد سے مسکرائی۔۔ یہ اس کی سب سے چھوٹی پھوپھی

تھی۔۔ ہاشم کازمی ایک ریٹائرڈ فوجی افسر تھے۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

جلال ودیں ہمنہ سے بڑا تھا۔۔۔ ہمنہ سب سے چھوٹی تھی۔۔

عمر قاسم۔ سب سے بڑے۔

پھر ثناء اور ان کے بعد زاہد مصطفیٰ تھے۔

دادی تو بابا کے جانے کے بعد ہی فوت ہو گئی تھیں اور دادا تین سال پہلے۔۔

بڑے تایا کے دو بیٹے تھے اور چھوٹے تایا کی تین بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کی شادی الیشا کے بھائی کے ساتھ ہونی تھی۔اور باقی دو ابھی پڑھ رہی تھیں۔۔وہ لوگ امریکہ ہوتے اور پاکستان بہت کم آتے۔۔۔

ثناء کا ایک بیٹا کیٹ سے بڑا تھا دو سال اور بیٹی اس کے برابر۔۔۔

ہمنہ کی شادی اگلے ماہ تھی۔۔۔

کیٹ جمعہ کو نکاح ہے تمہارا۔۔وہ اسے مطلع کر رہیں تھیں۔۔

پر۔۔پھوپھو۔۔کیٹ جو میں کر سکتی تھی میں نے کیا۔۔

وہ اس کو یہ بتا کر واپس جا رہی تھیں جب کیٹ بولی۔۔۔

کس سے یہ تو بتا دیں۔۔۔

ساحل سے۔۔

نہیں پھوپھو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ساحل بھائی تو الیشا کو پسند کرتے ہیں۔۔اور وہ بلکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔

ساحل عمر قاسم کی چھوٹی اور بگڑی ہوئی اولاد تھی۔

وہ جانتے تھے کہ اور تو کوئی اس کو اپنی بیٹی نہیں دے گا۔۔۔تو چلو کیٹ کو اس کے ساتھ باندھ دو۔اس طرح بھائی کی جائیداد بھی گھر میں رہے گی۔۔۔۔

پھوپھو میں ان سے شادی۔۔۔کیٹ تم انکار کرنے کے قابل نہیں رہی۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔وہ اوپر آئی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں باپ کی ڈائری تھی۔۔۔

وہ وہاں سے گزر رہی تھی کہ ساحل کے کمرے کی کھڑکی پر نظر پڑی۔اور اس کے قدموں سے جان نکل گئی۔۔

وہ چھت پہ جا رہی تھی۔۔مگر وہ تو جیسے ایک برف کی مورتی بن گئی جب عردل کو وہاں دیکھا۔

عردل اس کا دوست تھا مگر اتنا گہرا نہیں کے گھر میں آئے۔

عردل صرف تم ہو جو مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دلا سکتے ہو۔

ساحل بڑی بیزاری سے کہ رہا تھا۔۔۔

ارے یار تم بس اتنا کرو کہ کیٹ مجھے دے دو اور الیشا لے لو۔۔۔۔

مگر۔۔ تم اس کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں۔۔

نہیں یار خیال رکھوں گا۔۔۔ عردل اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے تو کل اس کو میں پار لر لے جاتا ہوں اور وہاں سے تم۔

اس سے آگے سنے کی تاب نہیں تھی۔۔۔

وہ سرپٹ ڈوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتری۔۔۔۔ اور نیچے سناٹا تھا۔۔۔

اب کے وہ گھر کے فون تک آئی۔ اور ڈائری کھولنے لگی۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

اس نے ایک نمبر ملایا۔

www.novelsclubb.com

بیل جا رہی تھی، مگر کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔

یہ نمبر کیٹ کو اس کے باپ نے جانے سے پہلے دیا تھا اور کہا تھا۔ جب میں فون نہ اٹھائوں تو اس نمبر پے کال کرنا۔

جب اس کا باپ گم ہوا تھا تو اس نے اس نمبر پے بہت کالز کیں تھیں مگر۔۔۔کوئی کال نہیں آٹھائی گئی۔

اب کہ دو دفعہ اس نمبر سے کال کاٹی گئی۔۔ مگر

پھر کیسی نے اٹھالی۔۔۔

اور وہ کال ملتے ہی بولی۔۔۔اسلام علیکم میں جلال ودین کی بیٹی بات کر رہی ہوں۔۔۔ بابا نے نمبر دیا تھا۔۔۔میں زیادہ بات نہیں کر سکتی۔۔۔۔پلیز میری مدد کریں۔بلیو سٹریٹ کے پر لر پے شام چار بجے مجھے۔۔

-----pardon-----Mademoiselle----

جس کا مطلب ہوتا ہے مس۔۔

اس نے ایک ہی سانس میں اتنی لمبی بات کہی اور۔۔۔سب بیکار۔۔وہ اس زبان کو نہیں جانتی تھی۔

اس نے نم آنکھوں کے ساتھ فون کو رکھا اور کمرے میں چلی گئی۔۔اس کو لگا تھا کے وہ کل قید کر دی جائے گی۔۔۔۔

جبکہ مکتوب میں تو کل اس کی آزادی کا پروانہ لکھا جا چکا

www.novelsclubb.com

تھا۔۔۔پھر کیٹ نے مصلہ بچھایا اور اللہ سے ایک ہی دعا کی۔۔

اللہ میرا کوئی نہیں ہے۔آپ کے علاوہ۔پلیز مجھے بچالیں۔۔میری عزت بچالیں۔۔مجھے عردل سے بچالیں۔۔

☆☆☆☆☆☆

خوشی کا ایک لمحہ۔

تم اور میں برآمدے میں بیٹھے۔

بظاہر دو، لیکن روح میں ایک، تم اور میں

ہم یہاں زندگی کے بہتے پانی کو محسوس کرتے ہیں

تم اور میں، باغ کی خوبصورتی کے ساتھ

اور پرندے گاتے۔۔۔

ستارے ہمیں دیکھ رہے ہوں گے

اور ہم انہیں دکھائیں گے۔

یہ کہ ایک ہلال چاند ہونا کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

تم اور میں خود ہی ساتھ ہوں گے۔

بیکار قیاس آرائیوں سے لا تعلق، تم اور میں،

جنت کے طوطے چینی کو دانتوں میں کچل رہے ہوں گے۔

جیسا کہ ہم ایک ساتھ ہنستے ہیں

تم اور میں

اس زمین پر سے ایک میں

اور ایک وہ۔۔لازوال میٹھی زمین سے۔۔۔

(رومی، خوشی کا ایک لمحہ۔۔۔۔)

☆☆☆☆☆☆☆

اسراء نے عشاء کی نماز ادا کی اور اب اپنے ٹیبل پے قرآن لے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس نے قرآن کھولا اور سورہ نور سامنے آئی۔۔

چلو آج ہمیں نور ملنے والا ہے۔۔اس نے اپنی ڈائری پے لکھا۔۔

اس صورت سے اسراء کو حاص لگاؤ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔

یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، اور اسے ہم نے فرض کیا ہے، اور اس میں ہم نے صاف صاف ہدایات نازل کی ہیں، شاید کہ تم سبق لو"

سورہ نور، آیت 1۔۔

اب کے وہ لکھ رہی تھی۔۔

اللہ انسان اتنے بے مروت اور بے وفا کیوں ہوتے ہیں۔۔

اللہ ہم ان لوگوں کے پیچھے کیوں بھاگتے ہیں جو ہم سے بھگ رہے ہوتے ہیں۔۔

اللہ تعالیٰ میں نہیں جانتی کے انسان نور کیوں نہیں دیکھ سکتا

اللہ کاش میں ہر ایک کو بتا سکتی نور کتنا خوبصورت احساس ہے کاش میں آپ کو ایک بار مل سکتی اور آپ میرے سامنے بھلے نہ آتے، بس میں تو احساس سے ہی مر جاتی۔۔

دیکھنے کی اوقات کب ہے میری۔۔۔

اللہ اسراء کے پاس نور ہی تو ہے۔۔۔ جس کے سہارے وہ زندہ ہے۔

اللہ میں ایک معمولی لڑکی ہوں پر آپ نے مجھے خاص بنا دیا۔ جب میں آپ کے قریب ہوتی ہوں تو دنیا کو کیوں نہیں بھولتی؟ میں بے انصاف کیوں ہوں۔

اللہ تعالیٰ اسراء کو تکلیف ہوتی ہے پر وہ صبر کرنا چاہتی ہے۔۔

سارا دن اپنی ٹوٹی، بکھریں کرچیاں سمیٹ کے آپ کے پاس آتی ہوں۔۔

"شاید کہ تم سبق لو"

کیا ہم اس میٹھاس اور محبت کو کہی اور پا سکتے ہیں۔۔

اللہ اسراء آپ سے محبت کرتی ہے۔۔

اللہ مجھے بتائیں،، یہ انتظار بہت تکلیف دہ ہے۔

اور اس میں ہم نے صاف صاف ہدایات نازل کی ہیں۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔دروازہ بجا۔۔۔

وہ اٹھی دروازہ کھولا تو بابا تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کھٹکھٹانے کے اندر سے پہچان گی۔۔۔

بابا۔سب ٹھیک ہے۔۔۔ہاں بیٹی وہ کچھ ایمر جنسی میں ہمیں ابھی جانا ہے، تو تم فرشتے کی طرف چلی جائو۔۔

جی اچھا بابا مگر سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

ہاں جی بچے سب ٹھیک ہے۔۔

میں طاہر سے کہتا ہوں۔۔۔وہ تم کو چھوڑ دے گا۔۔۔

نہیں بابا دور تھوڑی ہے دس منٹ کی تو بات ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔

دیکھ بھال کے جانا۔۔۔

میں تیار ہو جاؤں۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے۔۔۔

اسراء نے قرآن بند کیا اور اس کو چوم کر الماری میں رکھ دیا۔۔

پھر فرشتے کو فون ملایا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر فون بند تھا۔پھر اسراء نے۔۔۔سالار کو فون ملایا۔۔۔۔

"اہ لو" بون سوار۔

سالار کیتنی دفعہ کہا ہے،اسلام علیکم کہا کرو۔۔

وہ فرانسیسی میں ہیلو اور شام بخیر کہ رہا تھا۔۔۔

(hفرانس میں)

ساکن ہوتا ہے اس لیے

وہ ہیلو نہیں اہ لو کہتے ہیں۔۔

Benim güzellik۔۔۔۔

وہ اس کو یہی کہتا تھا۔۔۔

ترک زبان میں اس کا مطلب ہے میری خوبصورتی۔۔

سالار میں آ رہی ہوں۔۔

سالار اپنے بیڈ سے اچھلا اور سیدھا دروازے تک آیا۔۔

میں ابھی فرشتے کو بتاتا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے خدا حافظ۔۔۔۔

اسراء میرے سے بات کرو نا۔۔

سالار میں آ رہی ہوں۔۔۔

سالار فرشتے کا چھوٹا بھائی تھا جو گیارہ سال کا تھا۔۔

فرشتے سے سات برس چھوٹا۔۔۔فرشتے اٹھارہ سل کی تھی۔۔

اور وہ دونوں یہاں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ رہتے تھے۔

ان کے ماں باپ ترکی میں ہوتے تھے۔

اسراء ان کے گھر بہت کم جاتی کیونکہ وہ دونوں اکثر ان کی طرف ہوتے۔۔۔مگر اسراء نے فرشتے کے بابا کو یہاں بہت کم دیکھا۔۔۔سبرینہ مراد اکثر آتیں۔۔۔

اور۔۔۔صفورا خانم کے جانے کے بعد کوئی جنت تھی اسراء کے لیے تو وہ سبرینہ تھیں ۔۔۔وہ اپنے بچوں سے زیادہ اسراء کا خیال رکھتیں۔۔

بچے ہی ترکی جاکر بابا کو زیادہ تر مل آتے۔۔۔

اور بڑے بھائی کو تو ہم پہلے ہی مل چکے ہیں۔۔۔

آدم صالح۔۔۔۔ www.novelsclubb.com

اسراء اپنے گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

اس نے سرح رنگ کا مخمل اور ریشم سے بنا لونگ فراک پہن رکھا تھا۔اور ایک سیاح لونگ کوٹ اس کے اوپر پہن رکھا تھا۔وہ بیگ آٹھائے جا رہی تھی کہ ایک لڑکی اس سے آ کے ٹکری۔

سوری میں نے آپ کو دیکھ نہیں۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔اسراء بڑے پیار سے بولی۔۔

وہ لڑکی گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا لباس کافی مختصر تھا۔۔۔۔

دیکھنے میں لگ رہا تھا کہ وہ کسی سے بھاگ کر آ رہی تھی۔

یقینن اپنے بوائے فرینڈ کے ہاتھوں مجبور ہونے والی لڑکی تھی۔

دسمبر کی اس جما دینے والی رات میں وہ کانپ رہی رتھی۔اسراء نے اپنا کوٹ اتارا اور

اس کو دے دیا۔

اس نے بغیر کسی مروات کے لیے لیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارا نام کیا ہے۔۔۔

مار۔۔۔مار تھا۔۔۔

وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

کیسے بھاگی۔۔۔

اور اسراء کا یہ کہنا تھا کہ۔۔

وہ اس سے لپٹ کر ایسے روئی جیسے۔

کوئی اپنا مل گیا ہو۔

وہ دونوں لڑکیاں اس گلی کے بیچوں بیچ کھڑیں خاموش لفظوں سے اپنی اپنی داستان سنا رہیں تھیں۔۔

اسراء نے اس کو ایک کارڈ اور کچھ پیسے دیئے اور۔۔۔

وہ لڑکی چلی گئی۔۔۔وہ آگے بڑھنے لگی اور پھر۔۔۔پیچھا کیے جانے کے احساس نے اس کو پلٹایا۔۔ مگر۔۔۔

ایک نوکیلی چیز اس کی گردن میں محسوس ہوئی اس کا سر چکرانے لگا۔۔۔اور وہ بیہوشی ہو گئی.

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

پانی کے کچھ چھینٹے۔۔۔۔اسراء کی آنکھوں پر گرے۔۔۔۔

وہ ہوش میں آگئی مگر دماغ سن تھا۔۔۔۔وہ سیاہ کمرہ تھا

وہ ایک کرسی پے بیٹھی تھی۔۔سامنے ایک ٹیبل پر ایک کانچ کی بوتل میں جوس پڑا تھا اور کھانے پینے کی کچھ اشیاء پڑیں تھی۔۔۔اس نے جوس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں پی گئی۔۔۔اس کا خلق خشک تھا۔

اور بوتل نیچے رکھتے ہی اس کی نظر سامنے سے آتے شخص پر پڑی۔۔

پھر وہ کرسی پے بیٹھا اور پورے کمرے میں ایک دم آواز گونجی۔

ہائے ڈیئر۔۔۔

کیسی ہو۔امید کرتا ہوں تمہیں یہاں آنے میں تکلیف نہیں پہونچی ہو گی۔۔۔

تب اسراء کو اندازہ ہوا کے وہ شخص اس کے سامنے نہیں بلکہ شیشے کی ایک سائنوڈپروف دیوار کے پیچھے ہے۔

اسراء کے سر کے اوپر ایک پیلا بلب جل رہا تھا۔

اس کو اپنا آپ کسی قیدی کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔

اور پہلی بات جو اسراء کے دماغ میں آئی۔۔

وہ آدم صالح کی تھی۔۔۔

اسراء آج یا کل گھر سے مت نکلنا۔

اور ایک دم جیسے وہ ہوش میں آئی۔

کون ہو تم۔اس نے پہلی دفعہ ایک اجنبی کو تم کر کے بلایا۔۔

ہاہاہا۔۔ایک قہقہہ کمرے میں گونجا۔

www.novelsclubb.com

تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا اسراء۔۔

اس نے اسراء پے زور دیا۔۔۔

مسٹر اننون۔۔۔ تم میرے سامنے آہ کے بات کرو۔

پھر میں تم کو بتائوں۔

تم آنکھوں میں لنس کیوں لگاتی ہو۔۔۔ نظر کمزور ہے۔۔

اسراء اسے غور سے دیکھ رہی تھی اور پھر آنکھیں،

چھوٹی کرتے ہوئے بولی۔

بلیک ڈریس پینٹ، اس کے اوپر سفید شیرٹ۔۔۔

کف مڑے ہوئے کہنیوں تک۔ایک ہاتھ ساتھ پڑی گن پر اور اسراء کی نظریں اس کے کھلے گریبا سے جھلکتے لاکٹ پر پڑی تو اس نے نظریں جھکا لیں۔اور کچھ لمحوں کو خاموش ہوئی۔پھر بولی۔۔

میرا نہیں خیال کہ میری نظر کمزور ہو گی مسٹر ان۔۔نون

ہاہاہا۔وہ پھر سے ہنسا۔

آہ اسراء تمہاری آنکھیں صرف خوبصورت نہیں، بہت تیز بھی ہیں۔۔۔اسراء نے نظر اٹھا کر پھر اس کے لاکٹ کو غور سے دیکھا۔۔۔پھر اس شخص نے اسراء کی نظروں کا تعاقب کیا اور منہ نیچے کر کے اپنے لاکٹ کو دیکھا اور پھر اسراء کو۔۔۔اور جھٹ سے

اس نے شرٹ کے بٹن بند کیے۔۔اس نے سوچا کہ اتنی دور سے اسے دیکھنا ناممکن ہے۔۔

پر اسراء اس کو دیکھ چکی تھی۔۔ مگر اس کے اوپر کیا بنا ہے یا کیا لکھا ہے وہ نہ دیکھ سکی۔۔

وہ ایک ستارہ تھا۔پر وہ عام ستارہ نہیں بلکہ آٹھ کونوں والا تھا۔۔وہ بس اتنا ہی جان سکی۔۔

ویسے مسٹر ان-نون۔

سلیمان۔۔ سلیمان نام ہے میرا۔۔

وہ اسراء کی بات کاٹتے ہوا بولا۔۔۔

وہ ایسی جگہ بیٹھا تھا جہاں سے اس کا چہرہ وضع نہیں ہو رہا تھا۔۔روشنی صرف اس کے نچلے جسم کو وضع کر رہی تھی۔۔اچھا تو مسٹر سلیمان آپ موقف پے آئیں گے۔

اب کے اسراء بولی، تو لہجہ یکسر تبدیل تھا۔

وہ کنکھارا اور بولا تو آواز ہنوز بھاری اور سنجیدہ تھی۔۔۔

اسراء میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، ویسے میں تمہیں شادی کے بغیر ہی رکھ لوں مگر۔۔۔

میں۔۔۔ تمہیں۔۔

آہ نہیں ابھی میں بولوں گا۔۔

کھڑک دار آواز نے اس کو خاموش کرا اسراء کچھ کہہ رہی تھی مگر سلیمان کی اس

دیا۔۔۔

مگر کیا ہے کہ نکاح مجھے پسند ہے۔۔۔ تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم سپرنگ ویڈ

چاہتی ہو یا ونٹر۔۔۔۔

اسراء زور سے اپنے ہاتھ ٹیبل پر مارتی اٹھی اور بولی تو آواز غصے سے کانپ رہی

تھی۔۔۔ میں تمہاری جان لے لوں گی اگر اس سے آگے ایک اور لفظ بولا۔

بیٹھ جاؤ، میری بات ختم نہیں ہوئی اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں جانے دوں گا۔۔۔ تم

میرے سوال کا جواب دیے۔۔۔

اسراء نے اس کی بات کاٹی اور بولی۔۔

دوں گی اگر تم میرے سامنے آہ کر بات کرو۔

ہر سو خاموشی چھا گی۔۔

سلیمان اپنی کرسی سے اٹھتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر چند لمحوں میں اس نے پیچھے کی طرف سے ایک دروازہ کھولتے دیکھا۔

تب اس نے سیاہ دروازے کی جگہ کو غور سے دیکھا۔۔۔ کیوں کے اس کمرے کی

دیواریں دروازہ کی طرح سیاہ تھیں۔

سلیمان اس کے سامنے کرسی رکھتے ہوئے بیٹھا۔

لو میں آ گیا۔۔۔

اسراء طنزیہ مسکرای۔۔

تم منہ کیوں چھوپا رہے ہو۔۔۔چہرہ دکھاؤ تاکہ میں جان سکوں کے مجھ سے شادی کون کرنے جارہا ہے۔۔۔

سلیمان نے چہرے پر جرسی کا کالر ماسک پہن رکھا تھا اور آنکھوں پر سیاح چشمہ۔۔

اور تم بھی اسراء۔۔۔

سلیمان کا اشارہ اسراء کے نقاب کی طرف تھا۔۔۔

اسراء نے بے چینی سے پہلو بدلہ۔۔۔

چلو ہم خضر کے تمہارے لیے بیجھے گئے تحائف دیکھتے ہیں۔۔۔

اور خضر کے نام پر اسراء نے گھور کر اسے دیکھا اور سامنے پڑی جوس کی بوتل کو کس کے پکڑ لیا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔ سلیمان نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نکالا اور ایک بٹن دبایا۔ایک دم اس سیاہ کمرے کی ایک دیوار روشن ہوئی۔ پھر بڑی سی اسکرین واضح ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ سکرین پروجیکٹر تھا۔۔۔

اب کے اس پے کچھ سلائیڈ شوز چلنے لگیں۔

اور اسراء کی بوتل پر گرفت اور مضبوط ہونے گئ۔

اسراء یہ تصویر تو یاد ہو گی۔

وہ بولے جا رہا تھا۔۔ہر تصویر کو روک روک کر اسے یاد کرا رہا تھا۔ سلیمان اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔وہ دیکھتا تو اس کو اندازہ ہوتا کے اس نے کیا کیا ہے۔۔

اسراء کی آنکھیں خشک مگر سرخ تھیں وہ رو نہیں رہی تھی اس کا اپنی سانسوں پر قابو تھا۔

مگر خضر، پچھلے پانچ سال سے اس شخص کا نام کسی نے نہیں لیا۔اور آج لیا گیا بھی تو کیسے۔

اور یہ تصویر۔

اسراء نے نظر اٹھا کر دیکھا اور۔کریش۔۔ششش۔۔ش

کی آواز نے سلیمان کو پلٹایا۔۔

اسراء کا ہاتھ خون و خون تھا۔

شربت کی نازک بوتل اس کے ہاتھ کی سخت گرفت سے ٹوٹی تھی۔۔۔اور کانچ اس کے بائیں ہاتھ میں گھس گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسراء۔۔۔۔سلیمان چلایا۔۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔

سلیمان نے جھٹ سے اس کا ہاتھ پکڑا۔

میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔

میں نے ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما۔۔میں خضر نہیں ہوں۔۔

ٹھا۔۔ایک جھماکے دار تھپڑ اسراء نے سلیمان کے منہ پر مارا۔۔۔

میں تمہیں خود کو چھونے نہ دوں۔۔ تم شادی کے خواب دیکھ رہے ہوں۔۔ میری بات غور سے سنو میں آج بھی خضر کی بیوی ہوں۔۔اور مجھ پر صرف اس ایک شخص کا حق ہے۔۔۔

وہ تمہیں نہیں چاہتا اسراء وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔۔۔

تبھی تو اتنے سالوں سے ایک بار بھی تمہیں نہیں ملا۔۔۔

غلط۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔

میں ٹھیک کہ رہا ہوں۔۔وہ چاہتا ہے تم اس کی زندگی۔۔

بس۔۔اسراء نے اس کی بات کاٹی اور دانت پیستے ہوئی دھیمہ آواز میں چلائی۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔آئندہ مجھے یوں مت لانا اور نا ہی میرا کبھی پیچھا کرنا سلیمان۔۔۔

وہ دروازہ کی طرف پلٹی اور آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

تبھی وہ بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ورنہ۔۔۔۔ورنہ کیا ہو گا؟؟؟؟

خضر تمہیں جان سے مار ڈالے گا جیسے ایمان کو مارا تھا۔

ایمان کا نام سنتے ہی سلیمان کے چہرے سے ایک سایا گزرا۔

کیا ہے خضر کے پاس۔کیوں کرتی ہو اس سے اتنی محبت۔۔

وہ ملتجی سی آواز تھی۔جیسے وہ التجا کر رہا ہو۔۔۔

میں کسی سے محبت نہیں کرتی۔ محسن ہیں وہ میرے۔۔

اور اگر خضر آگیا تو۔۔اب کہ لہجہ یکسر تبدیل تھا۔۔

اسراء نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اور وہ وہاں سے چلی گئی۔

سلیمان کی آنکھوں میں نمی تھی۔

وہ اس کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔

ما گر سب غلط ہو گیا تھا۔

مت جاؤ اسراء،، مت جاؤ۔

خضر نے ایمان کو نہیں مارا۔۔

کاش کے ایمان کی جگہ وہ خضر کو مار دیتے۔۔۔

کاش اسراء کاش کی خضر تمہاری رندگی میں آتا ہی نہ۔۔

اور پھر وہ اٹھا اور تیزی سے پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد

آج جمعہ کا دن تھا کیٹ کو اب پورلر کے لیے نکلنا تھا۔ وہ تیرہ سال کی ہو چکی تھی اور

آج شام کو نکاخ تھا اس کا۔۔

اس نے پھوپھو کو راضی کیا تھا کے وہ ساتھ چلیں۔۔

اس کو یہی ایک راستہ نظر آیا تھا۔

اور ساحل نے اپنی ماں کو بتادیا تھا کہ وہ اکیلے اپنی ہونے والی بیوی کو لے کر جائے گا۔

کیٹ ساری رات روتی رہی۔

اب اور رونا اس کے بس میں نہ تھا۔۔۔

وہ آئینہ کے سامنے بیٹھی تھی۔

اور خود کو دیکھ رہی تھی۔۔

اس سے اس کی معصومیت لے لی گئی تھی۔۔۔

انسان جب اپنے اوپر سے محبت کا لبادہ اترتا ہے نا تو پھر وہ

خود غرضی کا لباس پہن لیتا ہے۔

اور کیٹ نے بھی ایسا ہی کیا محبت کے اتر جانے کے بعد اس نے خود غرضی کو اپنا لیا۔

وہ خود کو آزاد سمجھنے لگی جبکہ انسان آزاد نہیں ہے۔۔۔وہ اپنی مرضی سے نہیں

مرتا۔۔کون چاہتا ہے کہ وہ مرے۔۔۔کون چاہتا ہے کہ وہ بوڑھا ہو۔کوئی نہیں چاہتا

مگر ہم مرتے ہیں

ہم بوڑھے ہوتے ہیں۔۔۔ ہمیں صرف یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس دنیا میں

آزادی نہیں لے سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا پر اصول لاگو کر دیئے ہیں۔

اور آزادی کو نیکوکار کا مقدر بنا دیا۔۔آخرت میں۔۔

وہ کسی سوچ میں ڈوبی تھی۔۔۔کہ ساحل کی آواز پر

کرنٹ کھا کر پلٹی۔۔

سس۔۔۔ساحل بھائی۔۔۔آپ۔۔

اوڈیئر۔اب تو بھائی نہ بولا۔خیر چلو۔

کہاں۔

۔تمہیں آزادی دلانے۔

کیا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔چلو۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑے گاڑی تک لایا۔۔۔

بیٹھو۔۔میں پھوپھو کے ساتھ جاؤں گی آپ کے ساتھ۔۔۔

تمہارے تو بڑے بھی جائیں گے۔۔۔وہ اس کو زبردستی بیٹھا رہا تھا۔

نہیں جاؤں۔۔۔پٹاخ۔۔۔ساحل نے ایک تھپڑ اس کو مارا۔اگر آواز نکلی تو یہیں دفن

کر دوں گا۔۔۔

وہ سارا راستہ روتی رہی۔۔

پورلر پہنچ کر اس نے پورلر والی سے بھی مدد مانگی مگر اس کو پہلے ہی خرید اجا چکا تھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کہ اب تیار تھی۔۔۔جب وہ باہر نکلی تو ساحل نے اسے ایک نظر بھی نہ دیکھا بلکہ سامنے والی سیاہ گاڑی میں بیٹھے اس شخص نے کیٹ کو باغور دیکھا۔۔کیٹ کے ہونٹ یوں معلوم ہوتے جیسے سفید برف پر خون کے سرخ قطرے ہوں گال ہلکے گلابی اور چمکیلے تھے اور جب اس نے اوپر دیکھا تو اس کی آنکھیں گہرے سمندر کی طرح لگ رہی تھیں لیکن سیاہ گاڑی میں موجود شخص نے اس گہرے سمندر میں پانی دیکھا تھا۔۔

کیت چودھویں کے چاند کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی۔

اور پھر اسے اپنی گردن پر کچھ نوکیلا محسوس ہوا۔

اور چودھویں کے چاند کو گرہن لگ گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماں آپ کہاں تھی۔۔دیکھیں ماں میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔ماں مجھے بچالیں۔۔۔ماں آپ کہاں جارہی ہیں۔۔۔ماں رکیں۔۔۔ماں آگے مت جائیں ماں۔۔کسی نے اس کو کھینچ لیا ماں چلی گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ کون تھا۔۔اس کا چہرہ وہ دیکھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

میں تمہیں بچالوں گا۔۔۔

ماں وہ ماں کو پکارتی اٹھی وہ کہاں تھی۔وہ ماں جیسی تھیں مگر چہرہ واضع نہیں ہوتا تھا۔ اس نے یہاں اور وہاں دیکھا،اور اس نے درد سے سانس لیا غصے سے اس نے مٹھیاں بھینچ لی اور وہ بند آواز کے ساتھ چلاتے ہوئے بیڈ پر زور زور سے ہاتھ مارنے لگی۔۔

جہاں سے اتنے سال خود کو بچایا آج وہاں ہی لوٹ آئی تھی۔۔

وہ الیشا کے فارم ہائوس کے اسی کمرے میں موجود تھی جس میں آج سے تین سال پہلے تھی۔

اور پھر دروازہ کھلا۔۔

عردل اندر آیا وہ بیڈ سے اتری اور اس کے سامنے آئی۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

تو مائے ڈیر کیٹ تم میرے پاس آگئی آخر۔۔

شرم تو نہیں آتی تمہارے گھر بھی عورتیں ہیں۔۔۔

Oh you bloody shit shut up....

کیوں عردل گھر کی عورتوں کے نام تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔

خبردار میری مرے گھر کی لڑکیوں کے نام مت لینا۔۔۔

میرے گھر کی لڑکیاں تمہارے جیسی آوارہ نہیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے قریب ہونے لگا۔

اور کیٹ ایک ایک قدم پیچھے۔۔

مجھ سے دور رہو عردل میں تمہیں مار ڈالوں گی۔۔

عردل تمہیں اللہ کا واستہ ہے مت کرو۔۔

عردل کے منہ سے بو آ رہی تھی۔۔۔یقینن اس نے شراب پی رکھی تھی۔

دور رہو۔اب کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

عردل۔۔اس نے اس کو پیچھے دھکیلا اور بھاگی اس کا دوپٹا عردل نے زور سے کینچا اور وہ دوپٹے کو چھوڑ کر بھاگی۔

عردل ہنس ہنس کر بول رہا تھا کہاں جاو گی، بھاگو اور بھگو۔

اس کا پاؤں لہنگے میں اٹکا اور وہ زور سے گری۔

کیٹ کا سر دیوار سے لگا اور درد کی ایک لہر اس میں ڈوڑی۔۔۔

اس نے ماتھے پہ ہاتھ رکھا اور جب دیکھا تو خون نکل رہا تھا پھر اسے عردل کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

وہ تیز تیز سیڑھیاں اترنے لگی۔۔

وہ پیچھے دیکھتے دیکھتے بھگ رہی تھی اور پھر وہ کسی سے ٹکرائی اور اس شخص نے کیٹ کو تھام لیا۔۔

کیٹ پلٹی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا

www.novelsclubb.com

اور ایک ہی لفظ اس کے منہ سے نکلا۔۔

وہ تیز تنفس میں بوکھلائی ہوئی آواز سے بولی خضر۔۔۔

ڈینیز عباس نام ہے میرا۔۔۔وہ شخص اپنی آنکھیں اس پر جمئے بولا۔۔

جانتی ہوں اپ کا نام خضر نہیں ہے، مگر اس وقت آپ میرے لیے خضر بن کر آئے ہیں۔۔

اور ایک دم کیٹ نے دیکھا کے اس نے دینیز کو بہت زور سے پکڑ رکھا ہے۔۔ پھر ایک جھٹکے سے وہ دینیز سے الگ ہوئی۔

او تو تم نے اپنے عاشق کو بھی بولا رکھا ہے۔

عردل نیچے اترتے ہوئے بولا۔۔

کیٹ دینیز کے پیچھے ہو گئی۔۔۔

اور بغیر کسی بات کے دینیز نے چھ گولیاں اس کے وجود میں اتار دیں۔اور عردل کا قصہ تمام ہو گیا۔۔

کیٹ ہنوز بت بنی اس کو دیکھتی رہی۔۔۔

قتل کر دیا دینیز۔ آپ نے انہیں

آپ نے یہ کیا کیا۔۔۔

دینیز نے عردل کے ہاتھ سے دوپٹہ لیا اور کیٹ کو دیا۔۔۔

افسوس کے میرے پاس چھ گولیاں تھیں۔۔۔اگر زیادہ ہوتی تو ساری کی ساری اس کے بدن میں اتار دیتا۔۔

تم اس شخص کو نہیں جانتی۔۔۔یہ ایک درندہ ہے۔۔ظالم سفاک درندہ۔۔۔اس کو میرے ہاتھوں ختم ہونا ہی تھا۔۔

دینیز۔۔۔کیٹ نے اس کو آواز دی۔۔

وہ پلٹا۔خولہ تم ٹھیک ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی آج اس کو خولہ پکارے جانے پے بہت خوشی ہو رہی تھی۔ پھر وہ ڈینیز کے

بازوؤں میں گری، اور

بیہوش ہو گئی۔

جب وہ خوش میں آئی تو ڈینیز اس کے سر پے

پٹی کر رہا تھا۔

آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں۔۔

تم واقعہ وہاں جانا چاہتی ہو۔۔

جی۔۔ وہ بس اتنا ہی بولی۔

وہ بہت پیار سے بولا، مگر وہ تمہیں، کبھی قبول نہیں کریں گے۔

وہ مان جائیں گے۔۔۔ میں ان کو بتائوں گی کے ان کے بیٹے نے کیا کیا۔۔۔

اور وہ تمہارا یقین کریں گے۔۔۔ ڈینیز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

پتا نہیں۔۔۔ وہ مایوسی سے بولی۔۔۔

اگر وہاں نہیں جاؤں گی تو کہاں جاؤں گی۔۔۔

ڈینیز اس کو خاموشی سے لے گیا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا کے میں یہاں ہوں۔۔ وہ اب اپنے اندر اٹھنے والے سوالات کو زبان

پر لانے پر مجبور تھی۔

تم اس کو چھوڑو اور اپنا ہولیا درست کرو۔

وہ خاموشی سے منہ صاف کرنے لگی۔۔

رونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کا کاجل

پانی کے ساتھ بہہ کر اس کے رخسار سیاہ کر گیا تھا۔

آپ مجھے یہاں اتار دیں۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے گھر والے اس کو تکلیف پہنچائیں گے۔۔

مگر وہ اس کو اس کی آخری بڑی غلطی کرنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

تکہ خولہ کو کوئی پچھتاوا نہ رہے۔۔

گیٹ گھر کا دروازہ کھول کر داخل ہوئی۔۔۔

اور ایک قدم پر تایا کی غصیلی آواز نے اس کے قدم جما دیئے۔۔۔ایک قدم آگے مت رکھنا۔۔۔جس کے ساتھ رات گزاری ہے۔اس کے پاس لوٹ جاؤ۔۔۔

تایا میری بات تو سنیں۔۔۔وہ آگے آئی۔۔۔

تایا میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

ارے دیکھو بے شرم کو کیسے آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بول رہی ہے۔۔یہ ہے ہی جھوٹی۔

تایا اس کا گلہ دبانے لگے مگر۔۔جبیل نے ان کو روک دیا۔

جبیل ان کی بڑی اولاد تھی،اور وہ اس کی سنتے تھے۔

کیا کر رہے ہیں بابا وہ مر جائے گی۔۔

جمیلہ تائی غصے سے بولیں۔۔

ارے اس بے شرم کو شرم سے ڈوب کے مر جانا چاہئے۔

بابا ایک منٹ اس کی بات سن لیں میری خاطر۔۔۔

ہر سو خاموشی چھا گئی۔۔

کیٹ کھانستے ہوئے پیچھے ہوئی اور ایک لمبی سانس لے کر بولی۔۔۔تایا ساحل بھائی مجھے۔

وہ اتنا ہی بول سکی۔ کہ تایا نے نہ آو دیکھا نہ تاؤ اور تابڑ توڑ تھپڑ اس پر برسانے لگے ۔۔۔میرے بیٹے کا نام بھی کیسے لیا تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔بد کردار لڑکی

بابا مت کریں۔۔جبیل اس کو چھوڑا رہا تھا۔۔۔اور تائی جبیل کو پیچھے ہٹنے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔ہمنہ پھوپھو، گھر نہیں تھیں ہوتیں تو شاید تایا ایسا نہ کرتے۔۔ارے بے شرم، بد کردار میرے بیٹے پر تھوپے گی اپنے کالے کرتوت۔۔۔تایا نے اس کو اٹھایا اور دروازے کی طرف پھینکا۔۔ارے کون کرے گا تجھ جیسی آوارہ لڑکی سے شادی۔اور وہ کسی کے قدموں میں جا گری۔۔

بد کردار، بے حیا۔۔

اس کی سماعت میں بس یہ ہی دو لفظ گردش کر رہے تھے۔

وہ گالیاں بھی دے رہے تھے۔

اور کیٹ کو اس دن مار دیا گیا تھا۔۔

کبھی نہ لوٹنے کے لئیے ختم کر دیا گیا۔

وہ چلائی، مگر منت نہیں کی۔۔۔

اس نے یہ سیکھا ہی نہیں تھا۔

وہ چلائی کے مت کریں آپ سب پچھتائیں گے۔

اور یقینن ان سب نے بہت جلد پچھتانا تھا۔

اس نے بد دعا نہیں دی۔۔اس نے آگاہ کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

اسراء وہاں سے نکلی تو سب سے پہلے اس نے اپنے ہاتھ سے کانچ نکالا۔۔۔وہ سارا نہیں نکلا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر فارمیسی کے باہر لگی ماشین سے پٹی نکالی۔

یہاں کچھ فرمیسیز کے باہر ایمر جنسی ماشین ہوتی ہیں جو آج اسراء کو بہت کام آئیں۔۔

آج پھر وہ اکیلی تھی۔۔

اور تنہائی میں وہ اللہ کے سامنے خوب روئی۔اسے یہ سب بہت بڑا لگا تھا۔کیوں خضر جہان چاہتا تھا کہ اسراء اس سے نفرت کرے۔۔پھر وہ چلنے لگی۔رات کا ایک بج رہا تھا سنسان سڑکیں۔۔عجیب احساس۔۔اس کو ٹھنڈ بھی لگ رہی تھی۔۔

اسراء نے کوٹ مرتھا کو دے دیا تھا۔

اب کے وہ بازو لپیٹے آگے کو بھڑ رہی تھی۔۔

اس نے نکلتے ہی میپ دیکھا تھا۔

وہ اتنی دور نہیں تھی گھر سے مگر رات کو جو بس چلتی ہے وہ تیس،چالیس منٹ بعد آتی تھی۔۔

وہ چل رہی تھی جب ایک گاڑی اس کے آگے آہ کر رکی۔۔۔

آدم صالح دروازہ کھول کر سامنے آیا۔

www.novelsclubb.com

اسراء کو شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی اور آدھے گھنٹے سے وہ باہر تھی۔اب کے وہ آدم کی طرف بھڑی۔

آدم صالح! وہ بولی تو سردی کی وجہ سے اس کے منہ سے دھواں نکلا۔اور پھر وہ گرنے لگی آدم نے اس کو تھامہ۔۔

چلو اسراء۔۔۔اسے لگا تھا آدم اسے ڈانٹے گا مگر آدم بہت نرمی سے اسے گاڑی میں بٹھانے لگا۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھے اور سارا راستہ وہ خاموش بیٹھی رہی۔

نہ وہ بولی اور نہ آدم صالح نے کوئی سوال کیا۔۔۔

آدم نے گاڑی روکی اور اس کے لئے کافی مشین سے کافی نکالی۔۔۔

یہ لو اسراء اس کو پی لو۔

اسراء نے کپ پکڑ لیا۔

آدم گاڑی میں بیٹھا۔۔اور گھر کی طرف بھڑنے لگا۔۔

تم کب آئے آدم صالح۔

آدم نے کرنٹ کھا کر اس کو دیکھا۔۔

وہ آدم کو آپ بولتی تھی اور آج۔

اسراء تم ٹھیک ہو

بکل مجھے کیا ہونا ہے۔۔وہ ہلکہ سا مسکرای۔۔

www.novelsclubb.com

میں آج رات میں ہی آ گیا تھا۔۔۔

تمہیں کیسے معلوم ہوا میں یہاں ہوں۔۔۔

آدم نے گہری سانس لی اور بولا۔۔۔

میں کمرے میں تھا جب، فرشتے نے فون کیا۔۔

میں اس کے کمرے میں گیا تو اس نے بتایا کے تم نے سالار،

کو فون کیا تھا اور آنے کا کہا تھا مگر ابھی تک نہیں آئی۔

میں نے تمہیں بہت کالز کیں مگر تمہارا فون بند تھا۔۔

پھر میں پریشان ہوا اور تمہیں ادھر اُدھر ڈھونڈنے لگا۔

اچانک تمہاری لوکیشن آن ہوئی تو آ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سو چکی تھی۔۔

اور وہ بس اس سوتی ہوئی شہزادی کو دیکھ رہا تھا۔

اسراء ہم گھر آ گئے ہیں اٹھو شاباش۔۔ وہ اسے اٹھا رہا تھا۔

وہ اندر آئے تو۔۔

اسراء کو دیکھ کر کمرے میں ٹہلتے سالار کو چین آیا۔۔

اسراء۔۔۔بینم گوز لیک۔۔کہاں تھی تم۔۔۔

سفر پہ۔۔اسراء نے رازداری سے اس کے کان میں کہا۔۔۔اور سالار پیچھے ہو گیا۔

آبی۔۔۔فرشتے اسراء سے ملنے کے بعد بولی۔

میں کھانا لگاتی ہوں۔۔

ٹھیک ہے۔اس نے کہا۔

سالار اسراء کو آرام کرنے دہ۔اب جائو شاباش۔

سالار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا ہے آدم بیٹھنے دو مجھے اس کے ساتھ۔۔

www.novelsclubb.com

آدم نے ایک گھوری سے نوازا،اور سالار چلا گیا۔۔۔

آدم۔۔۔اسراء نے اس کو پکارا۔۔

ائ ایم سوری۔۔۔۔

اسراء تم ابھی بھی چھوٹی بچی ہو۔۔۔

وہ اٹھا اور سائڈ ٹیبل سے کچھ پٹیاں اور کچھ ادویات نکالی۔۔

پھر اسراء کے پاس آہ کے بیٹھا۔۔

ہاتھ دو مجھے۔

اسراء نے ہاتھ آگے کر دیا بغیر جھجکتے۔۔آدم کو خیرانی ہوئی مگر اسراء کو تکلیف تھی ۔۔۔اس کو مرہم کی ضرورت تھی۔۔آدم صالح نے اسراء کے ہاتھ سے کانچ نکالنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا، تو اس کو احساس ہوا کہ اسراء کو شدید بخار ہے۔

اسراء۔

اسراء غنودگی میں تھی۔۔

اس کو ٹھنڈ کی وجہ سے بخار ہوا تھا۔۔۔

اور یہ اسی کا اثر تھا۔

www.novelsclubb.com

فرشتے۔۔۔جلدی اندر آو۔۔۔وہ فرشتے کو آواز لگا رہا تھا۔

جی آپی۔وہ دوڑتی ہوئی آئی۔۔

فرشتے اسراء کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔

تم اس کا خیال رکھو۔۔

میں ہالے کو لے کر آتا ہوں۔۔

جاو آدم بھائی۔۔ جلدی لے کر آو۔۔ یہ بخار میں جل رہی ہے۔

فرشتے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔

آہ اسراء۔۔۔ کیا کیا اس نے تمہارے ساتھ۔۔۔

پندرہ منٹ بعد آدم ہالے کو لے کر آ گیا تھا۔۔۔

ہالے ڈاکٹر تھی اور ممت کی بہن تھی۔۔

وہ ان دونوں کی کزن تھی۔۔

اسراء۔۔ وہ اس کے قریب آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا اس کو فرشتے۔۔۔

آدم صالح سے پوچھو۔۔۔ فرشتے آد۔ کی طرف دیکھتے بولی۔

اہ آدم۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ وہ معصومیت سے بولا۔۔۔۔

اچھا تم جاو وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔بس سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔۔۔

اب کہ بول کر ہالے اسراء کے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔۔

فرشتہ۔۔۔۔ہالے نے اس کو پکارا۔۔۔

جی۔۔۔

اس کا نقاب اور سکرف اتارو۔۔۔

فرشتے نے ہاتھ رکھا اور پھر رک گئی۔۔۔ہالے نے اس کو دیکھا اور پھر پیچھے مڑی ۔۔۔

آہ آدم صالح چلے جاو وہ ٹھیک ہے جاو۔۔۔۔

پر میرے۔۔۔وہ کچھ کہنے لگا پر فرشتے نے اس کو گھور کر دیکھا اور وہ چلا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھنٹے بعد اسراء کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔۔

ہالے کو رکنے کا کہا تھا دونوں نے مگر وہ گھر چلی گئی تھی۔۔۔۔

اب سب نارمل ہو گیا تھا سوائے آدم کے۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں تھا۔اسراء کے کمرے سے آنے کے بعد وہ وہاں نہیں گیا۔۔۔وہ سو گئ تھی۔۔۔مگر وہ سو نہیں سکا۔۔

وہ سٹیڈی روم میں تھا جب اس کو رونے کی آواز آئی۔۔

وہ آواز اسراء کے کمرے سے آ رہی تھی۔

وہ ہر چیز چھوڑ کر بھاگا۔

وہ اسراء کے کمرے کے باہر رکا اور پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

مگر رونے کی آواز شدید تھی۔۔۔جیسے کوئی بہت تکلیف سے کراہ رہا ہو۔۔۔اس نے دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔۔

اسراء کروٹ لے کر لیٹی تھی آدم نے اس کو آواز لگائی۔۔۔

اسراء۔۔۔اسراء کیا ہوا ہے۔۔۔

مگر نہ وہ ہلی اور اور نہ کچھ بولی۔۔۔

آدم کو اندازہ ہو گیا کے وہ نیند میں رو رہی ہے۔۔۔

شاید درد بہت شدید تھا۔۔۔کہ وہ نیند میں رو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں کہ وہ کسی کے سامنے یوں روتی نہیں تھی۔۔۔سوائے اللہ تعالیٰ کے۔۔۔۔

آدم اس کے پاس فرش پر بیٹھ گیا۔۔اور اس کو ہلکے سے ہلایا۔۔اسراء اٹھو کیوں رو رہی ہو۔۔۔

اسراء کرنٹ کھا کر اٹھی۔۔۔اور دوپٹا اچھے سے پھیلایا

آدم صالح نے آنکھیں جھکا لیں۔۔

آدم صالح تم کیا کر رہے ہو یہاں۔

اسراء تم کیوں رو رہی تھی۔۔وہ اب کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔

آدم میں۔۔۔میں کیوں روئوں گی۔۔۔میں سو رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تم رو رہی تھی۔۔

اسراء کو حیرت ہوئی۔۔۔

اب تم ٹھیک ہو تو میں چلتا ہوں۔۔۔وہ یہ کہتا مڑا تھا۔

آدم صالح۔۔۔۔وہ جا رہا تھا جب اسراء نے اس آواز دی۔۔

تم مجھ سے کچھ پوچھو گے نہیں۔۔

اسراء نے بہت دھیمہ لہجہ میں بولا۔۔

نہیں۔۔۔کم از کم سالار کے ہوتے ہوئے تو بلکل بھی نہیں۔۔

آدم نے کھڑاک سے جواب دیا۔۔۔

اسراء نے مشکوک نظروں سے کمرے کے اطراف میں دیکھ۔۔

کہاں ہے۔۔اسراء نے تجسس سے پوچھا۔

تمہارے بیڈ کے نیچے۔۔۔

اب مسٹر سالار تم خود آو گے یا میں آئوں۔۔۔وہ غصے سے بولا۔۔

میں یہاں نہیں ہوں۔۔سالار معصومیت سے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک پھر میں آتا ہوں۔

تمام تمام۔۔آرہا ہوں آپی۔۔۔

اسراء زور سے ہنسی۔۔

اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں نہیں رو رہی تھی۔۔۔

تم رو ہی تھی۔۔وہ دونوں بھائی ہم آواز ہو کر بولے۔۔۔

وہ مسکرا دی۔۔

سالار تم کب سے ہو یہاں۔۔۔آدم نے اب کے سالار سے پوچھا۔۔

تم سے پہلے آیا تھا۔۔۔مگر پھر تم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں

نیچے چھپ گیا۔۔۔

آدم کچھ کہنے لگا۔۔۔مگر سالار نے بات کاٹی۔۔۔

اسراء میں تم کو بتا رہا ہوں۔۔اگر تم نے کسی اور سے شادی کا سوچا نا تو میں اس شخص کا

قتل کر دوں گا۔۔

اور آخری جملہ اس نے آدم کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اللہ۔۔۔اللہ۔۔۔۔سالار۔۔۔۔وہ ہنسی۔۔۔شادی کہاں سے آگئی۔۔

تم چلو ذرہ میں تمہیں بتاتا ہوں وہ کس سے شادی کرے گی۔

آدم اس کو گھورتے ہوئے بولا۔

اور سالار۔۔۔ایک قدم پہلی سیڑھی پر اور دوسرا تیسری پر رکھتا سیدھا فرشتے کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

اسراء میں نماز کے بعد فرشتے کو بھیج دوں گا وہ تمہارے ہاتھ پر پٹی باندھ دے گی ۔۔۔۔باقی بات ہم صبح کریں گے۔

جزاک اللہ۔۔آدم۔۔۔

وہ مسکرایا اور چلا گیا۔۔

فرشتے نے فجر پڑھ کر اس کو پٹی کر دی۔۔۔

اور جب وہ اس کو پٹی کر رہی تھی۔۔۔اس وقت سالار نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔خضر کو کال ملائی۔۔

دو بیلز گئی پھر فون اٹھا لیا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

خضر۔۔میں سالار بات کر رہا ہوں۔۔

کیا ہوا اس وقت کیوں فون کر رہے ہو۔۔وہ سرد مہری سے بولا۔

کیا کر رہے تھے۔۔کب سے فون ملا رہا ہوں۔۔۔

سو رہا تھا۔۔۔اور کیا کرتے ہیں لوگ اس وقت۔

وہ بہت ہی دلکش اور سحر انگیز آواز تھی۔۔۔

وہ بھاری اور میٹھی تھی۔۔۔اس کے پاس یہ خدا کا تحفہ تھا۔۔

لوگوں کا تو نہیں پتا، لیکن مومن اس وقت فجر پڑتے ہیں۔۔۔

استغفر اللہ۔۔کیسا مجاہد ہے نماز بھی نہیں پڑتا۔سالار طنز کرتے ہوئے بولا تھا۔

سالار نماز پڑ کے سویا تھا اب کام کی بات کرو میرے سر میں درد ہے۔۔۔

اچھا پھر رہنے تو، کیونکہ اس سے تمہارے سر میں اور بھی درد ہو گا۔۔۔۔

سالار۔۔۔اس نے کڑک کر بولا۔

اچھا اچھا سنو۔۔۔۔میں تم کو بتا رہا ہوں۔۔۔آدم کی نیت ٹھیک نہیں ہے وہ اسراء کے آس پاس رہتا ہے۔۔

فلحال میں کہ آیا ہوں کہ اسراء سے جس نے شادی کا سوچا تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ مگر۔

سالار کس سے بات کر رہے ہو۔آدم نے تفتیش سے پوچھا۔۔۔

سالار گڑبڑا کر بولا۔۔۔کسی سے نہیں۔۔

فون مجھے دے دو۔۔۔

یہ لو۔۔۔

جھوٹ بولنا مومن کو زیب نہیں دیتا۔۔

خضر سے کر رہا تھا۔۔۔

بھائی بولتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔آدم نے اسے ٹوکا۔۔

اتنے میں فرشتے آگئی اور۔۔۔آدم نے اس کو فون دے دیا۔۔

پھر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہاں یہ دنیا نہیں ہے۔۔۔۔اس کے لمبے بال ہوا سے اڑ رہے تھے۔۔۔اس نے سفید ریشم اور مخمل کا لباس پہن رکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس خوبصورت جگہ دل سے خوش تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆

لیفٹیننٹ کرنل تھامس ایڈورڈ لارنس(16 اگست 1888ء–19 مئی 1935ء)، (T. E. Lawrence جنہیں پیشہ ورانہ طور ٹی۔ای لارنس۔۔)

کے طور پر جانا جاتا تھا، وہ برطانوی افواج کے ایک معروف افسر تھا جسے پہلی جنگ عظیم کے دوران سلطنت عثمانیہ کے زیر نگیں عرب علاقوں میں بغاوت کو منظم کرنے کے باعث عالمی شہرت ملی۔اس بغاوت کے نتیجے میں پہلی جنگ عظیم کے بعد عرب علاقے سلطنت عثمانیہ کی دسترس سے نکل گئے۔

یہ خبیث دراصل انگلستان کے ایک زمیندار تھامس چیپمین (Thomas Chapman) کی ناجائز (Sarah Junner اور اس کی نوکرانی سارہ جونز) اولاد تھا۔اس نوکرانی کی ماں خود بھی لارنس نامی ایک انگریزی امیر کی ناجائز بیٹی تھی، اسلیے خود کو سارہ "لارنس" کہلاتی تھی۔جب یہ چیپمین سے حاملہ ہوئی تو اسے اپنی حقیقی بیوی بچوں کو آئرلینڈ میں چھوڑ چھاڑ کر خود انگلستان چلنے کو کہا۔اس نے ایسا ہی کیا اور نئے ملک میں جا کر دونوں نے خود کو مسٹر اور مسز لارنس کہلوانا شروع کر دیا مگر حقیقی شادی کبھی نہیں کی۔ان کے ہاں لارنس آف عربیہ سمیت 5 اور اولادیں پیدا ہوئی۔

اسلامی خلافت کے خاتمے کے لیے عربوں میں قوم پرستی کے جذبات جگا کر انہیں ترکوں کے خلاف متحد کرنے کے باعث اس کو لارنس آف عربیہ

بھی کہا جاتا ہے۔اس کا یہ خطاب 1962ء (Lawrence of Arabia) میں لارنس آف عربیہ کے نام سے جاری ہونے والی فلم کے باعث عالمی شہرت اختیار کر گیا۔1915ء کے آخری عشرے میں جب ترک مجاہدوں نے

انگریز حملہ آوروں کو ناکوں چنے چبوائے اور مار 1916ء کو دریائے دجلہ کے کنارے ترک کرنل خلیل پاشا نے برطانیہ کی دس ہزار سپاہ کو عبرتناک شکست دی،تو انگریزوں کو یہ احساس ہو گیا کہ وہ مسلمانوں کا میدان جنگ میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔لارڈ کرزن نے ہو گرتھ کے ذریعے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے مشن پر عمل کرنے کی ہدایت کی،لارنس نے عربی لباس بھی پہننا شروع کیا وہ عربی زبان اچھی خاصی جانتا تھا لہٰذا لارنس آف عربیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ستمبر 1911ء میں اس نے بصرہ کے ہوٹل میں جاسوسی کا ادارہ قائم کیا اور دو عرب نوجوانوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا۔ ایک جاسوس یہودی لڑکی بھی اسکی ہمراہ تھی جس نے اس کی بڑی مدد کی۔اسکا نام

Gertrude Bel..

تھا۔اور دراصل وہ برطانیہ کے سب سے معزز یہودی افسر

Sir Hugh Bell----

کی بیٹی اور مشہور لبرل سیاستدان

Sir Lowthian Bell---

کی پوتی تھی۔اس نے عربی نوجوانوں پر دام حسن ڈال کر ترکوں کی بیخ کنی شروع کردی۔انگریزوں نے لارنس کو ہدایت کی کہ وہ برلن سے بغداد جانے والی ریلوے لائن سے متعلق اطلاعات لندن پہنچائے اور ایسے افراد کا انتخاب کرے جو ضمیر فروش ہونے کے ساتھ ساتھ بااثر بھی ہوں۔ان دنوں عراقی ریلوے لائن دریائے فرات تک پہنچ چکی تھی اور دریا پر پل باندھا جا رہا تھا۔اس پل کے قریب لارنس نے آثار قدیمہ کے نگران اعلیٰ کا روپ دھار کر کھدائی شروع کروادی، آثار قدیمہ کی کھدائی محض بہانہ تھی اصل مقصد برلن بغداد، ریلوے لائن کی جاسوسی تھا۔یہاں سے وہ ہر روز خبریں لکھ کر لندن روانہ کرتا رہتا۔اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اس نے مزید غداروں اور ضمیر فروشوں کی تلاش شروع کی۔کافی تگ و دو کے بعد اس نے ترک پارلیمنٹ کے رکن سلیمان فائزی کا انتخاب کیا اور خطیر رقم کا لالچ دیکر اس کو اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کی۔فائزی نے بڑی حقارت سے اس کی پیشکش ٹھکرا دی اور دھکے مار کر لارنس کو نکال دیا۔لارنس بڑا عقلمند اور جہان دیدہ تھا۔اس نے سلیمان فائزی سے

www.novelsclubb.com

کنارہ کشی اختیار کر لی اور کافی غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا کہ برطانیہ کے لیے قابل اعتماد آلہ کار اور اپنے ڈھب کا غدار اس کو پڑھے لکھے، دولت مند اور سیاسی لوگوں میں سے نہیں مل سکتا اس لیے مذہب کی آڑ لینا شروع کی۔ وہ بصرہ کی مسجد میں گیا اور مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ عربی لباس پہن کر عرب صحرا نشینوں میں گھل مل گیا۔ لارنس نے بدوؤں میں دو لاکھ پونڈ ہر ماہ تقسیم کرنا شروع کر دیے اس نے "پونڈ" پانی کی طرح بہا کر عربوں کو اپنا مداح بنا لیا۔ وہ اس کو اپنا محسن اور مربی سمجھنے لگے اور ان کی مدد سے لارنس نے گورنر مکہ حسین ہاشمی تک رسائی حاصل کر لی اور اپنی چرب زبانی اور مکارانہ چالوں سے حسین ہاشمی کو گمراہ کرنے میں زیادہ دقت پیش نہ آئی۔ پاسبان حرم کو شیشے میں اتارنے کے بعد لارنس نے اپنی پوری توجہ حسین ہاشمی کے بیٹوں عبداللہ، علی، فیصل اور زید پر مرکوز کی۔ انکو باور کرایا کہ سید زادہ ہو کر دوسروں کی ماتحتی میں زندگی گزارنا ذلت آمیز ہے۔ ابتدا میں تو چاروں نے لارنس کی بات پر زیادہ توجہ نہ دی مگر اپنے باپ کے پیہم اصرار پر اور لارنس کی چکنی چپڑی باتوں کے باعث ان کے دلوں میں آہستہ آہستہ ترکوں کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی اور پھر ایک دن انہوں نے اپنے مکان کی کھڑکی سے ترکوں پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ اس طرح ترکوں کے

www.novelsclubb.com

خلاف عربوں کی بغاوت کا آغاز کروا کر لارنس بڑا خوش ہوا اور لندن اطلاع دی کہ کھیل شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔

اور اس طرح اس نے سلطنت عثمانیہ کو پاش پاش کر دیا۔۔۔

اسی دوران یہودیوں کی بھی خوب مدد کی گئی۔۔۔۔

یہ بات ہے انیس سو پندرہ سے انیس سو سولہ کے درمیان کی۔۔۔1915ء کے آخری عشرے میں جب ترک مجاہدوں نے انگریز حملہ آوروں کو ناکوں چنے چبوائے اور مارچ 1916ء کو دریائے دجلہ کے کنارے ترک کرنل خلیل پاشا نے برطانیہ کی دس ہزار سپاہیوں کو عبرتناک شکست دی، تو یہ عظیم الشان فتح کتلوز فر کہلائی۔۔۔۔یہ کوت کی لڑائی تھی بغداد کو انگریزوں سے بچانے کیلئے۔۔۔۔جیسا کے آپ اوپر پڑھ چکے ہیں، یہ آخری فتح تھی جو ترکوں نے حاصل کی۔۔۔اس جنگ نے بہت سوں کے دل چیرے۔۔۔بہت سوں کو ملایا اور بہت سوں کو جدا کیا۔۔۔یہ لڑائی عراق کے شہر کوت میں لڑی گئی۔۔۔یہ کوئی افسانہ نہیں تھا حقیقت تھی۔۔۔بہادروں کی حقیقت۔۔۔

یہ قصہ شروع ہوتا ہے ممت سے اور اس کے جذبہ جہاد سے۔۔

www.novelsclubb.com

ہم اگلی دفعہ مہمت سے شروع کریں گے۔۔۔آج کے لیا اتنا ہی انشاءاللہ ہم بعد میں یہ مکمل کریں گے۔۔۔وہ تاریخ کی ماہر تھی اس لیے سب کے ساتھ وہ اپنی کی گئی سٹیڈی شئیر کرتی۔

ہالے اپ کو باقی سب بتائے گی پھر آپ کا امتحان لیا جائے گا اور پھر آپ کو وظیفہ دیا جائے گا۔۔۔

پچھلے سال سے اسراء فرشتے کے ساتھ مل کر ہر نئے آنے والے لڑکیوں کے گروپ کی تربیت میں حصہ لے رہی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

اسراء

فارغ ہو کر آدم کے آفس میں چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

دوسرا فلور پورا اس کا تھا۔۔

لیکن وہ ایک ہی روم میں میٹنگز کرتا اور ادھر ہی ملتا۔۔

باقی کمروں کو یا تو وہ استعمال نہیں کرتا تھا۔۔یا بہت زیادہ کرتا۔وہ بہت کم نظر آتا۔۔۔کب کہاں چلا جائے کیسے معلوم۔

اسراء آہ گئی تھی اور وہ اس سے پوچھ رہا تھا

کوفی یا چائے۔۔

کافی۔۔

وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کے بات کہاں سے شروع کرنی ہے۔۔۔

وہ دوسرا شخص کون تھا جس نے مجھے فون کیا تھا۔۔اسراء نے بات کا آغاز یوں ہی کیا۔۔

وہ آدم تھا۔۔اصل میں ڈارک پینٹر۔۔۔آڈم یعقوب۔۔۔

تو تم کون ہو۔۔۔اسراء نے مدھم لہجہ میں پوچھا۔۔۔

تم ہو کون۔تم پراسرار ہو۔۔۔تم غائب رہتے ہو۔۔اور پھر اچانک آجاتے ہو۔۔۔تم تنہا رہتے ہو۔جب میں بولاتی ہوں تو جہاں ہوتے ہو وہاں سے آجاتے ہو۔ہمیشہ میرے ارد گرد رہتے مگر نظر نہیں آتے۔۔۔وہ یہ سب کسی غیر مرائی نکتے کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔وہ آدم کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کبھی نہیں کرتی۔۔وہ ضرورت کے سوا آنکھوں میں دیکھ کر بات نہیں کرتی تھی۔۔۔اس نے یہ بہت مشکل سے سیکھا تھا۔۔۔(اسراء تم جانتی ہو میرے نزدیک زنا کی سب سے بدتر قسم کیا ہے۔۔نہیں ہالے وہ کیا ہے۔۔۔اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

آنکھوں کا زنا۔۔۔۔

آنکھوں کا زنا۔۔۔وہ کیا ہوتا ہے۔۔۔ہالے

اسراء نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔۔

جب انسان اپنی آنکھوں کو صرف گندگی کا آدی بنا لے۔۔۔

ہمارے نبی آفندی نے ہمیں زنا کی تمام قسمیں بتا دی ہیں۔۔

مگر اسراء میرے نزدیک ان سب میں آنکھوں کا زنا ہی ہر زنا کی جڑ ہے۔۔۔وہ کیسے ہالے۔۔۔۔۔

اسراء جانتی ہو جھوٹ انسان کو ہر گناہ کرنے میں مدد دیتا ہے ایسے ہی آنکھ وہ گہرا راز ہے جس کو انسان نے سمجھنے میں غلطی کر دی۔۔۔آنکھیں بصری نظام کے اعضاء ہیں۔وہ جانداروں کو بصارت کے ساتھ ،بصری تفصیلات کو حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں، نیز تصویری رد عمل کے متعدد افعال کو فعال کرتے ہیں جو بصارت سے آزاد ہیں۔آنکھیں روشنی کا پتہ لگاتی ہیں اور اسے نیوران (نیورونز) میں الیکٹرو کیمیکل امپلز میں تبدیل کرتی ہیں. اگر آنکھ تصویر نہیں بناتی، تو خیالات نہیں آتے جنہیں ہم

www.novelsclubb.com

(thoughts)

کہتے ہیں۔اسراء یہ خیالات ہی ہمیں خواہشات کی طرف لے جاتے ہیں۔۔اور یہاں کیا ہوتا ہے اسراء۔۔ہالے نے اسراء سے آہستہ سے پوچھا۔۔

جنگ ہوتی ہے نفس کے بیچ۔۔۔عمارہ اور لوامہ کے بیچ۔۔۔ہاں اور پھر جو طاقتور ہوتا ہے وہ جیتا ہے۔ مگر یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب اکثر لوگ بھٹک جاتے ہیں۔۔اس لیے آنکھوں کو جھکانے کا کہا گیا۔۔۔اسراء پھر ہمارے دماغ میں آنکھ کی بھیجی گئی تصویر خرکت کا حکم دیتی ہے۔۔۔اور جانتی ہو وہ حکم ہر اس حصے کو ملتا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا۔۔۔ہاتھ،زبان،کان،پاؤں،اور پھر وہ خرکت کرتے ہیں۔۔۔۔

اس لیے اسراء۔۔۔آنکھوں کو سنبھالو۔۔۔وہ نور ہیں ان کو اندھیرے میں مت بدلو۔۔۔وہ سب سے خوبصورت ہیں۔۔۔اسراء آنکھیں وہ مقناطیس ہیں جو ہر لوہے کو کھینچتی ہیں۔۔۔اللہ نے ہمیں ان آنکھوں کے آگے پردہ دیا ہے۔۔۔اگر تم ان کا تحفظ کرو گی تو لوہا تمہاری طرف نہیں آئے گا۔ لیکن اگر تم ان کی حفاظت نہیں کرتی تو ۔۔تمہاری طرف آتا لوہا تمہاری آنکھوں کو چیر دے گا۔اور نور لے جائے گا۔۔؛اسراء نے ہالے سے یہ سیکھا تھا۔اور اس پر عمل بھی کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

آدم صالح کچھ کہنے لگا۔ مگر دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

کافی آدم بھائی۔ شکریہ بلال۔

بلال کافی رکھ کر چلا گیا۔۔۔

میری تصویریں۔۔۔ آدم صالح تمہیں بھی بھیجی گئی ہوں گی۔۔

آدم کے ماتھے پر شکنیں پڑنے لگی۔۔۔

کون سی تصویریں۔۔۔ وہی جو سلیمان کو بھیجی گئی ہیں۔۔۔ او پلیز یہ مت کہنا کہ تم سلیمان کو نہیں جانتے۔۔۔

آدم کے کھولتے لب خاموش ہو گئے۔۔

مگر پھر وہ درشتی سے بولا۔۔۔ اسراء تم کہاں تھی میں یہ ہرگز نہیں پوچھوں گا ۔۔۔ لیکن تم کس کے ساتھ تھی یہ پوچھنا میرا حق ہے۔۔۔

اسراء جو کھڑکی کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ ایک دم ٹھہر گئی۔۔۔

آدم صالح۔ کس حق سے۔۔ وہ حیرت سے بولی۔۔

اسراء میں نے بس ایک سوال کیا ہے۔۔۔

میرے کردار پے۔۔۔اب کے آدم اسراء کے سامنے آہ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔اسراء میں تمہارے کردار پے سوال آٹھا سکتا ہوں۔

نہیں۔۔۔۔وہ آنکھیں جھکا کر بولی۔

تو پھر۔۔میں بس یہ پوچھ رہا ہوں۔۔۔

سلیمان مجھے کیڈ نیپ کر کے لے گیا تھا۔

تم تو جانتے ہو گے تبھی مجھے باہر جانے سے منع کیا۔۔۔

اسراء نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

تم جانتے ہو وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

آدم صالح تم بھی کہو کہ۔۔خضر جہان ایک سائکو پاتھ ہے وہ جنونی ہے اور وحشی وہ اپنے عزم اور مقصد کا دیوانہ ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ منگول کا تیمور ہے،جو راہے حق میں لڑتا مگر تھا ظالم اور جابر۔

آدم بھائی۔۔۔اس سے پہلے آدم اسراء کو کچھ کہتا۔

بلال بھگتا ہوا آیا۔۔

آدم بھائی وہ۔۔۔اسراء تم جاؤ میں گھر آ کر بات کرتا ہوں۔۔۔

سب ٹھیک ہے نا آدم صالح۔۔۔اسراء کو تشویش ہوئی۔۔

تم جاورات میں ملتے ہیں۔۔۔وہ نہایت مدھم لہجہ میں بولا۔۔

اسراء مطمئن نہیں ہوئی۔۔۔آدم نے بلال کو بولنے کیوں نہیں دیا۔۔۔مگر باہر نکل کر اس نے سوچا وہ آدم صالح ہے۔اور اس کے سو معمولات ہوتے ہیں پھر وہ سر جھٹکتی آگے بھڑ گئی۔وہ ہر ایک سے سلام دعا کر کے گاڑی میں آگئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اسراء گھر آچکی تھی اور سالار اس کے پیچھے پیچھے گھوم رہا تھا۔۔۔۔

سالار بیٹھ جاؤ میں فرشتے کے ساتھ کھانا بنالوں۔۔

اچھا میں بیٹھ جاتا ہوں ایک شرط پر۔۔۔وہ مستی سے بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سالار مومن پہ شرط حرام ہے۔۔۔

اچھا بنم گوز لیک۔۔بس ایک بات بتادو۔۔۔

اچھا کیا بتاؤں۔۔اسراء جیسے اس سے ہار کر بولی۔

تم آدم۔۔بھائی۔۔اسراء نے اسے ٹوکا

سالار برا سامنہ بنا کر بولا۔۔۔

تم بھائی کے پاس کیا بات کرنے گئی تھی۔۔۔

ویسے میں سب جانتا ہوں مگر تم سے کنفرم کرنا چاہتا ہوں۔

وہ کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔۔اسراء گھٹنوں کے بل اس کے آگے بیٹھ گئی اور پیار سے اس کے ہاتھ پکڑتے بولی۔

تم کیا جانتے ہو میرے چھوٹے شیر۔۔

یہی کہ تم خضر کو چاہتی ہو۔۔

کچھ تھا جو چھن سے ٹوٹا تھا۔۔۔اس نے بہت سا تھوک نگلا۔۔

اور سالار سے یہ کس نے کہا۔ پھر وہ بہت اطمینان سے بولی۔۔۔

جب رات کو تم رو رہی تھی۔۔سالار نے ایک ہاتھ اسراء کے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کرایا اور اپنا ننھا ہاتھ اسراء کے چہرے پر پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔میں تمہارے کمرہ میں آیا تو تم نیند میں خضر کا نام لے رہی تھی۔۔۔

سالار کی آنکھوں میں دیکھتی اسراء اس سے نظریں چرا گئی۔۔

سالار ضروری نہیں ہے کہ ہر نام محبت سے پکارا جائے۔۔۔کچھ نام ہم تکلیف سے بھی لیتے ہیں۔۔

اس کا ہر گز مطلب نہیں ہے کہ میں ان کو چاہتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے پیارے۔۔۔۔اسراء یہ کہتے ہوئے کام کرنے لگی۔۔۔

پتا نہیں یہ نمی کہاں سے اس کی آنکھوں میں آگئی تھی۔۔اور کیوں آگئی تھی۔۔

اسراء میں نے تمہیں ہرٹ کر دیا۔۔۔

نہیں سالار۔۔۔اسراء نے اسے گلے سے لگایا۔۔۔

ایک تم ہی تو ہو جو مجھے ہرٹ نہیں کرتے۔۔

اسراء نے اس کا ماتھا چوما۔۔

www.novelsclubb.com

ذرا بہن بھائی کا پیار تو دیکھو۔۔

فرشتے کچن میں آتے بولی۔

اسراء تمہیں جلنے کی بو آ رہی ہے۔

سالار شرارت سے بول۔۔

فرشتے کے تو سر پے لگی تلووں پے بجی۔۔۔

ٹھہر جاؤ سالار میں تمہیں بتاتی ہوں کون جل رہا ہے۔

ٹن ٹون۔۔۔ٹن ٹون۔ گھنٹی کی آواز آئی تھی۔۔

میں کھولتی ہوں۔۔۔فرشتے کہتی باہر چلی گئی۔۔

فرشتے مسکراتی ہوئی دروازہ تک آئی اور۔۔

دروازہ کھولتے ہی اس کی مسکراہٹ اڑن چھو ہو گئی۔۔

اسلام علیکم۔۔۔انجیل۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے مہمت آغا۔۔۔میرا نام فرشتے ہے۔۔

وہ مسکراتا اندر آیا۔۔

www.novelsclubb.com

آہ لو مسٹر کہاں۔۔۔

اپنے کزن کے گھر آیا ہوں۔۔۔

اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے،اپ کا وہ کزن گھر نہیں ہے۔۔

تو میری غلطی سے کزن تو گھر ہے نا۔۔

آہ عبداللہ (اللہ کا بندہ) شرم کرو۔۔۔۔

اور مہمت دندناتا ہوا اندر چلا گیا۔۔

کہاں چلے جا رہے ہو۔۔

کیا ہے خاتون۔۔۔وہ مڑے بغیر بولا۔

کون آیا ہے۔۔۔فرشتے۔۔۔۔

اسراء ہمارے گھر بھیڑیا آگیا ہے غلطی سے۔

آہ مہمت ہے۔۔۔اسراء اوپر سے اترتے ہوئے بولی۔۔

اسراء ماں نے کوس کوس بھیجی ہے۔۔۔۔

Couscous

www.novelsclubb.com

kuskus(عربی: کُسکُس

Seksuرومانائزڈ: ،ⵙⴽⵙⵓ بربر زبانیں:

کہا جاتا ہے—ایک مغربی ڈش ہے اکثر kseksu یا kusksi جسے بعض اوقات

اوپر چمچ کے سٹو کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔موتی جوار، جوار، بلگور، اور دیگر اناج کو

بعض اوقات دوسرے خطوں میں اسی طرح پکایا جاتا ہے،اور اس کے نتیجے میں بننے والے پکوانوں کو کبھی کبھار کزکوس بھی کہا جاتا ہے۔یہ فرانس میں مشہور ہے۔۔۔بربران کو کہا جاتا ہے۔۔۔جو فرانسیسی الجزائر میں تب تھے جب الجزائر فرانسیسی کالونی تھا۔۔۔

اسراء کو یہ بے حد پسند تھی۔۔۔

اس لیے کلثوم خانم اکثر بنا کر بھیجتی۔۔۔

وہ ہالے مہمت اور جبرائیل کی دوسری ماں تھیں اور ان کی اصل ماں آدم کی خالہ تھیں۔

مہمت خالہ کیسی ہیں۔۔۔وہ سب ان کو بھی خالہ ہی کہتے۔۔

ٹھیک ہیں۔۔۔

اچھا آؤ بیٹھو سالار کے ساتھ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آدم صالح ابھی آتا ہو گا۔۔۔

ہایں ہایں کہاں جا رہے ہو۔۔۔آدم گھر نہیں ہے۔۔آئے گا تو آ جانا۔۔۔

فرشتے منہ بسور کر کہہ رہی تھی۔۔۔

فرشتے بری بات۔۔ابھی تو آیا ہے بیچارا۔۔۔چلو جاؤ چائے بناو۔۔

توبہ توبہ۔۔۔اسراء میں۔۔۔وہ چڑ کر بولی۔۔۔

استغفر اللہ اسراء کیوں مر وانا چاہتی ہو بھری جوانی میں۔۔۔اگر اس نے زہر ملا دیا

تو۔۔۔مہمت معصومیت سے بولا۔۔۔

فرشتے اور اسراء چائے بنانے چلی گئیں۔۔۔۔

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ کچن سے جا کر سالار نے کیا کیا۔۔۔

سالار نے جاتے ہی خضر کو کال کی۔۔۔اس نے کال نہیں آٹھائی۔۔

کبھی فون نہیں اٹھاتا۔۔(kjایک تو۔۔)

اس نے وائس میسج کیا۔۔۔

خضر میری بات سنو۔۔۔اب مجھے یقین ہے کہ اسراء تم

کو چاہتی ہے باقی بات میں تم کو تب بتاؤں گا جب تم۔۔۔

میرے لیے چاکلیٹ اور کینڈیز بھیجو گے۔۔

وہ شرماتے ہوئے بولا۔۔

اور میسج بھیجتے ہی۔۔۔شرارت سے ہنسا۔۔۔۔

دروازہ پے کھٹکا ہوا تو وہ جھٹ سے فون بند کر کے۔۔۔۔ٹیوی۔

دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور مصروفیت سے بولا آجاو۔۔

مہمت کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

سلام—و۔ علیکم۔سالار۔۔

وعلیکم سلام۔۔مہمت آبی۔۔

وہ اٹھا اور اس کے گالے لگا۔۔۔

سالار کو قرآن مہمت نے ہی پڑھایا تھا۔۔۔

آدم کبھی کبھی پڑھا دیتا مگر۔۔۔اس کے پاس وقت بہت کم ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

چلو ویڈیو گیم کھیلتے ہیں۔۔۔مہمت اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

پر فرشتے مجھے قتل کر دے گی۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔۔اس مچھلی کی اتنی جرات۔۔۔

مہمت مچھلی کی توہین تو نہ کرو۔سالار بڑے ہی رعب سے بولا۔۔

وہ دونوں دل کھول کر ہنسے۔۔

یے کس ہوشی میں اتنی ہنسی آ رہی ہے تم دونوں کو۔۔۔۔

فرشتے چائے لاتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ نہیں ہم تو خوبصورت مچھلیوں کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سالار شرارت سے بولا۔۔۔

کون سی مچھلیاں۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔لاؤ یہ مجھے دو مہمت چائے اٹھاتے ہوئے بولا۔

وہ پیر جھٹکتی چلی گئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

سقراط]ق۔م470–399]

(Socrates)

دنیائے فلسفہ کا سب سے عظیم اور جلیل

المرتبت معلم ہے، جس نے پانچویں صدی قبل مسیح میں یونان میں مغربی فلسفہ کی بنیاد رکھی۔ وہ خضرت عیسیٰ سے 470 سال پہلے یونان کے معروف شہر ایتھنز میں پیدا ہوا.....

فطرتاً سقراط، نہایت اعلیٰ اخلاقی اوصاف کا حامل، حق پرست اور منصف مزاج استاد تھا۔ اپنی اسی حق پرستانہ فطرت اور مسلسل غور و فکر کے باعث اخیر عمر میں اس نے دیوتاوں کے حقیقی وجود سے انکار کر دیا، جس کی پاداش میں جمہوریہ ایتھنز کی عدالت نے 399 قبل مسیح میں اسے موت کی سزا سنائی۔ اور سقراط نے حق کی خاطر زہر کا پیالہ پی لیا۔ روایات کے مطابق اس نے پائزن آف ہام لاک" نامی زہر کا پیالہ پی کر خود کشی کرنا تھی۔

وہ پے در پے سوال کرتا اور پھر دوسروں پر ان کے دلائل کے تضادات عیاں کرتا اور یوں مسائل کی تہ تک پہنچ کر منطقی و مدلل جواب سامنے لاتا۔

مثلاً:

سچائی کیا ہے؟

عدل کیا ہے؟

انصاف کیا ہے؟ وغیرہ

سقراط کی زندگی کے بارے میں کوئی زیادہ مواد میسر نہیں۔ سقراط کے دوستوں اور شاگردوں نے اس کی زندگی کے بارے میں جو کچھ اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے۔ اس سے ہی سقراط کا سوانحی خاکہ تیار کرنے کی کوشش کی گئی۔ سقراط کے لڑکپن کی ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کے حوالے سے ایک واقعہ سقراط کے بچپن کے دوست اور ہم مکتب کرائیٹو نے بیان کیا ہے۔ کرائیٹو کا کہنا ہے کہ میں اور سقراط ایک دن کمھار کے چاک کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کمھار نے نرم نرم ملائم مٹی کا ایک لوندا چاک پر رکھا، چاک کو تیزی سے گھمایا اور مٹی کے لوندے میں اپنے دونوں ہاتھوں کو کچھ اس طرح سے حرکت دی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوبصورت مرتبان مٹی کے لوندے کی جگہ پر نمودار ہو گیا۔ سقراط نے کہا ابھی تو چاک پر مٹی کا لوندا تھا یہ خوبصورت مرتبان آخر کہاں سے آ گیا پھر خود ہی کہنے لگا ہاں یہ مرتبان کمہار کے ذہن میں تھا اور پھر ہاتھوں کے ہنر سے منتقل ہو کر اس چاک پر آ گیا۔ سقراط نے نتیجہ اخذ کیا کہ کوئی بھی مادی چیز جیسے مکان، کرسی یا کوئی مجسمہ یا تصویر پہلے انسان کے ذہن میں آتی ہے، پھر انسان اپنے ذہن کے اس نقشے کو مادی شکل میں ڈھالتا ہے۔ یہ ایک زبردست اور غیر معمولی دریافت تھی۔

افلاطون کا کہنا ہے کہ سقراط پر بعض اوقات ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، جس کو الفاظ میں پورے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔

فی زمانہ سقراط کی کوئی تصنیف موجود نہیں تاہم اس کے شاگردِ رشید افلاطون نے اس کے نظریات کو قلمبند کیا اور اپنی ہر دوسری تحریر میں اس کے حوالے دیے۔ اس کی نظریات کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

روح حقیقی مجرد ہے اور جسم سے جدا ہے۔ جسم کی موت روح کا خاتمہ نہیں بلکہ اس کی آزادی کی ایک راہ ہے، لہذا موت سے ڈرنا حماقت ہے۔

جہالت کا مقابلہ کرنا چاہیے اور انفرادی مفاد کو اجتماعی مفاد کے پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

انسان کو انصاف و ظلم اور سچ و جھوٹ میں ہمیشہ تمیز روا رکھنی چاہیے۔

حکمت و دانش لاعلمی کے ادراک میں پنہاں ہے۔

جاننا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رائے اور دوسرا علم۔ عام آدمی فقط رائے رکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے جبکہ علم صرف حکیم کو حاصل ہوتا ہے۔

نیکی علم ہے اس لیے اس کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ خیر و شر کے اصول عقلی طور پر لوگوں کو سمجھائے جا سکتے ہیں۔

ظلم کرنا ظلم سہنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

بدی کرنے کے بعد سزا پانا بہ نسبت بچ کر نکل جانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

سچا آدمی موت سے نہیں بلکہ بداعمالی سے گھبراتا ہے۔

عقل کلی کا وجود ہے

خیر مطلق کا وجود ہے۔

نیکی عقل ہے اور بدی جہالت

نیکی آپ ہی اپنا اجر ہے اور بدی آپ ہی اپنی سزا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ فلسفے کی کتاب لے کر بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے اپنے کالج میں

لاطینی اور قدیم یونانی زبانوں کو پڑھا تھا۔۔۔۔

وہ تکلیف دے یادیں تھیں۔۔۔۔ مگر الحمدللہ وقت آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ ان کلاسوں میں بیٹھ کر بس یہی سوچتی۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ اس روئے زمین پر اتنا عرصہ کوئی اللہ کا ماننے والا نہ ہو۔۔۔

حضرت یونس سے زکریا تک ایک لمبا فاصلہ تھا۔۔۔

تو کیا اس وقت میں سارے نافرمان تھے۔۔۔

اور اگر نہیں تھے۔۔۔ تو نیک لوگوں کی کوئی نشانی موجود کیوں نہیں۔۔۔

اور اس کے پاس ایک ہی جواب تھا۔۔۔۔

ہم مسلمانوں نے کبھی تلاش ہی نہیں کی۔۔۔ ہمیں ضرورت ہی نہیں تھی کیوں کے ہمارے پاس مصحف تھا۔۔۔لا محدود علم لازوال الم۔۔۔ہمارے پاس سب پہلے ہی موجود ہے۔۔۔ ہمارے

نبی آفندی کی وجہ سے۔۔ وہ پیرے کامل ہیں۔۔۔ہم کیا سمجھتے

یہ غیر مسلم جن چیزوں کو دریافت کر رہے ہیں۔۔۔۔ یہ سب نیا ہے۔۔ وہ کوئی باڑا کام نہیں کر رہے۔۔۔۔ جو وہ آج تلاش کر کے ہمیں دیتے ہیں۔۔۔ وہ تو پہلے ہی ہمارے پاس تھا۔۔۔۔

بس ہم نے اصل کو بھولا دیا۔۔۔

اور ذہن کو نفس کی غلامی میں دے دیا۔۔۔

سابن، آئینہ وغیرہ کچھ صحابہ نے ایجاد کیے۔۔۔

ریاضی، فلسفہ، سائنس، علم نجوم یہ سب مسلم مفکرین نے ایجاد کیے۔۔۔۔

لیکن کبھی ہم نے چنگیز خان کے ہاتھوں بصرہ، بغداد میں علم کھویا، اور کبھی اندلس میں۔۔۔ آج فرانس کامیاب ہے۔۔۔۔ کیوں کے وہ حضرت عمر کے فلسفے پر لوگوں کو ڈیل کرتے ہیں۔۔۔۔

لیکن وہ مسلمان نہیں ہیں وہ اس نظام کو سود کے صریح چلاتے ہیں۔۔۔ سائنسدان اندلس سے آئی ہمارے آباؤ اجداد

کی کتابوں سے علم لے رہے ہیں اور ہم۔۔۔ ہم کیا کر رہے ہیں؟؟؟

میں سقراط اور دوسرے فلسفیوں کو کھوج رہی ہوں کیونکہ سقراط نے زہر اس لیے پیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ سچائی کو جاننے لگا تھا۔۔۔۔ اس کو قید خانے میں اس لیے ڈالا گیا کیونکہ وہ اپنے دیوتاؤں کی حقیقت سے انکار کر چکا تھا۔۔۔۔

اور افلاطون سقراط کا شاگرد اپنی ہر بات میں سچائی کو تلاش تا رہا۔۔۔۔

"سچائی کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس لیے کہ سقراط سچائی کا لفظ استعمال کرتا

سوال کرتا مگر کبھی اس نے بتایا نہیں کے وہ سچائی کس کو کہتا ہے۔۔۔۔یا شاید ہمیں بتا نہیں گیا۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے تلاشنے والے نہ چاہتے ہوں کہ ہم جانیں۔۔

میں یہ نہیں کہ رہی کے وہ مسلمان تھا یا نہیں۔۔۔۔میرا یہ سوال ہے کہ آپ، میں سچائی کس کو کہتے ہیں۔۔۔۔

افلاطون کا کہنا ہے کہ سقراط پر بعض اوقات ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، جس کو الفاظ میں پورے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔۔

پہلے وہ کہتا تھا کہ یہ میرے خداؤں کی طرف سے ہے۔۔۔۔

مگر پھر وہ ان خداؤں کا انکار کیوں کر گیا۔۔۔۔

آخر وہ کیفیت کیا تھی۔۔۔۔کیوں تھی۔۔۔۔

کوئی نہیں جانتا سوئے وہ جو ہر شہ کو جانتا ہے۔۔۔۔۔

صرف اللہ تعالیٰ کو ہی بہتر پتا ہے۔۔۔۔

ہم ان چیزوں کو نہیں کھولیں گے جو راز تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم بس برائی میں چھپی اچھائی کو تلاشیں گے۔۔۔۔

اسراء نے کتاب بند کر دی۔۔۔۔آج کے لیے اس نے اتنا ہی

لکھنا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہم خدا کو کس طرح دیکھتے ہیں

اس کا ایک واضح عکس ہے

کہ ہم اپنے آپ کو کس طرح دیکھتے ہیں

ہم چیزوں کو اس طرح نہیں

دیکھتے جیسے وہ ہیں،

ہم انہیں ویسا ہی دیکھتے ہیں

جیسے ہم ہیں۔

اگر خدا زیادہ تر خوف اور الزام

کو ذہن میں لاتا ہے تو

www.novelsclubb.com

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اندر

بہت زیادہ خوف اور الزام ہے۔

اگر ہم خدا کو محبت اور شفقت

سے بھرا ہوا دیکھتے ہیں۔۔۔تو ہم بھی ایسے ہیں

حق کا راستہ دل کی محنت ہے

دماغ کی نہیں۔

اپنے دل کو اپنا بنیادی رہنما بنائیں،

دماغ کو نہیں۔

ملو، چیلنج کرو اور بالآخر اپنے

www.novelsclubb.com

(نفس، جھوٹی آنا، نفسیات، جھوٹی خودی)

پر

غالب رہو، اپنے دل کے ساتھ۔

اپنی انا کو جاننا آپ کو

خدا کی معرفت تک لے جائے گا۔

آپ کائنات کی ہر چیز اور ہر ایک

کے ذریعے خدا کا مطالعہ کر سکتے ہیں

کیونکہ خدا مسجد، مندر یا

کلیسا میں نہیں ہوتا۔

لیکن اگر آپ کو یہ جاننے کی

ضرورت ہے کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے

اسے ڈھونڈنے کے لیے صرف ایک ہی جگہ ہے

ایک سچے عاشق کا دل

www.novelsclubb.com

عقل اور محبت مختلف مواد سے بنے ہیں۔

عقل لوگوں کو گرہوں میں باندھ دیتی ہے

اور کسی چیز کو خطرے میں نہیں ڈالتی

جبکہ محبت تمام الجھنوں کو تحلیل کر دیتی ہے

اور ہر چیز کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔

عقل ہمیشہ پرہیزگار ہوتی ہے

اور نصیحت کرتی ہے کہ

'بہت زیادہ خوش مزاجی سے بچو'

جبکہ محبت کہتی ہے،

'اوہ کوئی بات نہیں! فیصلہ لے لو'

عقل آسانی سے نہیں ٹوٹتی

جب کہ محبت آسانی سے اپنے آپ

کو ملبے میں تبدیل کر سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ خزانے کھنڈرات میں چھپے ہوئے ہیں۔

ٹوٹا ہوا دل خزانہ چھپاتا ہے۔

(محبت کے چالیس اصول، از شمس تبریزی)

☆☆☆☆☆☆☆

ترکی،

باباازیزاور طاہر اس وقت صوبہ انتلیا کے شہر کش میں

موجود تھے۔۔۔ کش ایک پہاڑی پر ہے جو جنوب مغربی ترکی کے فیروزی ساحل تک

جاتی ہے۔

اگرچہ جزیرہ نما ٹیک پر پتھر کے زمانے سے قبضہ ہے، ایسا لگتا ہے کہ کش کی بنیاد لائسین

Habesaہبیسوس یاHabesosنے رکھی تھی، اور لائسین زبان میں اس کا نام

حبسا تھا۔ یہ لیگ کا رکن تھا، اور اس دوران اس کی اہمیت کی تصدیق ایک امیر ترین

Lycian necropoleis کی موجودگی سے ہوتی ہے۔Hellenistic

کی بندرگاہ کے طور پر کام کرتا Phellus دور میں اور رومن سلطنت کے تحت یہ

تھا۔ اس قصبے کو عربوں کی دراندازی کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا، پھر سلجوقیوں کی زیر

قیادت اناطولیہ سلطنت روم کے ساتھ (اندفلی کے نام سے) الحاق کر دیا گیا۔ سلجوقیوں

کے انتقال کے بعد یہ عثمانیوں کے زیر تسلط آگیا۔ 1923 میں یونان اور ترکی کی جنگ

کے بعد یونان اور ترکی کے درمیان آبادی کے زبردست تبادلے کی وجہ سے اس

علاقے کی یونانی نژاد آبادی یونان چلی گئی۔

وہ دونوں اس وقت ان روایتی مکانات میں سے ایک میں تھے جن کے پس منظر میں لائیسیان کا مقبرہ ہے۔۔۔

وہاں ہر گلی میں ایسے ہی مکانات تھے۔۔۔وہ بہت خوبصورت اور دلکش مناظر پیش کرتے تھے۔۔۔یوں معلوم ہوتا جیسے انسان عثمانی دور میں آگیا ہو۔۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا کے وہ وہاں کیوں گئے ہیں۔۔۔ لیکن وہ سب جانتے تھے کے باباازیز کوئی بڑا فریضہ لینے گئے ہیں۔۔۔

اصل بانی کون تھا اس خفیہ تحشیلات کا۔۔۔سوئے باباازیز کے کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ہر ضروری خبر یہاں ہی پہنچتی۔۔۔وہ ایسے کام کر رہے تھے کہ کوئی ان کو نہیں پہچان سکتا تھا۔۔۔

کئیں جوان فقیر بن کر پیرس کی گلیوں میں پھرتے۔

www.novelsclubb.com

اور کئیں دوسرے ملکوں میں۔خبریں راز ہوتی ہیں۔۔

اور یہاں آنے والے شخص کو صبر سکھا جاتا ہے۔۔۔

کیونکہ راز صرف صابر کے پاس محفوظ ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

آدم کافی دیر سے آیا اور اتنی دیر۔۔۔

بیچاری فرشتے اس ممت کو برداشت کرتی رہی۔۔۔

اب کہ آدم صالح گھر آ گیا تھا تو۔۔۔اسراء اور فرشتے کھانا

لگا رہی تھیں۔۔۔ان نے سالار کے کمرے میں ہی لڑکوں کو کھانا دیا۔۔۔اور خود

ڈائننگ پے لگا لیا۔۔۔

سالار تم یہیں کھانا کھو گے۔۔۔۔

سالار نے ایک جلتی نظر اپنے بھائی پر ڈالی۔۔

اور بولا۔۔۔۔مومن کھانا کھاتے ہوئے باتیں نہیں کرتے۔

جب ہم کھا لیں گے تو میں چلا جاؤں گا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے آدم میں تمہارا بھائی ہی ہوں نا۔۔

آدم صالح سے غلطی ہو گئ،اس نے شہد کی مکھی کے چھتے میں ہاتھ مار دیا۔

چالو میرے بھائی کا ایموشنل ڈرامہ شروع ہو گیا۔

ممت بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے بولا۔۔

ارے چھوڑو سالار کھانا کھاو۔آدم اس لیے کہ رہا ہے کیونکہ تم اکثر بہنوں کے ساتھ کھنا کھتے ہو۔۔۔

یہ اچھا بہانہ تھا۔۔۔مگر سالار سالار تھا۔۔

میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔اب کیا لڑکیوں میں بیٹھتا اچھا لگوں گا۔۔۔

بلکول نہیں۔۔۔مہمت نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

آدم صالح اس کا مقصد جانتا تھا۔۔ورنہ اسراء کے ہوتے ہوئے سالاران کے ساتھ بیٹھے۔۔ناممکن۔۔

اسراء اور فرشتے کھانا ختم کر کے قہوہ بنانے چلی گئیں۔

قہوہ بنا کر ان نے لڑکوں کے برتن اٹھئے۔۔

اور ایسا کیسے ممکن تھا کہ فرشتے اور مہمت کوئی بات نہ کرتے۔۔

اسراء یقیننن یہ سالن تم نے تو نہیں بنایا۔۔۔

نہیں یہ فرشتے نے بنایا ہے۔۔وہ قہوہ رکھتے ہوئے بولی۔

اسی لیے میں کہوں کے یہ بوٹیاں اتنی کچی کیوں ہیں۔۔۔

فرشتے اندر ہی اندر مسکرای۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مہمت غلطی کر گیا ہے۔۔

ہائے اللہ۔۔۔مہمت شرم کرو میں نے خود بوٹیاں بھونیں تھیں۔۔۔

اسراء کا انداز اتنا معصومانہ تھا کہ میٹھا کھانے میں مصروف آدم بھی ہنس دیا۔۔۔

وہ میٹھا نہیں کھاتا تھا۔۔۔لیکن کون ہے جو اسراء کے ہاتھ

سے بنا

تیرامیسو نہ کھائے۔۔۔ Tiramisu

یہ ایک اطالوی سویٹ ڈیش ہے۔۔۔یہ کریم،انڈوں اور ل بسکٹوں سے بنتی ہے۔۔

اور اسراء اس کی دیوانی تھی۔۔۔وہ بہت کچھ بناتی تھی۔۔۔

وہ کھانے اور کھیلانے کی روادار تھی۔۔۔

اور مہمت تو پانی پانی ہو گیا۔۔۔مگر وہ ایک ڈھیٹ انسان تھا۔۔

فرشتے نے اطمینان سے برتن اٹھائے مگر افسوس سالار اس خوبصورت موقع کو مس کر گیا۔۔۔کیونکہ وہ باتھ روم چلا گیا تھا۔

لڑکیوں نے کچن سمیٹ لیا تھا۔۔۔

کافی وقت ہو گیا تھا۔۔۔وہ تھک گئی تھیں۔۔

اسی وقت آدم کچن میں آیا۔۔

اسراء، فرشتے کھانے کے لیے شکریہ۔

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں آدم ہم ویسے بھی تو بناتے ہیں۔۔۔اسراء سمجھداری سے بولی۔

اور فرشتے منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔میری کمر آدھی ہو گئی اور تم کہ رہی ہو شکریہ کی کوئی بات نہیں۔

اتنی محنت کے بعد ہمیں آئس کریم کھلانے تو لے جا سکتے تھے۔۔ مگر۔۔ نہیں۔۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی۔۔

اسراء بھی جانے لگی تو آدم نے اس کو آواز دی۔

اسراء۔۔۔وہ پلٹی۔

ہوم۔۔

سالار کو لے جاؤ۔۔۔اس نے بہت مختصر انداز میں بولا۔۔

وہ جتنا تھا کے اسراء ہی سالار کو لے جا سکتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

وہ سالار کے کمرے میں آئی تو وہ مہمت کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔ سالار۔۔۔اس نے بہت پیار سے اسے پکارا۔۔

سالار

"ڈو یو وانٹ، بلٹ آہ سنو مین"

سالار ایک دم کھڑا ہوا۔۔۔

"یس اوانٹ"

وہ مسکرای، اور سالار چلنے لگا۔۔

اپنے رات کے کپڑے بھی لے آو۔۔۔

www.novelsclubb.com

سالار خوشی خوشی کپڑے لے آیا۔۔۔

وہ جنتا تھا اسراء اس کو کیا کہہ رہی ہے۔۔

شبہ خیر مہمت۔۔۔

وہ اس کا استاد کم اور دوست زیادہ تھا۔

ممت کہتا تھا۔۔۔بچہ ہمیشہ پیار کی زبان سمجھتا ہے۔۔۔

وہ اس کو اوپر لے جارہی تھی۔۔

تبھی آدم کو آتے دیکھا۔۔

شبہ خیر۔۔۔۔آپی۔۔۔۔سالار پیار سے بولا

شبہ خیر جانم۔۔وہ اس کا گال چومتے بولا۔۔۔پھر

آدم صالح چلا گیا اور اسراء سالار کو لے کر کمرے میں آگئی۔۔۔

چلو لڈو لے آو۔۔۔اسراء نے کمرے میں داخل ہوتے ہی فرشتے سے کہا۔۔۔

سچ اسراء تم ہمارے ساتھ لوڈو کھیلو گی۔۔

ہاں بلکل۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان کی لوڈو سنو مین کے ٹکڑوں پر مبنی تھی۔۔

جو جیتا وہ سنو مین مکمل کر لیتا۔۔

مگر وہ ہر گز عام لوڈو جیسی نہ تھی۔۔۔

وہ ایک سکرین تھی جس پر وہ کھیلتے تھے۔۔۔

ہر بار گھر کے اندر پہنچنے پر سنو مین کا ایک ٹکڑا

مل جاتا مگر تب جب آپ پوچھی گئی پہیلی کا جواب

دیں۔۔۔چار ٹکڑوں کا سنو مین۔۔ان چاروں پہیلیوں کے جواب

میں مکمل ہوتا۔

ہر بار کھیلنے پر۔۔۔مختلف پہیلیاں پوچھیں جاتی۔۔

اور ہر پہیلی سبق آموز ہوتی۔۔۔

وہ ایک عجیب تر زپر بنی لوڈو تھی۔۔۔

اسراء نے پہلے ایسی لوڈو نہیں دیکھی تھی۔

کھیلنے سے پہلے۔۔۔کھیلنے والوں کی عمر ڈال دی جاتی۔

www.novelsclubb.com

اور پہیلی عمر کے حساب سے پوچھی جاتی۔۔

سالار نے کبھی نہیں بتایا کہ وہ کہاں سے آئی ہے۔

دو دفعہ ہی اسراء کو کھیلنے کا موقع ملا پر دونوں دفعہ کسی نہ کسی وجہ سے اس کو بیچ میں سے

اٹھنا پڑتا۔۔

مگر ایک دفعہ اس نے اس کو اکیلے کھیلا تھا۔

اکیلے کھیلنے کے الگ اصول تھے۔۔

وہ عام نہیں تھی۔۔۔وہ کسی نے خود ڈیزائن کی

تھی۔۔۔اور یقینن اس کو بنانے والا شخص بہت ذہین تھا۔۔

وہ جب بھی سالار سے پوچھتی کہ یہ کہاں سے آئی۔

وہ بات کو ٹال دیتا۔۔

وہ آج پورے دل سے یہ کھیلنے لگی۔۔۔اسراء کو یہ بہت پسند

تھی۔۔۔

چلو کھیلتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں اسراء کے بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔

اسراء نے سب کے نام اور عمر درج کی۔

سب نے رنگ چنے۔۔اسراء ہمیشہ سرخ رنگ چنتی۔۔

وہ اس کا پسندیدہ رنگ تھا۔۔۔وہ کہتی تھی کہ سیاہ

کے اندر ایک قطرہ سرخ، منظر بدل دیتا ہے۔۔

یعنی برائی کے خاتمے کیلئے خون کا ایک قطرہ بھی کافی ہوتا ہے۔گیم شروع ہو چکی تھی۔۔

اب کہ ہر کوئی چلیں چل رہا تھا۔۔

سالار ایک ذہین لڑکا تھا وہ اس کھیل کو اچھے سے

کھیلتا تھا۔۔

فرشتے ہر دفعہ بڑے شوق سے شروع کرتی اور بیچ میں چھوڑ دیتی آج بھی ایسا ہی ہوا۔۔

وہ لوگ کافی وقت سے کھیل رہے تھا۔۔۔

فرشتے کو پہیلیاں بلکل پسند نہیں تھیں۔۔

اس لیے وہ خاموشی سے آج بھی بیچ سے اٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

سالار اب تھک چکا تھا۔۔۔

اس گیم میں اگر پہیلی کا جواب ایک منٹ میں نہ دیا جائے تو

آپ کو اپنی گیٹی دوبارا گھومانی پڑتی۔۔

سالار کھیلتے ہوئے الٹا لیٹ گیا۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ وہ نیند کی وادیوں میں پہنچ گیا۔۔۔

اسراء نے لوڈو پیچھے کی اور سالار کو سیدھا کر کے تکیے پر لیٹا دیا۔۔۔

اسراء نے لڈو بند کر دی۔۔۔۔

وہ اب کپڑے تبدیل کرنے جا رہی تھی جب ایک عجیب ترز کے گیت نے اس کی توجہ اپنی طرف مرکوز کی۔۔

وہ باہر آئی۔

آواز آدم صالح کے کمرے سے آ رہی تھی۔۔

وہ گیت نہیں تھا، عاشق کی پکار تھی، دردے محبت تھا۔۔

وہ اس گیت کی دھن تھی۔۔۔جو بجائی جا رہی تھی۔۔

آدم کمرے میں نہیں تھا۔۔

پھر آدم کے کمرے میں وہ کون بجا رہا تھا۔۔۔

کیا وہ آدم ہی تھا۔

اسراء اس کے کمرے کے باہر ائی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آدم صالح کیا یہ تم ہو۔۔

وہ بے حد خوبصورت دھن تھی۔۔۔

وہ کہیں نہ کہیں بجانے کی اس طرز کو جانتی تھی۔۔۔

اس نے یہ پہلے بھی سن رکھی تھی۔۔ مگر کب۔۔

جل رہا ہوں، جل رہا ہوں، میں پھر بھی چل رہا ہوں۔۔۔

محبت نے میرے جسم کو خون سے رنگ دیا۔

میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں اور نہ ہی پاگل ہوں،

آؤ، دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔

تب سے اب تک ہواؤں کی طرح میں اڑ رہا ہوں۔

www.novelsclubb.com

تب سے اب تک سڑکوں کی طرح جا رہا ہوں۔

تب سے اب تک سیلاب کی طرح بہہ رہا ہوں۔

آو، اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔

میرا ہاتھ تھاموں، مجھے اس جگہ سے لے چلو۔۔۔

یا مجھے اپنے آغوش میں لے لو۔۔۔

تم نے مجھے رلایا، اب تم ہی مجھے خوش کرو۔۔

آؤ، اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔۔

تلاش رہا ہوں، میں دیار دیار گھوما؛

ہر زبان میں محبوب کا پوچھتا ہوں

کون جانے گا وہاں میری حالت زار کو؛

جہاں محبت پر ہی پابندی ہو۔۔۔

آؤ، اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔۔

پیارے، میں چلتا ہوں، پاگلوں کی طرح چیختا ہوں۔

www.novelsclubb.com

میرا محبوب میرا واحد خواب ہے

میں جاگتا ہوں اور گہری اداسی میں ڈوب جاتا ہوں۔

آو، اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔۔

میں یونس ہوں، غم کا صوفی

میں اوپر سے نیچے تک زخموں سے چور ہوں

پیارے کے ہاتھوں میں، میں افسوس سے روتا ہوں۔

آو، اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔

اسراء وہاں زیرے لب اس نظم کو دوہرا رہی تھی۔۔۔

وہ یونس ایمرے کی اس نظم کو جانتی تھی۔۔۔

وہ اس درد کو محسوس کر سکتی تھی۔۔

وہ دھن اسی نظم کی تھی

وہ مسلسل بج رہی تھی۔

اسراء نے دروازہ کھولا اور اندر آگئی۔۔

www.novelsclubb.com

کسی کو آدم کے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔

خدا نخواستہ مہمت کے آنے پر وہ کوئی دوسرا کمرا استعمال کرتا۔

اسراء جھجکتے ہوئے دخل ہوئی۔۔وہ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

مگر وہ آواز جادوئی تھی سحر انگیز۔۔

وہ اندر آئی تو وہاں کچھ نہیں تھا۔

ٹیوی نہیں چل رہا تھا۔۔۔

لیکن یقینن آواز سٹیڈی روم سے آ رہی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھنے لگی۔۔۔

کہ اس کی نظر سنگھار میز پر پڑے لاکٹ پر پڑی۔۔۔

وہ اس سے واقف تھی۔۔

یہ ربع الحزب تھا۔۔اسلامی ستارہ۔۔۔

آٹھ کونوں والا ربع الحزب۔

وہ بس اتنا ہی دیکھ سکتی تھی کیونکہ وہ ایک کتاب کے نیچے رکھا تھا لیکن اسراء اس کو پہچان گی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے دو کونے نظر آ رہے تھے۔۔

وہ اس طرح سے رکھا تھا کہ انسان سمجھ سکتا تھا کہ یہ کس قسم کا ستارہ ہے۔۔۔

اس کے ایک کونے پر ایمان اور ایک پر محبت کندہ تھا۔۔۔

اسراء کو ایک جھماکے کے ساتھ کچھ یاد آیا۔۔۔

کچھ ایسا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

وہ اس کو چھونے لگی مگر ٹھہر گئی۔۔۔

میں کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی،

میں یہاں اس دھن کو سننے آئی ہوں۔۔

وہ خود کو ہدایت دے رہی تھی۔۔۔

اسراء سٹڈی میں داخل ہوئی تو دیکھا۔۔

کہ وہ آواز ٹیبل پے پڑے لیپ ٹاپ سے آ رہی ہے۔۔۔

وہ قدم قدم آگے آئی اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں کوئی نہیں تھا تو وہ کس نے چلایا۔۔

یہ خیال اسراء کو ایک بار آیا۔۔۔ مگر اس نے جھٹک دیا۔۔

سکرین پے ایک شخص نظر آ رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔۔ یعنی

کیمرا اس کے پیچھے تھا۔۔۔

وہ بت بنی اس کو دیکھتی رہی۔۔

دماغ کے کسی گوشے میں اس شخص کی تصویر بن رہی تھی۔۔

وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

وہ کون تھا۔۔ کیا وہ وہی تھا۔

وہ اسی کشمکش میں کھوئی تھی۔۔

جبھی آدم کی آواز سے وہ جیسے ہوش میں آئی۔۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔۔

آج اسراء کو پہلی بار آدم صالح پے غصہ آ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو دیکھے بغیر وہاں سے چلی گئی۔۔

آدم اس کے پیچھے لپکا۔۔

اسراء کیا ہوا ہے۔۔۔ اسراء رو کو۔۔۔

اسراء سنگھر میز تک پہنچی تھی جب آدم اس کے آگے آہ کر کھڑا ہو گیا۔۔اور اسراء رک گئی۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں اسراء۔۔

تم میرے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔۔۔وہ زارا زور دے کر بولا۔۔۔

اسراء سٹیڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ کون ہے۔۔۔اسراء کا اشارہ دھن کو بجاتے شخص کی طرف تھا۔۔۔

وہ خضر ہے۔۔۔آدم صالح نے مختصر جواب دیا۔۔

اسراء نے نظر اٹھا کر آدم صالح کو بے یقینی سے دیکھا۔۔

اسراء کی آنکھوں میں سرخی تھی۔۔۔اور وہ اس کی رنگین آنکھوں کو اور بھی دل فریب بنا رہی تھی۔۔۔

آدم کچھ کہنے لگا تھا۔۔۔مگر اسراء کی آنکھوں نے اس کے الفاظ چھین لیے۔۔۔

اسراء جو آنکھوں میں دیکھ کر بہت کم بات کرتی۔۔۔

آج یوں کیسے وہ آدم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور آدم صالح تو شاید ان آنکھوں کے سحر میں گرفتار ہو گیا تھا۔۔۔

تبھی اسراء نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

وہ ایک لمحہ آدم کو چاندی کا مجسمہ بنا گیا تھا۔

اسراء وہاں سے جا رہی تھی۔۔۔وہ دروازہ میں تھی۔

جب آدم نے اس کو مخاطب کیے بغیر کہا۔۔

آئندہ میرے کمرے میں مت آنا۔۔

اور تم آئندہ میرے ہوتے ہوئے یہ دھن مت لگانا۔۔۔اسراء نے اسی انداز میں جواب دیا۔۔۔

وہ پلٹے بغیر بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

آدم صالح کا فون مسلسل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔۔۔

آدم صالح نے اسی کیفیت میں بوران کو فون ملایا۔۔

تم کب جائو کے ترکی۔۔۔۔

میں جلدی چلا جاؤں گا، اگر آپ میری امانت مجھ تک جلد پہنچا دیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔۔ مل جائے گی۔۔۔

آدم نے فون بیڈ پر پھینکا اور دونوں بازو پھیلا کر تھکن سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

میری دعا ہے کہ کچھ نیند آئے۔۔

میری یہ خوفناک رات ابھی تھم جائے۔۔۔

پھر میں جلد سے جلد تم سے ملوں۔

پھر یہ راز آشکار ہو جائے۔

کبھی کبھی دل چاہتا ہے۔

کاش میں تمام ذمہ داریوں سے بچ جاتا۔

وقت کے تمام اصولوں کو توڑ کر اڑ جاتا

www.novelsclubb.com

اگرچہ میرے پاس پنکھ نہیں ہیں

لیکن میں محبت میں تمام سڑکیں عبور کرتا جاتا

میں ہر رات تم کو خواب میں دیکھنا چاہتا ہوں

مگر بیداری کا خوف مجھے سونے نہیں دیتا

میری دعا ہے کہ کچھ نیند آ جائے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اسراء کمرے میں آئی۔۔۔اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

وہاں سالار دوسری طرف سو رہا تھا۔۔

اسراء اپنی سوچوں کو مسلسل جھٹک رہی تھی۔۔۔

ضروری تو نہیں کہ سلیمان کا لاکٹ اور آدم صالح کا لاکٹ ایک ہی ہو۔۔ضروری تو نہیں کہ آدم صالح ہی سلیمان ہو۔۔

نہیں نہیں اسراء ہوش میں آو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔

آدم ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔

ایک بار جو میں نے پورا دیکھا بھی نہیں۔۔

میں کیسے مان جاؤں کہ۔۔ نہیں۔۔

وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔۔۔ مگر آنسوؤں کو باہر آنے کی جلدی تھی۔۔۔۔

وہ اس نیم اندھیرے کمرے میں اپنے منہ پر زور سے ہاتھ رکھ کر زار و کتار رو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے درد سے آنکھیں بھینچ رکھیں تھیں۔۔۔

کسی کے ہاتھ کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس ہونے پر اس نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر آدم نے سالار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خاموش رہنے کو کہا۔۔۔

وہ گہری نیند سو رہا تھا۔۔

آدم صالح اسراء کا ہاتھ پکڑ کر اس کو باہر لے آیا۔۔

باہر آتے ہی اسراء نے آدم صالح کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا۔ مگر آدم کی گرفت اس کے ہاتھ پر مضبوط تھی

آدم صالح میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔ وہ دبی آواز میں چلائی تھی۔۔

تم رو کیوں رہی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

اسراء نے اس کی طرف دیکھا اور غصے سے بولی۔۔۔ میرا ہاتھ چھوڑو آدم۔۔۔ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اب بتاؤ کیوں اسے رو رہی ہو۔۔ آدم صالح وہ چلانے والے انداز میں بولی اور۔۔

پٹخ۔۔۔ایک چانٹا اس نے آدم صالح کے منہ پر مارا۔۔ مگر وہ بالکل بھی زوردار نہیں تھا۔۔۔وہ آدم کو نہیں مار سکتی تھی۔۔ پھر اسراء اور زور سے رونے لگی۔۔

مگر آدم بغیر کوئی ردعمل دیئے اس کو اپنے کمرے میں لے گیا۔۔۔۔اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

اگر تمہارے رونے کی وجہ میں ہوں تو آئی ایم سوری۔۔۔اسراء۔۔

آئی ایم سوری ٹو۔۔۔آدم۔آئی ایم سوری۔۔وہ کیسے آدم پر ہاتھ اٹھا گئی تھی۔۔ میں نے جان کر۔۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔

تمہارے سوالوں کے جواب ابھی رہتے ہیں اسراء۔۔

میں بھولا نہیں ہوں، بس وقت ابھی ملا ہے۔۔۔

تصویریں؟؟

www.novelsclubb.com

کیا میں جانتا تھا کہ سلیمان تمہیں اغوا کرائے گا؟؟؟؟

کیا میں بھی خضر جہان کو ایک سائکو پاتھ، جنونی اور وحشی، اپنے عزم اور مقصد کا دیوانہ سمجھتا ہوں۔۔

یہی سوال کیے تھے نہ تم نے چلو میں تمہیں ان سب کے جواب دوں۔۔وہ بہت نرمی سے بولا۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔اسراء نے نظریں چرا کر کہا۔۔۔

اسراء جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔آدم اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔اسراء کی آنکھیں اب خشک ہو چکی تھیں۔۔وہ بہت جلد جذبات بدل سکتی تھی۔۔۔یہ اس کے پاس خدا کا تحفہ تھا۔۔

آدم اسے سٹڈی میں لے گیا اور کافی بنانے لگا۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔

وہ بیٹھ گئی۔۔۔

مجھے کوئی تصاویر موصول نہیں ہوئیں۔۔۔

نہ ہی خضر کی طرف سے اور نہ ہی سلیمان کی طرف سے۔۔۔

اسراء بس جواب لینے آئی تھی۔۔۔وہ خاموش تھی۔۔۔

میں نے تمہیں باہر جانے سے منع کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میرا حکم تمہارے لیے کیا ویلیو رکھتا ہے۔۔۔ مگر تم ٹھیک کہتی ہو۔۔

کس حق سے، کس رشتہ سے۔۔ میں تم پر حکم چلا رہا ہوں۔۔۔ مگر اسراء وہ اغوا کاری سچی بھی ہو سکتی تھی۔۔۔ اگر فرض کرو وہ سب سچ ہوتا تو۔۔۔ ہم اس کام میں حق اور حیثیت کی بات نہیں کرتے۔۔۔ اس بات کو سمجھو۔۔۔ اور اسراء سلیمان نے جو کیا اور جو کہا یہ سب خضر کی پلاننگ تھی۔۔۔

سلیمان کا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔۔

خضر جہان بس یہ چاہتا تھا کہ تم خضر کو بھول جاؤ۔۔۔

اس سے نفرت کرو، وہ تمہارا سامنا نہیں کر سکتا۔۔۔

ہو سکتا ہے سب ٹھیک کہتے ہوں وہ واقعہ ایک سائکوپاتھ، جنونی اور وحشی، اپنے عزم اور مقصد کا دیوانہ ہو۔۔۔ مگر میں اس سب کو حب الدین کہتا ہوں۔۔۔

آدم صالح خاموش ہوا اور کافی پینے لگا۔۔

اتنی دیر سے خاموش بیٹھی اسراء بولی تو بس اتنا۔۔۔

کون اپنی بیوی کا ماضی یوں ایک انجان شخص کو دیتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کافی پیتے آدم کے اندر تک کڑواہٹ بھر گئی۔۔۔

اسراء یہ واحد طریقہ تھا۔۔اس کے بعد شاید کے تم اس سے نفرت کرنے لگتی۔۔

وہاں اب خاموشی تھی۔۔۔

خضر جہان سے کہنا اگر وہ میرا سامنا کرنے سے ڈرتا ہے تو نہ ڈرے میں اپنے محسن کو کبھی نہیں بھولتی۔۔۔لیکن اگر ان دو ہفتوں میں اس نے میرا سامنا نہ کیا، تو میں طلاق کا حق رکھتی ہوں۔۔۔

رات بہت ہو گئی ہے۔۔میں اب چلتی ہوں۔۔۔

ہاں بائے داویے، کیا میں تمہارا لاکٹ دیکھ سکتی ہوں۔۔۔

وہ جلد تمہیں مل جائے گا۔۔۔جتنہ دیکھا ہے ابھی اتنا ہی کافی ہے۔۔۔آدم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکر دی۔۔۔تمام آدم بے۔۔۔۔

اسراء ایم سوری۔۔۔

کوئی بات نہیں آدم صالح۔۔۔۔تم اچھے ہو۔۔۔

اور اسراء کو اچھائی پسند ہے۔۔۔

تھپڑ کے لیے معاف کرنا۔۔۔

وہ وہاں سے چلی گئی اور آدم وہاں ہی بیٹھا رہا۔۔۔

ایک بازو لمبا کر کے اس پر اپنا سر رکھ لیا۔۔۔اور خاموشی سے کسی سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔

پانچ منٹ بعد دروازہ پر کھٹکا ہوا۔۔۔

آجاو۔۔۔

آدم یہ لو۔۔۔اسراء نے بہت دھیمہ آواز میں کہا۔۔۔

وہ اسراء کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔کیا اسراء۔۔۔

دوائی۔۔۔وہ کیوں۔

کیونکہ تمہیں بخار ہے آدم صالح۔۔۔

تمہیں کیسے پتا۔۔

تھوڑی دیر پہلے تم نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

او۔۔۔اچھا مجھے تو محسوس بھی نہیں ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

اور یقینن دسمبر کے آخر میں تم اپنے آفس میں جون جولائی منا رہے ہو گے۔۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے کھڑکیاں مت کھولا کرو۔۔۔

اب آکر میں ان کے ہینڈل توڑ دوں گی۔۔نہ رہیں گے ہینڈل نہ کھلیں گی کھڑکیاں۔۔۔

آدم ہنس دیا۔۔۔اور اسراء بھی ہنستی ہوئی چلی گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com